إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ

الحمد للہ کہ مجموعہ نافعہ از تالیف مولوی عبد الجبار غزنوی و مولوی غلام رسول قلعوی

سوانح عمری

مولوی عبد اللہ الغزنوی المرحوم و

مجموعہ مکتوبات

ازیشان باہتمام عبد الغفور و عبد الاول پسران مولوی محمد بن مولوی عبد اللہ غزنوی

در مطبع القرآن والسنۃ واقع امرتسر طبع شد

ترجمہ رسالہ مولوی | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | عبد الجبار صاحب غزنوی

اَحْمَدُ اللّٰہَ وَاَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَوْفِقُہُ السَّدَادَ وَالْھُدٰی وَاُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّہٖ خَیْرِ الْوَرٰی محمد اعظم بن محمد بن محمد شریف عمرزئی شیخ عبد اللہ غزنوی کے نام کے ساتھ مشہور تھے آپ کا اصلی نام مبارک محمد اعظم ہے مگر آپنے اپنا عبد اللہ نام رکھ لیا اسلیے کہ اس نام مین اللہ تعالے کی الوہیت اور بندہ کی عبودیت کا اظہار اور فروتنی کا اقرار ہے آپ شیخ تھے اللہ کی معرفت والے اُسکے دین کے رواج دینے مین کوشش کرنے والے عَابِدٌ کَثِیْرُ الذِّکْرِ دَجَّاعٌ اِلَی اللّٰہِ الْمُتَذَلِّلُ لَہُ الْخَاشِعُ الْخَاضِعُ الْوَرِعُ الْمُتَضَرِّعُ الْمُتَبَرِّعُ الْمُتَوَاضِعُ الْمُبْتَہِلُ الْحَنِیْفُ الْمُتَبَتِّلُ اِلَی اللّٰہِ الْکَامِلُ الْبَارِعُ الْمُلْھَمُ الْمُحَدَّثُ الْمُخَاطَبُ الْمُخْلِصُ الصِّدِّیْقُ الْکَرِیْمُ الْجَوَادُ الْاَوَّاہُ الْحَلِیْمُ الْمُتَوَکِّلُ الْمُنِیْبُ الصَّابِرُ الْقَانِتُ لَمْ تَاْخُذْہُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَائِمٍ قَطُّ الْمُؤْثِرُ لِرِضْوَانِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی نَفْسِہٖ وَاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَاَوْلَادِہٖ صَاحِبُ الْمَقَامَاتِ الشَّھِیْرَۃِ وَالْمَعَارِکِ الْعَظِیْمَۃِ الْکَبِیْرَۃِ قَدْ قَامَ فِیْھَا لِنَصِیْرَۃِ اللّٰہِ وَاِعْلَاءِ کَلِمَتِہٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا غَارِسُ بُسْتَانِ السُّنَّۃِ وَالتَّوْحِیْدِ فَارِسُ مَیْدَانِ الْاِخْلَاصِ وَالتَّجْرِیْدِ عَلَمُ الزُّھَّادِ وَاَوْحَدُ الْعُبَّادِ اِمَامُ الزَّمَانِ وَلِیُّ الرَّحْمٰنِ خَادِمُ الْقُرْاٰنِ مُتَقَرِّبٌ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَکَانَ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ مُسْتَغْرِقًا فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی اَنَّ لَحْمَہٗ وَعِظَامَہٗ وَاَعْصَابَہٗ وَاَشْعَارَہٗ وَجَمِیْعَ بَدَنِہٖ کَانَ مُتَوَجِّھًا اِلَی اللّٰہِ ذَاکِرًا فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ آپ سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین بہادر خیل کے قلعہ مین جو شہر غزنی کے ضلع مین واقع ہے پیدا ہوسے آپکے پردادا بڑے کامل ولی تھے اور آپ کو باپ اور دادا

بھی ان لوگون مین سے تھے جو صلاحیت کے ساتھ مشہور ہین اور آپ کا خاندان سیادت کے ساتھ مشہور ہے لیکن جب کوئی پوچھتا کہ آپ سید ہین تو فرماتے کہ لوگ ہمکو سید بتلاتے مین لیکن عجم مین سیادت کا حال معلوم نہین ہوتا کیونکہ نسبین رل مل گئی ہین لڑکپن مین آپ اپنے زمانے کے عالمون سے علم حاصل کرتے رہے اور تحصیل مین مصروف رہے اور فرماتے تھے کہ جب مین الہام کو نہ سمجھتا تہا اور توحید سے بخوبی واقف نہ تہا ایک بار مین اپنے دادا محمد شریف کی قبر کے پاس جو اس دیار مین مرجع اور مقبول انام ہے گیا تو القا ہوا لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لیکن اُس وقت مینے غلطی کی اور مینے خیال کیا کہ یہ ورد مجھکو وظیفہ کرنے کے لیے سکھایا گیا ہے اب مینے جان لیا کہ وہ اللہ کی طرف سے الہام تہا کہ میرے سوا دوسری کی طرف رجوع کرنا عبادت اور استعانت مین شرک ہے اکیلے اللہ کی طرف پوری توجہ چاہیے قبرون پر اس نیت سے جانا کہ میرا فلان مطلب حاصل ہو جاوے توحید مین رخنہ ڈالتا ہے اور کلمہ شہادت یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنے کے مخالف ہے اور فرماتے تھے اگر کوئی گمان کرے کہ مین کسی نیک آدمی کی قبر کے پاس اسلیے نہین جاؤن گا کہ اُن سے کچھ سوال کرون بلکہ اس لیے جاؤن گا کہ وہ قبر مبارک مکان ہے وہان میری دعا جلد قبول ہو گی یہ بھی دین مین غلطی ہے عبادت کے لیے شارع نے مسجد مقرر کی ہے اور مقبرہ عبادت کی جگہ نہین ہے چنانچہ شیخ ابن قیم نے اغاثۃ اللہفان مین اسکی تصریح کی ہے اور فرماتے تھے کہ چھوٹی عمر مین مجھکو یہ شوق از حد تہا کہ جنگل اور تنہائی مین جا کر دعا کرون اور اسکی طرف کمال توجہ تھی اور مجھکو خیال تہا کہ ہر ایک شخص کو دعا کا شوق اور ذوق ایسا ہی ہوگا ان دنون مین بعض ارباب ذوق و باطن آپ کو فرماتے کہ تمہاری پیشانی چمکتی ہے خبردار ایسا نہ ہو کہ برے عالمون کی صحبت مین رہکر اپنے دل کو خراب کر لو اور تمام خاص و عام آپکی صلاحیت اور تقوے پر جو طفولیت مین تھی حیران تھے اور علوم متداولہ کی تحصیل مین آپ تھوڑی مدت مشغول رہے آپ کی زیرکی اور فہم کی تیزی اور فکر کی سلامتی پر لوگ حسرت کی انگلیان چباتے اور تعجب کرتے تھے آخر الامر جب آپ قوت کی شدت اور جوانی کی حد کو پہونچ گئے تو آپ کو جذبہ غیبی اور عنایت ربانی سے پا لیا اور آپ تمام اُن چیزون سے جو اللہ تعالے کے سوا ہین بیزار ہو کر اپنے مالک کی طرف متوجہ ہو گئے اور تنہائی اور لوگون سے کنارہ کشی آپنے اختیار کی دفعتہً حضور دائمی اور

پاس انفاس یعنے احسان کا مرتبہ آپ کو دیا گیا اور مرجع خلائق ہوگئے اور فرماتے تھے ایک بار کی
ہین اور دوسرے مقاصد مہاری سے وسیلے اور واسطے مراد ہین یعنی لوگ وسیلون اور واسطون کے
ساتھہ مقصودون کو حاصل کرتے ہین مثل صوفیون کے اشغال یعنی انکے لطیفے اور صفوہ اخلاق
حمیدہ یعنے تواضع اور توکل اور قصر امل اور قناعت اور صبر اور رضا اور زہد اور تقوے اور رتبہ
یادداشت اور حضور دائمی کے تحصیل کیلیے وسیلے ہین اور اللہ تعالے نے محض اپنے فضل
عمیم سے اس حقیر کی تربیت کی ہے پہلے اس فقیر کے دل مین اللہ تعالے نے مقاصد
مذکورہ کو بغیر استعمال مہاری کے دفعتہ ڈالدیا جسکی وجہ سے اُس نے تمام بری خلق مجہہ سے یکبارگی
اپنی جبلے غایت رحمت کی ساتہہ کہینچ لیے اور احسان کا مرتبہ مجہکو عطا فرمایا اور ماسوی اللہ کا خیال
بالکل میرے دل سے اُٹھہ گیا اور مالک کا ایک ہونا نظر آگیا اور نیت اور اخلاص ہر کام مین مجہکو
عنایت فرمائی اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعَمِہِ السَّابِغَۃِ آپ پہلے پہل لوگون کی صحبت کو اسقدر رہا گئے
ہوکر تمام زمانے دارون اور دوستون سے ہجرت کرکے خواجہ ہلال کے پہاڑ مین جہان پر کوئی باشندہ
نہ تہا جا کر رہنا اختیار کیا پس اس حدیث کی مضمون کے مطابق جسمین آیا ہے کہ جب اللہ تعالی
کسی بندے کو دوست بناتا ہے تو اسکے لیے قبولیت زمین مین رکہدیجاتی ہے لوگ اس جگہ
بہی آپ کے پیچہے پہونچتے تہے زمانے کے عالم وفاضل آپکے کام مین حیران تہے یہانتک کہ بعض لوگ
صرف دیکہنے کی ساتہہ اور بعض صحبت اور مجلس کے ساتہہ صاحب حالات اور واردات ہوگئے
اور آپکے لباس سے شاگردون کو فائدہ حاصل ہونے لگا چنانچہ ایک طالب علم کو آپ کی پوستین
اوڑہنے سے وجد آگیا اور اسی سبب سے طالب علم مذکور پوستین کے مرید کے ساتہہ مشہور ہوگیا علاوہ
اسکے بہت لوگ صاحب حالات عجیبہ کے ہوگئے اور ماسوی اللہ سے فارغ ہوکر اللہ کی طرف
راجع ہوگئے اور آپ لوگون کے طعن چلنے سی بہت ایذا پاتے یہانتک کہ فرماتے اگر کوئی شخص
ہندوستان کی میرے پاس آنے کا ارادہ کرتا تو میرے دل مین ایسا صدمہ پہونچتا کہ گویا مجہکو
کسی نے گولی لگادی اور بہت ایذا پاتے اور لوگون سے نفرت کرتے اور دور دور کے شہرون کے
عالم اور مشائخ فائدہ حاصل کرنے کیلیے حاضر ہوتے اور آپ کی تسبیح اور تہلیل کے وقت جماد بہتا
بلند آواز کے ساتہہ آپ کی ہمراہ سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہتے اور حرکت کرنے لگتے امیرون

اور دنیا دارون سے تا وقت وفات اس قدر گریزان رہے کہ کسی کی باوجود انکے بہت درپے
ہونے کی ملاقات نہین کی اور اپنی اولاد اور دوستون کو ہمیشہ یہ وصیت کرتے رہے کہ دنیادار
کی صحبت زہر قاتل ہے اپنے مالک کی طرف متوجہ ہو ورنہ تمکو ضائع کرے گا اور فرماتے تھے
الحمد للہ کہ اللہ تعالے نے مجہکو دنیا دارون اور امیرون سے ابتدا اور انتہا مین محفوظ
رکہا ہے ابتدا مین تو یہ حالت تہی کہ امیر لوگ سیکڑے روپیہ خرچ کرتے کہ ایک بار میرا منہ دیکہین
لیکن مین ہرگز ہرگز انکو اجازت نہ دیتا تہا کہ میرے مکان کے پاس سے گذرین دور دور سے
چلے جاتے اس کے پیچہے سنت کی تابعداری کے شوق کی آگ نے میرے سینے مین شعلہ مارا
پس پہر تو تمام لوگ دشمن بن گئے اور انہون نے مخالفت کا جہنڈا اٹہایا الحمد للہ یہ بہی اللہ عز
وجل کی تربیت تہی کہ آخر عمر مین اسی طرح آدمی مجہہ کو دنیا دارون سے بچالیا ورنہ میری اولاد تو
بسبب توجہ امیرون اور حاکمون کے انکی صحبت اور مجالست اختیار کرلیتے اور دین سے ہاتہ
دہو بیٹہتے یہ اللہ تعالے کا بہت بڑا فضل ہے اور اسکی نعمت اور عمدہ تربیت ہی آپکے ملک مین
سب لوگ کیا خاص اور کیا عام شرک اور بدعتون اور رسمون مین مبتلا تہے اور عالم اور مشائخ
اسی کو دین سمجہتے تہے پہر بیچارے عامیون کا کیا ذکر ہے آپ کو غیب سے کبہی الہام کے ساتہ
اور کبہی خواب مین ان کامون سے سخت روکا جاتا اور کتاب و سنت کی ترغیب دی جاتی
آپ حیران ہوتے کہ اس ولایت مین کتاب و سنت کی علم کا نام نشان تک نہین ہے اور
نہ کتاب و سنت کا اسباب موجود ہے کس طرح مجہہ سے یہ امر انجام پذیر ہوگا جب خیال کرتے
تو غیب سے تاکید آیت سَنُیَسِّرُکَ لِلْیُسْرٰی کا مضمون الہام ہوتا ناچار سنت کی تابعداری
اور شرک اور رسمون اور بدعتون کا رد کرنا اختیار کیا اور کتاب و سنت کی علم کی طرف توجہ کی
چونکہ اللہ عزوجل آپ کی تربیت کرنے والا تہا عرب اور عجم سے حدیث اور تفسیر کی کتابین بہم
پہونچ گئین اور آپنے غیبی تعلیم اور تیزی فہم اور اپنے فکر سلیم کے ساتہہ محدثین کا عمدہ طریقہ
اختیار کیا جو سب طریقون سے بہتر طریقہ ہے اور جن مسئلون اور جگہون مین شبہہ پڑتا فاضل
اجل عالم بے بدل جامع انواع تقی حامی شریعت غرا وحید عصر فرید دہر شیخ حبیب اللہ
قندہاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو بلاد افغانستان مین ماہر علم مین بے نظیر اور علوم دینیہ

وغیرہ میں مجتہد وقت اور امام زمان اور زہد اور تقوے میں بے مثل تھے اور انکے زہد اور تقوی کے بیان کے لیے ایک بڑا دفتر درکار ہے سفر فرمایا کچھ مدت اُنسے فائدہ اُٹھا کر اپنے وطن کیطرف لوٹ آئے اور آپ کی یہی حالت رہی کہ جو مسئلہ مشکل پیش آتا اُنسے جا کر استفسار کر لیتے اور شیخ مذکور محققین کی طرز پر جواب دیتے اُس ولایت میں شیخ مذکور کے سوا کوئی یہ طریقہ نہ رکھتا تھا اور وہ بھی بُرے عالموں اور وقت کے حاکموں کے خوف سے خاموش اور ساکت رہتے اور اللہ تعالے کی مخلوق کو اس سیدھے راستے کی طرف دعوت نہ کر سکتے دوسری بار آپنے پھر قندہار کا سفر کیا اور اپنے شیخ کے پاس بعض مشکلات کو حل کرنے کے لیے حاضر ہوئے شیخ مذکور آپ کی حال پر تعجب کرتے اور عام مجلس میں جسمین شہر کے عالم موجود ہوتے فرماتے دین کے مسئلون کو جیسے یہ شخص سمجھتا ہے میں بھی نہیں سمجھتا بعض سوالون کے جواب میں انہوں نے لکھا یَقُوْلُ الْفَقِیْرُ الرَّاجِیْ وَالْمُلْتَجِیْ اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ الْبَارِیْ حَبِیْبُ اللّٰهِ الْقَنْدَهَارِیْ قَدْ لَا یَنْجُ مَنْ یَجِیْءُ لِیْ مُطَاوَعَتَهٗ بَلْ لَعَلَّ مِنَ الضَّرُوْرَاتِ وَلَا یَسَعُنِیْ مُدَافَعَتُهٗ بَلْ عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ مِنَ الْمَحْظُوْرَاتِ اَنْ اُمْلِیَ رِسَالَةً مُحْتَوِیَةً عَلٰی حَلِّ اِشْکَالَاتٍ عُرِضَتْ لَهٗ فَعَرَضَهَا عَلَیَّ وَاَجْوِبَةِ سُؤَالَاتٍ اَهَمَّتْهُ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَیَّ وَقَدْ عَامَلَنِیْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَبْلًا فَکُنْتُ کَمَنْ کُلِّفَ اَنْ یَتَحَمَّلَ مَا لَا یَسْتَطِیْعُ لَهٗ حَمْلًا اِذْ لَیْسَ الْاِفْتَاءُ اَمْرًا هَیِّنًا وَعَمَلًا سَهْلًا وَلَسْتُ اَرٰی نَفْسِیْ لِلْاِنْتِصَابِ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ اَهْلًا عَلٰی اَنِّیْ یَغْلِبُ عَلٰی ظَنِّیْ اَنَّ الْمَسْئُوْلَ عَنْهُ لَیْسَ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فِیْمَا سُئِلَ عَنْهُ مِنَ الْمَسَائِلِ بَلْ اَرٰی اَنَّ السَّائِلَ اَفْقَهُ فِیْ اَحْکَامِ الدِّیْنِ فَائِزًا بِالْوُصُوْلِ اِلٰی مَرْتَبَةِ عَیْنِ الْیَقِیْنِ فَمَا بَالُ جَاهِلٍ یُرِیْدُ اَنْ یَدُلَّ خَبِیْرًا وَمَا شَاْنُ اَعْمٰی اَنْ یَقُوْدَ بَصِیْرًا وَلٰکِنَّهٗ لَمَّا کَرَّرَ الْاِلْحَاحَ وَبَالَغَ فِی الْاِقْتِرَاحِ وَحَرَّضَنِیْ عَلَی التَّصَدِّیْ لِلْبَیَانِ وَحَذَّرَنِیْ بِالْوَعِیْدِ الْوَارِدِ فِی الْکِتْمَانِ عَیَّتْ بِیَ الْعِلَلُ وَضَاقَتِ الْحِیَلُ وَلَمْ اَجِدْ سَبِیْلًا اِلَی التَّعَلُّلِ بِعَسٰی وَلَعَلَّ فَاضْطُرِرْتُ اِلٰی اَنْ اَکْتُبَ قَدْرَ مَا یَصِلُ اِلَیْهِ فَهْمِیْ وَیَنْشَرِحُ لَهٗ صَدْرِیْ مُتَّقِیًا عَنْ عُهْدَةِ غَیْرِهٖ بِقَوْلِ لَا اَدْرِیْ وَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَسْاَلُ خَاشِعًا مُتَضَرِّعًا اَنْ یَعْصِمَنِیْ مِنْ مَوَاقِعِ الزَّلَلِ وَیُثَبِّتَ قَدَمِیْ فِیْ مَظَانِّ الْخَطَاِ وَالْخَلَلِ اِنَّهٗ خَیْرُ مُوَفِّقٍ لِلصَّوَابِ وَمُفِیْضٍ لِلْحَقِّ فِیْ کُلِّ بَابٍ اور ان سوالو

کے جواب کی آخر میں لکھا هٰذَا اٰخِرُ مَا تَیَسَّرَ لِیْ فِیْ تَحْرِیْرِهٖ مِنْ اَجْوِبَةِ سُؤَالَاتِ الَّتِیْ اَمْتَنَّ عَلَیَّ بِاِرْسَالِهَا اِلَیَّ صَاحِبِیْ وَمَخْدُوْمِی الْمُکَرَّمُ الْمِیَانْ مُحَمَّدْ اَعْظَمْ مَدَّ اللّٰهُ ظِلَالَ اِرْشَادِهٖ عَلٰی مَفَارِقِ الْمُسْتَرْشِدِیْنَ وَاَمَدَّ اٰثَارَ اِحْسَانِهٖ وَاَفَاضَ اَنْوَارَ عِرْفَانِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَاِنِّیْ یَا صَاحِبِیْ بِالتَّقْصِیْرِ لَمُعْتَرِفٌ وَمِنْ عَیْنِ الْاِعْتِذَارِ لَمُغْتَرِفٌ وَالْمُلْتَمَسُ مِنْ خُدَّامِ ذٰلِكَ الْجَنَابِ اَنْ لَا یَنْسَوْنِیْ مِنْ دُعَائِهِمُ الْمُسْتَجَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهَا اَنَا لِطَالِبِ الدُّعَاءِ مَادَّ کَفِّ الْاِلْتِمَاسِ اِلَیْکُمْ وَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ اور اور سوالوں اور جوابوں میں یوں لکھا اما بعد معروض آراے ثاقبہ و افکار صائبہ اصحاب فطنت قادہ و فکرت نقادہ میدارد کہ چون درینوقت از جناب فیض انتساب مخدوم مکرم معارف آگاہ میان صاحب محمد اعظم سلمہ ربہ دستخط و کرم سوالاتے چند وارد گردید فقیر قلیل البضاعت عدیم الاستطاعت ہر چند خود را در آن مقام ندید کہ معرض حل اشکالات عارضہ بزرگواران زبان کشاید و در مقابلہ صاحبدلان در مقام جواب در آید حد فقیر حقیر آنست کہ از انفاس متبرکہ حق شناسان بہرہ فیضے گیرد و از انوار فائضہ حقیقت آگاہان پرتو صفای پذیرد اما بحکم المامور معذور و اجب المقدور در تحریر آنچہ گنجایش وقت بود تقیید ورزید و اشتغال نمود ملتمس از نظر آن اکسیر نظر و مستبصران عیب پوش ہنر پرور آنکہ مسخ خطای فقیر را بنظر اصلاح منظور داشتہ جلوۂ عین صواب دہند و سماجت و عیب و نقصان حقیر را در پس پردہ اغماض داشتہ منزلت ہنر و کمال دہند

غلام همت آن عارفان باکرمم	که یک صواب ببینند و صد خطا پوشند

دوسری بار جو آپ شیخ صاحب سے رخصت ہونے لگے تو رخصت کرتے وقت شیخ صاحب نے فرمایا کہ یہ شہر (قندہار) تمہارے ملک سے بہت دور ہے اور تمکو یہان تک آنے میں سخت تکلیف اور سفر کی مشقت ہوتی ہے اب آنے کی تکلیف نہ اُٹھانا جواب میں فرمایا میرا آنا دین کی ضرورت کے واسطے ہے اور تکلیفون اور مشقتون کو جو میں اپنے پر گوارا کرتا ہون تو آخرت کے کام کے لیے شیخ نے کہا مجھکو معلوم ہے کہ تمہارا تربیت کرنے والا خود اللہ عزوجل ہے تمکو میری حاجت نہیں ہے اللہ عزوجل کبھی تمکو ضائع نہیں کریگا اور اگر کبھی کوئی مشکل اور عقدہ پیش آویگا تو مجھکو یقین ہے کہ اللہ عزوجل کسی دیوار یا درخت کو آپکے لیے گویا کر دیگا جس سے آپ کا

عقدہ حل ہوجاویگا آپ فرمایا کرتے تہے کہ میرے مالک نے جسکی ذات بزرگ ہے موافق شیخ کے
کہنے کے میرے ساتھ معاملہ کیا قندہار کے قاضی اور عالم آپ کو دیکھ کر نہایت خوش ہوا کرتے
مگر ملا کٹہ کہ عداوت اور مخالفت کے درپے تہا قندہار کے قاضی عالم نے ملا کٹہ کی شکایت ملا
سعد الدین سفری کی طرف لکھی کہ ملا کٹہ حقائق و معارف آگاہ الموفق من عند اللہ قائد الخلق
الی صراط اللہ محی السنۃ و قامع البدعۃ میان محمد اعظم صاحبزادہ کی نسبت جسکے حق میں یہ کہنا
بجا اور درست ہے رجل مملو من السنۃ من الفرق الی القدم وارستہ سیر و سلوک باطن میں نسبت
اویسی کے حاصل کرنے کے بعد محض اللہ پاک کی عنایت سے طریقہ نقشبندیہ میں قدم لگایا ہے
اور اس طریق کے سیر و سلوک کو پورے طور پر حاصل کیا ہے اور اس طریقہ میں مجاز ہو گیا
اور اسکے بعد سید آدم بنوری قدس اللہ سرہ کے طریق کو بھی حاصل کیا ہے اور اس طریق میں
بھی مجاز ہو گئے ہیں القصہ میان محمد اعظم صاحب کا ظاہر تقوی کے زیور اور حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کی شریعت کی موافقت کے ساتھ آراستہ ہے اُسکا باطن اہل صفا کے احوالات اور مقامات
کے ساتھ پیراستہ لیکن صرف اسی قدر نقصان ہے کہ یہ صاحبزادہ اپنے آپ کو اُنکے مخلصون
اور دوستون سے شمار نہیں کرتا ملا کٹہ اس بزرگ صاحبزادہ کو کبھی وہابی کہتا ہے اور کبھی مبتدع
کہکر پکارتا ہے بلکہ معتبر لوگون سے سُنا گیا ہے کہ ملا کٹہ نے غلجائی کے اطراف و اکناف مین
اس مضمون کے نامے بھی ارسال کیے ہین کہ فلان و فلان (میان محمد اعظم) کے ساتھ ایسا
ایسا معاملہ کرو نعوذ باللہ اسمین شک نہیں ہے کہ اہل اللہ کی عداوت نے اُسکو دل کی
آنکھ کو نابینا کر دیا ہے کہ دن کو رات اور رات کو دن سمجھتا ہے انتہی ملا عبد الحق کہ اپنے
زمانے کے فاضل تھے اس خط کے آخر میں جسکو اُنہون نے آپکے نام نامی پر بھیجا ہے اور اسمین بعض
مسائل کی تحقیق کی ہے لکھتے ہین مخدوما مطاعا از امثال ما گم گشتگان بوادی جہالت
و نگونساران مغاک غفلت این مسائل را بدان جناب مقدس قلمی نمودن در ننگ آنست کہ کتا
طرق فاطیہ سازی را در نزد عطار بیان نماید اما این جرأت و گستاخی و ہرزہ سرائی محض بنا بر الطاف
و اشفاق آن مخدوم معظم ست کہ در بارہ این احقر وارد آنچہ بفکر قاصر میرسد بدان گستاخی کردہ آید
انتہی مولوی عبد الرحمن بن شیخ محمد بن بارک اللہ کہ وقت کے عالمون سے مشہور عالم ہین اور

زہد اور تقوی اور صلاحیت میں اپنے زمانے کے امام آپ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کرنیکے
لیے ملک پنجاب سے سفر کرکے ملک غزنی تک جو دو ماہ کی مسافت ہو گئے راستے میں جو انہون نے مخالفون
سے کچھ کلمات آن جناب کی نسبت سُنے تو حیران ہوئے اسی رات انکو یہ الہام ہوا فورب السماء
والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون دوسری بار یہ الہام ہوا انہ عندنا لمن المصطفین
الاخیار تیسری بار یہ الہام ہوا ان ہو الا عبد انعمنا علیہ القصہ جب دوسری بار قندہار سے
مراجعت کرکے اپنے ملک میں پہونچے تو لوگون کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلانا اور شرک اور
بدعت اور مروج رسمون کا رد کرنا شروع کیا زمانے کے لوگ خاص و عام اور عالم اور حاکم جو سب
کے سب آپکے فرمانبردار تھے آپ کی اس کارروائی پر آپکے مخالف ہو گئے اور ایذا رسانی کے درپے
اُس نواح کے عالم اس مسئلہ میں کہ مذہب کے خلاف حدیث پر عمل کرنا چاہیے بحث کرنے کیلیے
جمع ہو گئے اور انہون نے اقرار کیا کہ حق آپ کی طرف ہے اور یہ بھی آپ کی ایک کرامت تھی کہ سب
نے اپنا خطا پر ہونا مان لیا اور پھر آنجناب کا حق ہونا قبول کر لیا حالانکہ مقابلہ کے وقت ایسا اقرار
کرنا نہایت بعید ہے دور دور کے عالمون نے یہ ماجرا سنا تو وہ بھی گفتگو اور مباحثہ سے درگذر
اور لشکرون کو جمع کیا اور لڑائی کا ارادہ کیا مگر چونکہ اگرچہ تابعدار اور دوست اور معتقد بھی بہت تھے مخالفون
کچھ نہ بن سکا ناچار وقت کے حاکمون کے پاس انہون نے شکایت کی اور قسم قسم کے بہتان اور جھوٹ
آپ پر باندھے اور بعض رئیسون کے وساطت سے امیر کے گوش ہوش میں یہ بات ڈالوادی کہ اس
شخص کو اگر ایک سال تک ایسا ہی چھوڑ دوگے تو تمہارے ملک اور بادشاہی کو خراب کر دیگا
اور سلطنت میں ایک خلل عظیم ڈالے گا دولت کے تمام امیر اور وزیر اور عہدہ دار اس شخص کے معتقد
اور مرید ہیں بس اس وقت بعض آپکے دوستون نے یہی مصلحت دی کہ امیر وقت کو طلب کرنے
سے پیشتر ہم کابل میں جاوین اور امیر کے سامنے مخالفین کے ساتھ بحث کرین آنجناب کی مرضی تو نہ
تھی مگر دوستون کی رعایت کے لیے شہر کابل میں امیر دوست محمد خان کے پاس جو اُس وقت
کابل کا امیر تہا چلے گئے اور علماء مخالفین بھی حاضر ہوئے اُنکے سرپرست ملا دراني و ملا مشکی
اندری اور ملا نصر اللہ لوہانی تھے اور انکے سوا سیکڑون ملا جمع تھے سب نے پوشیدہ بھی اتفاق
کیا کہ مباحثہ میں تا کبھی ہم اس شخص پر غالب نہ ہونگے جھوٹی گواہی اسپر دینی چاہیے ورنہ اگر بحث تک

نوبت پہونچی گی تو تم سب سے زیادہ شرمندہ اور رسوا ہونگے آور کیا عمدہ کہا ہے حافظ ابن القیم نے اپنے نونیہ مین

مَا عِنْدَهُمْ عِلْمٌ سِوَى التَّكْفِيرِ وَالتَّبْـ ـــدِيعِ وَالتَّضْلِيلِ وَالْبُهْتَانِ

وَإِذَا تَيَقَّنَ أَنَّهُ الْمَغْلُوبُ عِنْـ ـــدَ تَقَابُلِ الْفُرْسَانِ فِي الْمَيْدَانِ

قَالُوا اشْتَكُوا إِلَى الْقُضَاةِ فَإِنَّهُمْ حَكَمُوا وَإِلَّا اشْكُوا إِلَى السُّلْطَانِ

قُولُوا لَهُ هَذَا يُحِلُّ الْمُلْكَ بَلْ هَذَا يُزِيلُ الْمُلْكَ مِثْلَ فُلَانِ

فَاعْقِرُوهُ مِنْ قَبْلِ اشْتِدَادِ الْأَمْرِ مِنْهُ بِقُوَّةِ الْأَتْبَاعِ وَالْأَعْوَانِ

وَإِذَا دَعَاكُمْ لِلرَّسُولِ وَحُكْمِهِ فَادْعُوهُ كُلُّكُمْ لِرَأْيِ فُلَانِ

وَإِذَا اجْتَمَعْتُمْ فِي الْمَجَالِسِ فَالْغَطُوا وَالْغَوْا إِذَا مَا احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ

وَاسْتَنْصِرُوا بِمَحَاضِرٍ وَشَهَادَةٍ قَدْ أُصْلِحَتْ بِالرِّفْقِ وَالْإِتْقَانِ

لَا تَسْأَلُوا الشُّهَدَاءَ كَيْفَ تَحَمَّلُوا وَبِأَيِّ وَقْتٍ بَلْ بِأَيِّ مَكَانِ

وہان تک کہ بیان کیا حافظ ابن قیم نے اللہ تعالی اُسپر رحمت کرے بُرے اور شریر عالمون کا حال ایک دن نونیہ کا یہ مقام جو آپکے پاس پڑہا گیا تو آپنے فرمایا کہ بعینہ یہی واقعہ اس عاجز کے ساتہ پیش ہو چکا ہے جسکو حافظ ابن قیم نے بیان کیا ہے۔ الغرض دونو فریق امیر کی مجلس مین حاضر ہوئے مخالفین بولے اس شخص کے ساتہ ہماری کچہ گفتگو اور مناظرہ نہین ہے کیونکہ پختہ گواہون کے ساتہ ہم ثابت کردیتے ہین کہ یہ شخص ایسے کلمات بولتا ہے جن سے اسکا کافر اور مرتد ہونا لازم آتا ہے جہوٹے گواہ ملنے لگے سبحان اللہ تعصب اور نفسانیت اور مرتبہ اور عزت کی محبت کیسی بری بلا ہے کہ اچھے اچھے لوگون کو اندہا اور بہرا کردیتی ہے اور وہ ایمان اور آخرت کو اس کے مقابلہ مین نسیاً منسیاً کر دیتے ہین جہوٹے گواہون نے گواہی دی کہ یہ شخص حضرت کا منکر ہے اور شفاعت کا منکر اور نبوت کا دعوے کرنے والا اسی طرح اور بہت باتین سنائین اللہ تعالے ان سب باتون سے پناہ دیوے امیر وقت نے سمجہ لیا کہ یہ سب جہوٹ ہے مگر اس ڈر کے مارے کہ سلطنت مین ان لوگون کے شور و شغب سے تزلزل پڑجاویگا بولا مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ تم اس ملک سے چلے جاؤ اور شہر کابل سے آپ کو نکالدیا سب تابعدار اور دوست انکی جدائی پر نالان اور گریان تہے لیکن آپ کو کچہ تردد اور اضطراب نہین ہوا اور فرمایا جب یہ جلاوطنی

اور اہل و احباب کی جدائی اللہ کی راہ اور رب الارباب کی رضا مندی کے لئے ہین ہے تو پہر کیا پرواہ زبان پشتو مین آپ نے ایک عجیب قصیدہ کہا ہے ازان جملہ یہ چار شعر ہین۔ ۵

عزت آبرو دے مونے	نہ تا قربان ذی آغا	آکہ طاس راشی مرستہ	پہ رلشتہ ارزیتہ سے
کہ دے صد جان وی ہولے	نہ تا قربان شہ آغا	طالب یم ستا د رضے	خوشی مری غو خیرشے

یعنے میری عزت اور آبرو اے مالک تجہ پر سے قربان ہے اگر تیری رضامندی ہاتہ آجاوے تو عزت اور آبرو کو مین ایک جو کے مقدار کے برابر بہی نہین سمجہتا اور اگر میری سو جانین ہون تو بہی تجہ پر فدا ہین مین تو تیری خوشی کا طالب ہون یہان تک کہ میرا سر بدن سے جدا کیا جاوے جب وہ علمار کابل سے غزنی مین واپس آئے تو لوگون نے پوچہا کیا فیصلہ کر آئے بعض انصاف پسند عالمون نے صاف کہدیا کہ ایمان کو کابل چہوڑ آئے ہین لوگون نے کہا کیون انہون نے جواب دیا کہ اگر ہم جہوٹی گواہی نہ دیتے تو خانملا خان ہماری سالیانہ تنخواہین موقوف کرتا تہا اُن عالمون مین سے بعض عالمون نے نزع کے وقت اس جہوٹی گواہی کا اقرار بہی کیا اور اپنے مالک سے بخشش طلب کی انہین مین سے ہین ملا عبد الخالق اندڑی شلگر کے رہنے والے اور قاضی میر افضل ازبکی مقر کے رہنے والے حاصل کلام آپ امیر دوست محمد خان کے حکم سے سواد بنیر مین پہونچے اور وہان سے کوہہ مین اور وہان سے ہزارہ مین ولایت کی عالمون کے ساتہ آپ کا مشاہدہ عظیم مشہور و معروف ہی ایک جہان اس سفر مین آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوا آپ کسی مباحثہ مین مغلوب نہین ہوئے اور فتح اور مدد آپ ہی کی طرف ہولی حدیث کی کتابون کی سند حاصل کرنے کے لیے آپ ملک ہزارہ سے دہلی مین بقیۃ المحدثین فخر المتاخرین زمانے کے استاد اور وقت کے امام سید محمد نذیر حسین صاحب کی خدمت مین گئے اور حدیث کی کتابون کی وہان سند حاصل کرکے واپس آئے اور آپکے واپس آنے کے وقت دہلی کا غدر جو مشہور ہے ظہور مین آیا تمام عالم کے مال اور اسباب لوٹے گئے الا ماشاء اللہ حافظ حقیقی نے آپ کا اسباب بمعہ کتابون کے بچالیا لوٹیرون نے راستے مین آپ پر حملہ کیا اور کابلی پٹو جو آپکے بدن پر تہا آپکے بدن سے اتار کر بہاگ گئے اُن کے بعد وہی پٹو خوب تہ کرکے لے آئے اور آپکے آگے رکہہ کر چپ چاپ رہکر چلے گئے جب آپ پنجاب مین پہونچے تو اللہ کے راستے کی طرف لوگون کو بلانا شروع کیا

اور کتاب و سنت کی تابعداری کی رغبت دینے لگے اسکے بعد کہ پنجاب مین توحید کا نام و نشان نہ تہا ہزارون آدمی آپ کی صحبت بابرکت سے توحید کا دم بہرنے لگے یہ سب مسجدون کی آبادی اور نماز روزے کا لحاظ اور حدیث پر عمل کرنا اور کتاب و سنت کا پڑہا یا جانا اور سلف کے عقیدے کو اختیار کرنا جو پنجاب کے شہرون مین تو دیکہہ رہا ہے آپ ہی کی سعی اور کوشش سے ہی ورنہ آپ سے پہلے کسی شخص کو ان باتون کے ساتہ سروکار نہ تہا اس مضمون کو مولوی عبد اللہ صاحب جو غلام رسول ساکن قلعہ کے نامی شعرون مین رشتۂ نظم مین لائے ہین ؎

تعالی اللہ چہ بار صبحگاہی	رسید از مہبط فضل الٰہی	ہزاران نغمۂ عشقش آرزو	کہ گردد ماسوا از وی فراموش
رواج جانفزای سنت از وی	شنیدہ عاشقان حق بہ یکے	زغزنی آمد اول برہزارہ	فتاد آخر بلاہور شر گذارش
شگفتہ از وی چہ گلہا گونہ گون	بساطین ارم را شد نمونہ	سموم بدعت ار چہ باغ پنجاب	نمودہ بود بس بے آب و بنیاد
کہ ہر سو مسکن زاغ و زغن بود	خزان را دست برد در چمن بود	کنون از فیض این باد بہاری	بہر جا سبزہ سبزہ جویباری
زسنت گشتہ خندان لالہ و گل	بہر گل نغمہ پرداز ست بلبل	صبا از من سحر گاہی گذر کن	ازین موسم بجانانم خبر کن
کہ یا زاے باغبان بین سوی گلزار	کہ بے تو لالہ داغ گل شدہ خار	بیا و بیدلان را باش دلدار	زہجرت بلبلان نالہ زار
اگر دانستے ایام دوری	کہ گردد سنگ قرار صبوری	جدائی را نمے کردم گوارا	ترحم کن بحال من خدا را
درین ایام در ہر شہر و خانہ	ز عبد اللہ کند ہر کس فسانہ	رواج ترجمہ قرآن بہر جا	ز آثار نبوت گفتگوہا

سبحان اللہ کہ آفتاب خراسان کی بلندی پر چمکا اور ہندوستان کے میدان نے اس سے روشنی حاصل کی انتہے پہر آپ پنجاب کے ملک سے ڈیرہ اسماعیل خان مین گئے پہر اس جگہ سے بدین امید کہ اب امیر دوست محمد خان کا خیال بدل گیا ہوگا اپنے وطن بالوف مین پہونچے ایک ماہ اپنے وطن مین اقامت کیے کو ہوگیا ہوگا کہ یکایک امیر دوست محمد خان کے سوار آپکے اخراج کا پروانہ لیکر پہونچے آپ وہان سے نکل کر ملک ناوہ مین گئے اور وہان اقامت فرمائی اس شہر کے عالم جمع ہوئے اور لشکر کو فراہم کیا تاکہ آپ کو وہان سے بہی نکالدین اور آپ کا اسباب و کتابین لوٹ لین اس بستی کے لوگ جسمین آپ اقامت رکہتے تہے ان عالمون کے مجمع مین گئے اور بولے اگر تمہارا ارادہ مباحثہ کرنے کا ہے تو ہمارے سامنے انکے ساتہ مباحثہ کرو اور اگر فتنے و فساد کا ارادہ ہے تو ہم بہی تمہارے ساتہ مقابلہ کرینگے اتفاقاً اسی وقت آپکے خادمون مین سے ایک

شخص ملا مراد نام اس مجلس مین پہونچا اور بولا اگر مناظرہ کی خواہش ہے تو میرے ساتہ مناظرہ کرو جب مباحثہ شروع ہوا تو اسنے ایسی گفتگو کی کہ سب کو چپ چاپ کردیا اپس مین کہنے لگے یہ شخص انکے ادنے خادمون مین سے ہے اور ہمکو اسکے ساتہ مباحثہ کرنے کی طاقت نہین ہے تو انکے ساتہ ہم کیونکر مباحثہ کرسکتے ہین اور مباحثہ سے انکار کیا چونکہ بستی والے زور آور تہے اسلیے وہ عالم فتنہ برپا نہ کرسکے اور لاچار ہو کر بہاگ گئے آخر الامر امیر دوست محمد خان نے وہان سے بہی نکالنے کا حکم بہیجا بیچارے بستی والے اگرچہ زبردست تہے لیکن وقت کے بادشاہ کا مقابلہ تو نہ کرسکتے تہے ناچار ہو کر آپ کو معیت آپکے اہل و عیال کے باغستان کے پہاڑون مین پہونچا گئے آپ نے اس پہاڑ کے درون مین سے ایک درہ مین آبادی کی اس قدر امتحانون اور مقدمات مین آپ کو کسی قسم کی سکنات اور ضعف اور سستی رب العالمین کے دین مین نہین پہونچی اور برابر توحید اور اتباع سنت کو رواج دینے اور صفات رب العالمین کے ظاہر پر جاری کرنے اور شرک اور بدعتون اور رسمون کے رد کرنے مین مصروف رہے ملک ناوہ کے عالمون نے اس وقت کو غنیمت سمجہا کہ اس وقت پہاڑون مین تو انکا کوئی مددگار نہین ہے سیکڑون لوگون کو جمع کرکے آپ پر چڑہ آئے اور آپکے گہرون کو جلادیا اور چند لوگون کو آپکے تابعدارون مین سے زخمی کردیا مگر آپکے اور آپکے اہل و عیال کی رب العالمین نے ایسی نگہبانی کی کہ کسی کو انہین سے سخت چوٹ نہ لگی سب دشمنون کے درمیان سے سلامت نکل آئے اور آپ کا اسباب اور کتابین سب دشمنون کے ہاتہ مین آئین بعض عالم اور آپکے تابعدار مصلحۃً انکے ساتہ لگ گئے اور جیسا دیکہا کہ یہ ظالم ظلم کرتے ہین تو جدا جدا ہوگئے اور آپکے اسباب اور منتشر کتابون کو ایک جگہ جمع کیا اور دشمنون سے انکو بچالیا اور آپ کی خدمت بابرکت مین پہونچا دیا یہ سب رب العالمین کی حفاظت اور حمایت اور تربیت تہی ورنہ ایسے دشمنون سے مال و جان کا سلامت رہنا عقل کے خلاف ہی حاصل کلام آپ برے عالمون اور ظالم حاکمون کے ہاتہ سے جور اٹہاتے دربدر اور کوہ بکوہ پہرتے رہے اور جس جگہ پہونچتے وہان کے لوگ آپکے مخالف ہوجاتے اور وہان سے نکالدیتے سبحان اللہ ان امتحانون اور جلاوطنی اور تمام جہان کی دشمنی مین آپ ایسے مرفہ الحال اور خوش عیش رہتے کہ کوئی امیر آپ سے بڑہکر اطیب عیش سے نہین دیکہا گویا غیب سے قسم قسم کی نعمتین پہونچتی تہین

اسکے سر پر بستی تھین وہ کون نعمت تھی جو آپکے پاس ان پہاڑون مین نہین پہونچتی تھی ان دنون مین امیر دوست محمد خان نے شہر ہرات مین وفات پائی چونکہ ان پہاڑون مین آپکو کوئی سکونت کی جگہ نہین ملتی تھی پھر اپنے وطن کی طرف کہ وہان کے باشندے آپکے عقیدت مند تھے مراجعت کی امیر شیر علیخان ملک کا امیر ہوا انہین برے عالمون نے امیر شیر علی خان کو آپکی ایذا دینے پر ترغیب دی آپ امیرون کی ملاقات سے نہایت نفرت رکھتے تھے اس قدر اسکی ابتدا مین کبھی آپ کسی امیر کے پاس نہ گئے امیر وقت کو نام ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ مین مظلوم ہون اور حاسدون کے افترا اور تہمت کے ساتھ تمہارے باپ نے مجھکو اپنے ملک سے بدر کر دیا تھا تم اس کام مین اپنے باپ کی تابعداری نہ کرو امیر نے جواب مین لکھا کہ مین ایک شخص کی تمام رعایا کے خلاف رعایت نہین کر سکتا تمکو لازم ہے کہ ہماری ولایت سے باہر ہو جاؤ آپ حیران ہوئے کہ اب کس طرف جاؤن اور کوئی جگہ بھاگنے کی نہ دیکھی جنگل کی کسی غار مین اکیلے جا کر چھپ گئے اور کچھ مدت پوشیدہ رہے ان دنون مین یہ الہام ہوا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور یہ شعر بھی الہام ہوا اے مدعی ہیچ کہ سر ہیچ میشوی من سبزہ دمیدہ ز بستان کیستم ۔ انہین دنون مین اسکی سلطنت الٹ پلٹ گئی اور اسکا اقبال ادبار کے ساتھ بدل گیا اور وہ اپنی سلطنت سے جدا ہو کر ہرات چلا گیا پھر محمد افضل خان اور محمد اعظم کی سلطنت کی نوبت پہونچی برے مولویون دین فروش جاہ و عزت کے طالبون اور دین و آخرت کے تارکون نے پھر وہی تہمتین اور جھوٹ محمد افضل خان اور محمد اعظم خان کے کانون تک پہنچائے اور طرح طرح کے وسواس اور وہم انکے دلون مین ڈالدیئے اور آپ تو کسی حاکم کے پاس جاتے ہی نہ تھے وقت کے امیر محمد افضل خان نے مقر کے حاکم کے نام پروانہ لکھا کہ فلان شخص کو بے خبر پکڑ لو خبردار ہاتھ سے نہ جاوے سردار محمد عمر نے اسی وقت ایک سلحدار سوارون کا رسالہ رات رات بھیجا جنہون نے آدھی رات کے قریب مکان کا آکر احاطہ کر لیا انہون نے آپکو پکڑ لیا اور آپکو اور آپکے تمام اسباب اور کتابون کو ملک کے صوبہ سردار محمد عمر خان پسر امیر دوست محمد خان کے پاس لا کر حاضر کیا اور آپکے فرزندون مین سے مولوی محمد صاحب مرحوم اور مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم اور مولوی عبد الجبار صاحب اسوقت آپکی ہمراہ تھے سب لوگون کو یہی یقین تھا کہ وہان

پہونچتے ہی سخت سزا دیجاویگی جب آپ وہان پہونچے تو صوبہ دار صرف آپ کا مبارک چہرہ دیکھ کر نرم ہو گیا اور ادب کے ساتھ بولا کہ آپ کیون اس اپنے راستے کو نہین چھوڑتے جو کچھ وقت کے مولوی کرتے ہین آپ بھی انکے ساتھ شریک ہو جاؤ سردار محمد عمر کے جرنیل نے کہا کہ اس شخص کو میرے ہاتھ مین دو مین اسکو توپ سے اڑا دون آپنے جواب مین فرمایا مجھکو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ کتاب و سنت کو جاری کرون بارہا مجھکو الہام ہوا ہے یَا عَبْدِیْ هٰذَا کِتَابِیْ وَهٰذَا عِبَادِیْ فَاقْرَءْ کِتَابِیْ عَلٰی عِبَادِیْ یعنے اے میرے بندے یہ میری کتاب ہے اور یہ میرے بندے ہین پس پڑھ میری کتاب میرے بندون پر اور یہ بھی الہام ہوتا ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ مین محکم قصد اور مصمم ارادہ رکھتا ہون کہ جب تک جان بدن مین ہے اور سر تن پر کتاب و سنت کی خدمت مین نہایت سرگرمی سے کوشش کرون یہ مصیبتین کیا ہین جو مجھ پر آتی ہین مین تو اپنے مالک سے یہی چاہتا ہون کہ اس راہ مین پارہ پارہ کیا جاؤن اور میری انتڑیان اور رودے جنگل کے درختون اور کانٹون پر ڈالی جاوین اور پھر انکو کوے اپنی چونچین مارین اور دل کے جوش کے ساتھ اور بھی ایسی باتین کہین کہ اس مجلس کے لوگ کیا صوبہ دار اور کیا دوسرے سب رو رہے تھے سردار کے جرنیل نے کہا ظاہر مین تو یہ شخص خوب ہے ملک کے صوبہ سردار محمد عمر نے کہا کہ بخدا اس شخص کا باطن بھی خوب ہے تو نہین دیکھتا کہ ولایت کا دم بھرتا ہے اسی وقت حکم دیا کہ اسی وقت الخ تمام اسباب اور کتابین انکے گھر مین پہونچا دو اور اس ملک کے قاضیون اور عالمون کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا سب علماء جمع ہوئے ان مولویون کے سرگروہ ابن مسعود مقری تھے انہون نے صوبہ کے سامنے گفتگو شروع کی آپکے اپنے چھوٹے لڑکے کو کہ اس وقت اسکی عمر بیس سال کی تھی پیش کیا مجلس کے تمام لوگ حیران تھے کہ یہ چھوٹا سا لڑکا ان علماء کا کیونکر مقابلہ کر سکیگا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ حق والون کے ساتھ ہے وہ لڑکا ایسا غالب آیا کہ صوبہ اور مجلس کے اعیان آفرین آفرین کہنے لگے اور باہر اندر شور و غل پڑ گیا کہ ایک چھوٹے سے لڑکے نے تمام عالمون اور قاضیون کو ساکت اور ملزم کر دیا اسی وقت ملک کے صوبہ نے امیر افضل خان اور اعظم خان کے نام خط لکھا کہ حسب الحکم آپکے مین نے اس شخص کو گرفتار کیا اور اس نواح کے علماء

اُنکے ساتھ مناظرہ کرنیکے لیے حاضر ہوئے لیکن اُنسے کچھ نہ بنا بلکہ ملزم و ساکت ہو کر چلے گئے یہ شخص صالح اور
فقیر ہے اور دنیا کے اسباب سے بالکل عاری ہے جو کچھ حکم سرکار عالی صادر فرماوین انہون نے جواب مین
لکھا کہ تاہم احتیاط کے ساتھ بلا درنگ شہر کابل مین ہمارے پاس انکو پہونچا دو ملک کے صوبہ نے
اسی وقت سوار آپکے ساتھ مقرر کیے اور کابل مین پہونچا دیا ملا مشکی اور ملا نصر اللہ وغیرہ امیر
افضل خان اور اعظم خان کے پاس گئے اور بولے کہ امیر دوست محمد خان کے عہد مین ہم اسکا
کفر ثابت کر چکے ہین اب دوبارہ تحقیق کی حاجت نہین ہے سب نے متفق ہو کر قتل کا فتوے
لکھا مگر ملا مشکی کہ وہ اُنمین سے قدرے انصاف رکھتا تھا اس فتوی مین ان کا شریک نہ ہوا بہت
گفتگو کے بعد قتل کے فتوی کو چھوڑا گیا اور یہ فتوے دیا کہ ڈنڈے مارے جاوین اور سر اور ڈاڑھی
مونڈی جاوے اور رسنہ گلے کیے جاوین اور گدھے پر سوار کرکے مشہور کیا جاوے اور جب
انہون نے یہ فتوی لکھا تو اُس وقت سے لیکر اجراء حکم تک آپ اور آپکے تینون بیٹے بحکم امیر نظربند
رہکر امیر محمد افضل خان نے بڑے عالمون اور محمد اعظم خان کی رعایت کے واسطے مجبوراً انکی مرضی کے
مطابق حکم کر دیا اور اسی طرح کا فتوے بڑے عالمون نے امام مالک کے حق مین جعفر بن سلیمان
مدینہ کے حاکم کو دیا تھا جب امام مالک نے فتوی دیا کہ مکرہ کی طلاق واقع نہین ہوتی جیسا کہ ابو نعیم نے
حلیۃ الاولیاء مین وہب بن منبہ سے نقل کیا ہے اَنَّ مَالِکًا لَمَّا ضُرِبَ وَحُلِقَ وَحُمِلَ عَلٰی بَعِیْرٍ
فَقِیْلَ لَهٗ نَادِ عَلٰی نَفْسِکَ قَالَ فَقَالَ اَلَا مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا
مَالِکُ ابْنُ اَنَسِ بْنِ عَامِرٍ الْاَصْبَحِیُّ وَاَنَا اَقُوْلُ طَلَاقُ الْمُکْرَہِ لَیْسَ بِشَیْءٍ قَالَ فَبَلَغَ جَعْفَرَ
ابْنَ سُلَیْمَانَ اَنَّهٗ یُنَادِیْ عَلٰی نَفْسِهٖ بِذٰلِکَ فَقَالَ اَدْرِکُوْہُ فَاَنْزِلُوْہُ یعنے امام مالک کو جب درّے
مارے گئے اور انکا سر اور ڈاڑھی مونڈی گئی اور اونٹ پر سوار کیے گئے تو کسی نے کہا کہ آپ خود
منادی کرو کہ مینے یہ کام کیا ہے اور مجھکو یہ سزا ملی کہا وہب بن منبہ نے پس فرمایا امام مالک نے
سنو اے لوگو جو شخص مجھکو پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے اور جو مجھکو نہین پہچانتا تو مین ہون مالک
بیٹا انس کا جو بیٹا تھا عامر اصبحی کا اور مین کہتا ہون کہ مجبور کی طلاق واقع نہین ہوتی کہا وہب بن
منبہ نے پھر جعفر بن سلیمان کو یہ خبر پہونچی کہ امام مالک اپنے نفس پر یہ منادی کر رہے ہین وہ بولا کہ
جاؤ انکو اونٹ سے اتار دو انتہٰی اور انکی غرض اس تعزیر سے یہ تھی کہ اس فتوے دینے سے

امام مالک باز آوین اور امام مالک کو اس مسئلہ کے اشتہار کا موقع مل گیا اسلیے حاکم نے کہدیا کہ جلد [illegible]
اور اتار دو ایسا نہ ہو کہ یک نشد دو شد کا مصداق ہو جاوے اللہ اکبر کوئی شخص ان حاکمون اور عالمون
سے ایسا نہ نکلا جو استفسار کرتا کہ اس فتوی کا کیا ثبوت ہے اور اسکی کیا دلیل ہے فقط مدعیون کی باتون
کو سنکر پکڑا اور مدعا علیہ سے کسی نے نہ پوچھا کہ آیا یہ باتین فی الواقع ہین یا آپ پر بہتان باندھتے
ہین آپکو معہ تینون بیٹون کے تمام شہر مین مشہور کیا خاص آپکو سو درون سے زیادہ لگائے
ہونگے تین آدمی نوبت بنوبت آپکو مارتے تھے جب ایک تھک جاتا تو دوسرا اسکے ہاتھ سے درہ پکڑ
لیتا سب لوگون کو یہی یقین تھا کہ آج آپ فوت ہو جاوینگے کیونکہ آپ معمر اور ضعیف تھے اسی
اثنا مین ایک ظالم بڑا زبردست آیا اور بڑے غصہ کر کے محتسب کے ہاتھ سے درہ چھین لیا اور بولا
تو آہستہ آہستہ مارتا ہے اور زور زور سے مارنا شروع کیا جب اُسنے کئی بار درہ مارا تو دوسرے لوگ بولے
کہ اے ظالم تو نے انکو مار ڈالا اور درہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا ایک دن امام نووی کی کتاب
ریاض الصالحین آپکے سامنے پڑھی جاتی تھی جب یہ حدیث آئی مَا یَجِدُ الشَّهِیْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ
اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ یعنے شہید کو مقتول ہونے کے وقت اتنی
درد بھی نہین ہوتی جتنی ایک تمہارے کو چیونٹی کے کاٹنے سے درد ہوتی ہے تو فرمایا مین
باوجودیکہ شہید بھی نہین ہوا تھا شہر کابل مین وہ پہلوان جو مجھکو نہایت زور سے مارتا تھا مجھکو
خبر نہ تھی کہ مجھکو مارتا ہے یا کسی اور کو مولوی عبد الاحد خانپوری نے ایک دن عرض کی میرے حق
دعا کرو کہ اللہ تعالے ایمان مین استقامت دیوے فرمایا کہ مین اُس شخص کے حق مین بھی دعا
کرتا ہون جو کابل مین مجھکو نہایت سختی سے مارتا تھا کہ یا اللہ اسکو معاف کر اور اسکو بہشت مین داخل
کر کیونکہ وہ جاہل تھا جانتا نہ تھا تمہارے واسطے کیون دعا نہ کرون بلکہ میرے دل سے بلا اختیار تمام
مسلمانون کے لیے دعا نکلتی ہے جو آدم سے اسوقت تک پیدا ہوئے ہین اور اسوقت
کے کافرون کے واسطے بھی ہدایت کی دعا کرتا ہون جو زمانہ مین ہین کئی دفعہ آپکی زبان مبارک
سے مینے سنا ہے کہ فرماتے تھے جن لوگون سے جتنے قسم کی تکلیفین اور گوناگون ضرر اٹھائے
ہین مینے سب کو معاف کر دیا قیامت مین اللہ تعالے میرے لیے کسیکو نہ پکڑے جب وہ ظالم اس زد
و کوب اور تشہیر سے فارغ ہوئے اور آپکو معہ بیٹون کے قید خانہ مین لے گئے تو

ضمیمہ نمبر ۱ صفحہ 350

بعض دوستون نے کہا کہ اس درد کرب کا کچھ علاج کرنا چاہیے ورنہ آپ ہلاک ہو جاوینگے جب دیکھا تو آپکی پشت مبارک پر تھوڑی سی سرخی بھی نمودار نہین تھی گویا آپکو کوئی چوٹ نہین لگی تھی کابل کے امیرون مین سے ایک عالم گل خان نام کہتا تھا کہ مجھکو بسبب اس واقعہ کے آپ کے ولی ہونے پر یقین کامل ہو گیا کیونکہ اسقدر سخت اگر میرے اونٹ کو مارتے تو وہ بھی ہلاک ہو جاتا لیکن اس شخص کو باوجود اسقدر ضعف و کلان سالی کے کچھ نہین ہوا اس واقعہ عظیمہ کے بعد آپکو یہ الہام ہوا وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا آپکے دوستون مین ایک شخص آپکے پاس قید خانہ مین گیا اس واقعہ پر رونے لگا فرمایا تو کیون روتا ہے عزت اور ذلت ہی کیا چیز ہے جو مولی کی راہ و رضا مین چلی گئی شکر کرو کہ دین ہاتھ سے نہین گیا رونا تو مخالفین کو چاہیے کہ دین سے وہ ہاتھ دھو بیٹھے اَفْسَدُوا عَلَيَّ دُنْيَايَ وَاَفْسَدْتُ عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ یعنے انہون نے میری دنیا کو خراب کر دیا اور مینے انکے دین کو خراب کر دیا دو سال اپنے بیٹون کے ساتھہ قید رہے ان [redacted] کیطرف سے ایک حبہ بھی آپکے خرچ کے لیے مقرر نہ تھا بس قید خانہ مین ڈال گئے اور یہ خبر نہ لی شہر کے لوگون کے دلون مین اللہ تعالی کیطرف سے القا ہو گیا وہ ہر وقت قسم قسم کے کھانے اور پھل آپ کے سامنے لاتے اور اسقدر فراخی تھی کہ اپنے گھرون مین کبھی اسقدر فراخی نہین دیکھی تھی امیر افضلخان بعارضہ وبا مر گیا اسکے بعد امیر اعظم خان تخت پر بیٹھا اس [redacted] نے خان ملا خان عبد الرحمان نام کے بہکانے سے عین گرمی کے موسم مین پیادہ پا آپکو بغیر زاد پشاور کیطرف نکالدیا اور سخت دل سپاہیون کو آپکے ساتھہ مقرر کیا کہ بہت جلد آپکو پشاور مین پہنچا دین اوپر سے گرمی کی آگ برستی تھی اور نیچے سے زمین کی تپش کے ساتھہ پاؤن پھٹ گئے تھے اور سنگدل سپاہیون کی وجہ سے جو پیچھے پیچھے تھے آرام کی نوبت نہ ملتی تھی اس سفر مین آپکے دو خادم آپکے ساتھہ تھے ایک ملا سفر نام اور ایک ملا مراد نام جب آپ چل نہ سکتے تو ملا سفر اللہ تعالی اسکو دارین میں عزیز کرے آپکو اپنی پیٹھہ پر اٹھا لیتا الغرض نہایت تکلیف کے ساتھہ پشاور مین پہونچے اسی سبب سے ملا سفر رحمہ اللہ عبد اللہ کے نام سے مشہور ہو گیا اسی اثنا مین آپکو کئی بار یہ الہام ہوا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور اسی طرح یہ القا ہوا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ایک ماہ پورا نہ گذرا ہوگا

[redacted] کی سلطنت نہ رہی اور شکست کہاکر نکل گیا اور کوہ بکوہ سرگردان و حیران پھرا کیا اور اسکے اہل و عیال جو عمر بھر کبھی باہر نہین نکلے تھے اسکے پیچھے انکو بھی نکالدیا گیا کریمہ فَلَمَّا آسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ کے مضمون بمشابہ امیر دوست محمد خان کے خاندان کو اللہ عز و جل نے اپنی قدرت کاملہ کے ساتھہ ایسا پراگندہ اور منتشر کیا کہ گویا کریمہ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ کے مصداق یہی ہین کہ ملک پشاور اور پنجاب اور ہندوستان مین انصار کے ہاتھہ مین محبوس و مقید ہین اور بعض ان مین سے جنگلون اور پہاڑون مین پریشان و سرگردان ہین ایسا کیون نہو ہمارے مالک کا فرمان مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْحَرْبِ بالکل سچا ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا یعنے اور اللہ تعالے سے بڑھکر کسکی بات سچی ہے ان مصیبتون اور تکلیفون کی مدت پندرہ سال کامل تھی جب پشاور پہونچے تو تھوڑی مدت یہان توقف فرمایا اور اسجگہہ سے بعض دوستون کے اصرار سے ملک پنجاب کے شہر امرتسر مین پہونچے اور کتاب و سنت کے رواج دینے مین ایسی کوشش فرمائی کہ توحید اور اتباع سنت اور عقائد کی بہت کتابین اور رسالے عام لوگون کے نفع کے واسطے فارسی اور اردو زبان مین ترجمہ کروا کر چھپوا دیے اور مفت تقسیم کر دیے الحمد للہ جسقدر خوش عقیدہ لوگ کہ آجکل اس شہر امرتسر مین موجود ہین گمان نہین کہ ہندوستان اور خراسان کے شہرون مین سے کسی شہر مین اسقدر خوش عقیدہ لوگ موجود ہون باوجودیکہ یہ شہر ہندوؤن اور کافرون کا قرارگاہ ہے يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اپنی اخیر عمر مین سورہ کریمہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا کے موافق تمام مشاغل کو ترک کر دیا اور کریمہ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا کے مضمون کے مطابق ضروری بات کے سوا کسی سے کلام نہ کرتے اور اپنے رب کیطرف متوجہ رہتے ایک دن ایک آدمی مستفیدین مین سے آپکے پاس ایک امر کی شکایت لیگیا آپنے فرمایا مین دنیا مین نہین ہون فقط میرا ظاہر بدن دنیا مین آپکا مشاہدہ کرتا ہے ورنہ مین آخرت مین ہون اور واقع مین بات اسی طرح تھی کہ صرف آپکے دیکھنے سے خدا یاد آتا تھا اور آپکی صحبت مین بیٹھنے سے

تمام خطرے اور فکر ذات کی طرح اڑ جاتے اگر کوئی شخص اتفاقی آپ سے دنیوی امر پوچھتا تو
جواب میں فرماتے شعر بس ولے جان از جان مشتغل ۔ باز کر حبیب از جہان مشتغل ۔ روپیہ
آپ ٹھیکریوں کی طرح سمجھتے تھے صدہا روپے آپکے پاس آتے اور جس مجلس میں وہ روپیہ آپکو
ملتے اسی مجلس میں مصارف میں بانٹ دیتے یتیم اور مسکین آپ پر اسقدر دلیر ہو گئے تھے کہ
جسوقت آپکے پاس حاضر ہوتے جسقدر روپیہ کہ آتا آپکے ہاتھوں اور دامن سے کھینچ لیتے اور آپ
مسکرا رہتے اور کچھ برا بھلا نہ کہتے جو لوگ پیچھے رہجاتے انکو کچھ نہ ملتا آپکے کیسہ اور رومال اور
دامن تلاش کرتے کہ شاید کچھ ہاتھ آجاوے آپ اپنے سب کپڑے تقسیم کرتے کرتے انکو دکھلا دیتے
اور فرماتے کوئی چیز نہیں رہی انشاء اللہ تعالیٰ جب فتوح کا روپیہ آتا ہے تمکو دیا جاویگا بخدا میں نے یہ معاملہ کئی بار
اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ہے تسبیح اور تحمید اور دعا ان کے سوا آپکا کوئی دوسرا شغل نہ تھا
یہانتک کہ آپ ۵ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۸ میں آدھی رات اللہ تعالیٰ کو جا ملے اور زوال کے بعد ظہر کی نماز
سے پہلے دفن کیے گئے آپکے جنازے پر اسقدر ازدحام تھا کہ بسبب لوگوں کے کثرت کے
بازار بند ہو گئے موافق و مخالف نے بے اختیار آپکے جنازہ کے نیچے دوڑے اور جنازہ اٹھانے کی نوبت
شہر کے رئیسوں کو نہ ملتی تھی تا دوسرے کو کیا پہنچتا اسدن امام احمد بن حنبل رحمہ کے قول کی سچائی
معلوم ہوئی اَلْفَرْقُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَهْلِ الْبِدَعِ يَوْمَ الْجَنَائِزِ یعنے ہمارے اور اہل بدعت
کے درمیان جنازوں کے دن فرق معلوم ہوتا ہے وہ ازدحام کہ آپکی نعش مبارک کو ہاتھ لگانے
میں دیکھا گیا اس ازدحام سے کم نہ تھا جو حجر اسود کو چومنے کے وقت ہوتا ہے ہزاروں
لوگ آپکے جنازہ پر حاضر تھے اور چند روز تک آپکی قبر پر نماز جنازہ پڑھتے رہے اور رونیوالے
اور آنسو بہانیوالے لوٹتے اور ہندوستان اور پنجاب اور ایشیا ور کے اکثر شہروں میں غائبانہ
آپ پر جنازہ پڑھا گیا جو الہام اور خواب ہیں آپکو کتاب اور سنت پر ثابت ہیں اور خلق اللہ کو
کتاب و سنت کیطرف بلانے اور تقوے اور توکل اور صبر اور خشیت اور زہد اور قناعت و ترک
ماسوی اللہ اور انابت اور آپکے مقام امانت میں پہنچنے اور آپکی حفظ اور نصرت و مغفرت کے
وعدہ پر ہوئی ہیں وہ سیکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہونچتی ہیں انکے جمع کے لیے ایک بڑی کتاب
چاہیے آپکی مرقد مبارک شہر امرتسر کے متصل دروازہ سلطان ونڈ کے باہر عبدالصمد کاشمیری

کے تالاب کے کنارے پر ہے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ وَجَعَلَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَنْزِلَهٗ
وَمَاْوٰهُ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ آپ اگرچہ سلوک کی کتابوں اور صوفیہ کے مشاغل مروجہ
سے بری تھے لیکن جذبہ غیبی کے پہونچنے سے ابتدا ہی سے آپ میں صوفیہ کے مشاغل کے ثمرات
اور آثار کسی کی تعلیم کے سوا مشاہدہ کرتے تھے رفتہ رفتہ صوفیہ کے طریق کے مطابق اس راہ
طالبوں کو تعلیم دینے لگے اور ہمیشہ ہمہ تن ہدایت کی زیادتی کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے گریاں و نالاں
رہتے گویا آپکا بدن اللہ تعالیٰ کیطرف رغبت کرنے اور اس سے ڈرنے کی تصویر تھا محققین محدثین
کی کتابوں کے طلب میں خاصکر ابن تیمیہ اور ابن قیم کی تصانیف کی طلب میں سبحان اللہ کس
شوق سے عاجزی اور زاری کرتے کہ کبھی سیر نہ ہوتے ان دونو عالموں کے ساتھ
زیادہ محبت رکھتے تھے اور اکثر اہل علم پر انکو فضیلت دیتے اور فرماتے کہ شاہ ولی اللہ جیسوں
کی نسبت ان دونوں شیخوں کے ساتھ ایسی ہے جیسی علماء خراسان کی نسبت شاہ ولی اللہ
کے ساتھ اور ابن تیمیہ کی فضیلت میں فرمایا کرتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ جسدن نور
تقسیم ہوا ابن تیمیہ کو نور کا ایک بڑا حصہ ملا زاد المعاد کی طلب میں دلکے جوش سے زاری
کرتے تھے اور فرماتے تھے یا ارحم الراحمین زاد المعاد کو میری آخرت کا توشہ بنا اللہ تعالیٰ آپکی
دعا قبول کرنے میں اسقدر جلدی فرماتا یہانتک کہ مستجاب الدعوات ہونا آپکا ہندوؤں میں
بھی مشہور تھا آخر الامر اللہ تعالیٰ کی ولایت سے جسکے ساتھ وہ متوکلوں کو خاص کرتا
ہے اور اندھیروں سے نکالکر انکو نور میں لاتا ہے صوفیہ کے تمام مشاغل مستحدثہ کو ترک کرکے
انکو بدعت کہنے لگے کل بدعۃ ضلالۃ کے مضمون کے مطابق مولوی عبداللہ ساکن قلعہ
نے جو غلام رسول کے نام سے مشہور ہیں آپکے حالات اور واردات چند ورق میں لکھے ہیں ایک
دن وہ رسالہ آپکے پاس ایک شخص پڑھ رہا تھا اس رسالے کے آخر میں آپ نے یہ چند حرف اپنے
ہاتھ سے لکھے (در آخر ہمہ اشغال را ترک کردند بجز تلاوت کلام اللہ و ادعیہ ماثورہ و از بدعت
احتراز میکرد خواہ بدعت اصلی باشد یا وصفی) انتہے کلامہ رضی اللہ عنہا و عنہ بارہا کہا کرتے
کہ صوفیوں کا عذر لطیفوں وغیرہ کے احداث میں کہ ہم ان امور کو اصلی مقصود نہیں جانتے
بلکہ اسلیے کہ دل قرآن و اذکار مسنونہ کے انوار سے دور ہیں ان امور کو ہم ناچار منضج اور سہل

کی طرح کہ غذا کے ہضم کی استعداد حاصل کرنیکے ہوتی ہین درجہ احسان کے حاصل کرنیکے لیے
جو کلی مطلوب ہے قرار دیتے ہین یہ انکا عذر مقبول نہین ہے بدعت کیلیے ہے نیا نکالنا کسی
کام کا دین کے کامون سے جسکا قرون خیر میں باوجود مقتضی اور عدم مانع کے رواج نہوا اگرچہ
ان امور مین مشغول ہونے کی حاجت ان قرنون مین نہ تھی کیونکہ خود بخود محض حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کی صحبت بابرکت اور انکے انوار کی غالب چمک سے احسان کے
مرتبہ کو پہنچ جاتے تھے اور تجارہ سے تجاوز کا درجہ پاتے تھے اب باطنی امور مین مشغول ہونے کی
ضرورت نہین ہے جو کہ یہ ہمارا قصور ہے احداث کا سبب اگر لوگون کا قصور ہو تو احداث
کا مجوز نہین ہو سکتا جیسے کہ مروان کا یہ عذر عید کے خطبہ کے مقدم کرنے مین عید کی نماز
پر کہ لوگ نماز سے فراغت پاکر متفرق ہو جاتے ہین اسکے بدعت کا مجوز نہ ہوا بلکہ اسکا یہ کام
بدعت سمجھا گیا کیونکہ اسکا قصور تھا کہ خطبہ کو سنت کے موافق نہ کہتا تھا اور اسمین اسلام اور
مسلمین کی مصلحتین بیان نہ کرتا تھا اللہ تعالے فرماتا ہے لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ اور
فرماتا ہے وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ الآیۃ نفس کے پاک کرنیکے لیے قرآن مجید
کی تلاوت اور اذکار مسنونہ کا صبح و شام پڑھنا بلاشک کافی اور شافی ہے بشرطیکہ خیال
اور کمال توجہ اور ماسوا سے منقطع ہو کر انکے انوار کے ساتھ اکتفا کرین جیسے صوفیہ کے
اشغال مین توجہ کرتے ہین اگر اس سے تھوڑی تسبیح اور تحمید وغیرہ کے معانی مین توجہ فرماوین
تو سبحان اللہ ایسا خالص نور حاصل کرین کہ قوم کے مشاغل نو پیدا کی کوئی حاجت نہ رہے
ان امور کے نکالنے کا سبب محض ہمارا قصور ہے وبس اور وہ حالت اور مقام جو سنت کے
طریق کے سوا حاصل ہوتی ہے وہ اللہ کے نہ قریب کرتی ہے اور نہ اسکے ہان مقبول ہوتی
ہے وَلَا يَنفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنكَ الْجَدُّ مثلا وہ مال جو بیاج کے ذریعہ سے حاصل ہوا
ہے جسمین شارع کی اجازت نہین ہے اگر اس مال کو خدا کے راہ مین خرچ کرے تو اللہ
تعالی پاک ہے پاک کے سوائے دوسری چیز کو قبول نہین کرتا آپکا طریق بہت سیدھا تھا
نہ افراط تھا نہ تفریط تھی یعنے کل سنی صوفیون کو اور خصوصا اویسیون کو زیادہ دوست
رکھتے تھے اور خطا اور بھول کی وجہ سے انکو صدیقین کے مرتبہ سے خارج نہین کرتے تھے

اگر کسی صالح صاحب الحال کو اپنے زمانہ مین دیکھ لیتے سلف صالح تو بجائے خود ہے تو بقدر اسکے ساتھ محبت
اور اسکی خاطر کی رعایت کرتے کہ دوسرے کو تعجب آتا اہل اللہ کی دوستی کو قرب کا سبب اور برکات کا موجب
اور حلاوت ایمان اور لذت ایمان کی موروث اور درجہ احسان تک پہنچنے کا باعث سمجھتے تھے ثَلَاثٌ
مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ اور اہل اللہ پر طعن اور جرح کرنے کو خدا کی درگاہ سے
مردود ہونے اور محرومی کا سبب سمجھتے اور انکے اقوال افعال کو نصوص کے تابع کرتے اور نصوص کے
خلاف انکے اقوال افعال کو نصوص پر مقدم نہ کرتے اور فرماتے کہ ہر ایک شخص کی بات کوئی ماننے
کے لائق ہوتی ہے اور کوئی لائق نہ ماننے کے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انکی سب باتین
مقبول ہین اور جہان کسی بات کی سند دستیاب ہوتی ائمہ حدیث کے قول پر اسکو عرض کرتے
خاصکر ابن تیمیہ اور ابن قیم کے اقوال پر قناعت کرتے اور انکے فتوے کو مقدم جانتے اور توحید
اور اثبات صفات اور رد بدعت کے مسائل مین انکے راہ کو حق اور انکے خلاف دوسرون کے راہ کو
باطل کہتے اور فرمایا کرتے کہ اہل وحدت وجود جیسے ابن عربی کی کتابون کے مطالعہ کرنے سے
مین بار بار روکا گیا ہون اور تفسیر کحاف علی الکشاف کے باب مین تقدیر و مشیت وغیرہا کے مسئلہ
مین مجھپر یہ الہام ہوا ہے مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ قرآن مجید کے وہ الفاظ جو آپکو یاد نہ ہوتے اور
آپ ان لفظون کے مقام جانتے الہام ہو جاتے پہر حافظون سے پوچھتے سبحان اللہ کسقدر آپ کو
نوائب حقہ اور مصیبتون اور احمال شاقہ پر ثبات اور استقامت تھی بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ تعالی کی تربیت
اور ولایت سے تھا بشر کی کیا طاقت ہے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ آپکے ہاتھ بہت لوگون
نے بیعت اور توبہ کی انکو فاتحہ الکتاب کا ترجمہ اپنے خداداد فکر کے لحاظ سے سناتے تھوڑے دنون
مین طالب کو ذوق اور محبت کی حالت ہو جاتی اور نماز مین لذت آنے لگتی اور اول وقت قیام اور
رکوع و قومہ سجدہ جلسہ وغیرہ کی تعدیل کے ساتھ ایسی نماز پڑھتے کہ اسکے حسن اور طول سے کچھ نہ پوچھیے ایسی نماز
پڑھتے کہ اپنی جان کی خبر نہ رہتی دیکھنے والون کی آنکھین ٹھنڈی ہو جاتین اور تضرع اور خشوع کا
مشاہدہ کی آنکھین ہوتا پڑا ہے جو معلوم کیا اور جانا ہمنے آپکے حال سے رضی اللہ تعالی آپ سے
اور ہم سے اندیدہ ہی جو مشاہدہ کیا ہمنے عبادت و مشغول اور حاسدین آپکے سو وَاللَّهُ حَسِيبُهُ
وَحَسِيبُهُمْ نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے اپنی کتاب تقصار مین لکھا ہے شاہ عبد

غزنوی ایسے بزرگ بود جامع میان علم حدیث نبوی و علم سلوک سنی در ایثار حق بر خلق از دست اہل بدعت
در وطن خود کشیده اشتغال داشت بعبادت و ریاضت و در اشاعت علم حدیث و اتباع سنت و در اشاعت
بزرگ بود درین باب که نظیر آن از اہل عصر معلوم نیست مردم گیر داشت هر که بصحبت او رسیده از خلق برید
و بخالق رسیده بکار در بسی از رنگ حضور دیگر سے آورد آنکه بود و از آلات اشاعت سنت و جارحه بود و از
جوارح اضاعت بدعت و امانت محدث در اصول و فروع مماشات بر طریقه سلف صالح داشت و
تقلیدات مذاہب و رجال ائمه در حصن حصین دین مبین و شرع متین مے انگاشت هم محدث بود و هم مجدد
رویاے صادقه حسنه دیده و بشارات صحیحه آورده درین نزدیکی شب شنبه پانزدهم ربیع الاول سنه ۱۲۹۸
وصل رحمت حق شده داغ فراق بر دل اہل اتباع و مستفیدان سنت سنیه گذاشت شیخ اہل قرآن
تاریخ وفات او ست که مولوی محمد یحیے کشمیری در حلیه نظم بر آورده اند و قاضی طلا محمد پشاوری مرثیه
او در قصائد عربیه یمیه سرائیده رحمه الله تعالی ایانا انتهی مختصرا

سوانح عمری مولوی عبد الله المرحوم از تصنیف مولوی غلام رسول مرحوم ساکن قلعه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد یہ ایک مجموعہ ہے جو شامل ہے عبد الله
غزنوی کے حالات غیبیہ اور واردات لاریبیہ کے ایک گوشے پر اور خبر دینے والا ہے انکے کلمات قدسیہ
کے کچھ حصے پر جو وہ نمونہ ہیں حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے کلمات جامع کا اور وارث کرنیوالا ہے
ظاہر و باطن کے فائدوں کو اور الله تعالی اسکے پورا کرنیکی توفیق دینے والا ہے جاننا چاہیے کہ
آپکا نام مبارک محمد اعظم ہے قوم عمرزئی سے اور آپکے باپ دادے بہی ولایت کے ساتھ مشہور ہیں اور
آپکے گانو کا نام گیر ہے ساتھ کاف فارسی اور یائے تحتانیہ کے جو خواجه بلال کے پہاڑ کے
متصل ہے شہر غزنی کے ضلع میں اور چونکہ آپکا نام مشعر تہا تزکیہ نفس پر اسلیے آپ فرماتے تھے
محمد که کائنات سے اعظم اور مخلوقات سے افضل ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں میرا نام عبد الله بہتر ہے اسی
لیے سب چھوٹے بڑے آپکے ساتھ بات چیت کرنیکے وقت آپکو عبد الله کہتے لیکن آپ لوگوں کو
اس لقب کے ساتھ جو شرع شریف کے موافق ہوتا یاد فرماتے اور جس نام میں شرک کی بو آتی

اسکو بدل دیتا آپکی عادت شریف تہی اور فرماتے تہے کہ جذبہ الٰہی کا آغاز پہلے دن شام کی نماز کے بعد تہا
جو خود بخود بلا واسطہ کسی پیر کے جذبہ الٰہی پہنچ گیا اور تمام زور کے ساتھ ماسوی الله کو میرے دل سے
کھینچ لیا یہانتک کہ تین دن تک مجکو اپنے نفس سے کدورت و ظلمت اس طور پر معلوم ہوتی تہی کہ ازخود
گندگی کی بو آتی جس سے جی متلانے لگتا اور باقی لوگوں سے بہی بیٹھنے کے وقت وہی آنے لگتی اور قصہ
اول یہانتک تہی کہ فانی زندگانی پر کسیطرح کا اعتماد نہ رہا اور مخلوقات سے یہانتک نفرت تہی کہ نماز
جماعت کے ساتھ بڑی دشواری کے ساتھ گذاری جاتی اور ذکر کی نسبت اسطرح غالب تہی کہ جو شخص مجکو دیکھتا
ذکر کرنے لگتا اور کبہی کبہی چھت کی لکڑیوں سے بہی ذکر سنا جاتا اور برف کی بارش کے موسم میں جب میں آگ
پر بیٹھتا تو نفی و اثبات کے وقت جو میں سر کو ہلاتا اسی طرح آگ بہی گہومتی اور اس سبب سے کہ میں نے کسی شیخ کی
صحبت نہیں اٹھائی تہی اور نہ مشائخ کا حال دیکھا سنا تہا حیرانی پیش آتی تہی کہ آیا کسی شیخ کے پاس
جاکر تعلیم حاصل کروں چنانچہ اسی نواح میں ایک شیخ شاہ صاحب غلام علی دہلوی مجددی احمدی کے
مریدوں میں سے ریاضت شاقہ اور چلوں کے ساتھ مشہور تہا انکے دیکھنے کو میں نے پختہ ارادہ ہوا
چونکہ میں اکیلا راہ کا واقف نہ تہا اور کسی کی ہمراہی بہی ممکن نہ تہی ایک شخص کو راہ بتلانے کیلیے میرے
ساتھ کیا گیا اسطرح کہ وہ دور سے راہ دکھلاوے جب شیخ سے ملاقات ہوئی تو اسپر حالت آگئی جو خود
بخود اپنے سر کو ہلاتا تہا اور اسنے اپنے سارے لطیفے اسی جوش میں ظاہر کیے کہ جو کچھ میں نے اس صحبت میں
دیکھا کسی زمانہ میں نہیں دیکھا پس میں نا امید ہو کر واپس آیا اور ایک فقیر شیخ سلیمان تقو انسہ والے کی زیارت
کے لیے کہ اس زمانے میں چشتیہ کی نسبت میں انکی بڑی مشہوری تہی اور لوگ ان کی طرف آتے جاتے تہے
پختہ ارادہ کیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ مجہپر خفا ہو گئے ہیں
اور مجکو زمین سے اٹھا لیا ہے اور چاہتے ہیں کہ دے ماریں خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے سفارش
کے طور پر عرض کیا کہ یہ کسی جگہ نہیں جائیگا اور انکی تقریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
اویسیت کی نسبت رکہتے تہے اور فرماتے تہے کہ ان دنوں میں شیخ عبد القادر جیلانی کی محبت
افراط کی حد کو پہنچی ہوئی تہی انہیں دنوں میں الہام ہوا کہ صلوا علیه وسلموا تسلیما پہر درود
پڑہنے کے ساتھ میری مجلس معطر ہو جاتی اور عاشقی کی نسبت غالب تہی ایک بزرگ کے بیت
اسکے حال کے مطابق ہیں شعر آنچه من در خواب دیدم صبح بیداری ندید + آنچه در دیوانگی دیدم

یا ہشیاری نہ دید + کاسہ سر از شراب بیخودی سرشار گشت + مستی جام محبت ہیچ خماری ندید +
ان دنون مین ایک امیر نے کابل کے میوون مین سے کچھ میوہ تحفہ مین بھیجا دور سے بدبو آنے
لگی بظاہر چونکہ اس تحفہ کا رد کرنا ممکن نہ تہا اُسکے جانیکے بعد اپنے گہر مین گڑہا کہود کر وہ میوہ دبا
دیا اور ہر طرف سے ارادتمند ٹوٹے ٹوٹے آتے تہے اور بیعت اور تلقین کے سوا ذکر کرنے لگتے
تاکہ قندہار سے ہرات تک آپ فضلا اور علمار کی آمد و رفت کی جگہہ بن گئے اور فرماتے تہے کہ ایکبار
دفعہ گرمی کے دنون مین سردی کے مکان سے گرمی کے مکان مین جو انتقال کیا گیا تو چہرہا
اور گہر کے صحن کا گریہ و نالہ کرنا سُنا گیا اور فرماتے تہے کہ از بس نسبت نازک تہی اور باطن کی
صفائی تہوڑی سی کدورت کے ساتھ لوگون سے برداشت نہین کر سکتے تہے چنانچہ ایک بار
حالت غالب تہی اور لوگون مین ملنا جُلنا ناممکن تہا بکری کے بچہ کے گوشت کو کہانیکا اتفاق
ہوگیا صفائی کم ہوگئی اور طبیعت اپنے حال پر آگئی اور یہ آپکی حکایت اُسکے مشابہ ہے کہ حضرت
خواجہ محمد صادق جو امام ربانی علیہ الرحمۃ کے بڑے بیٹے تہے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھہ
مؤید الدین خواجہ محمد باقی باللہ کی خدمت بابرکت مین مشرف ہوے تہے از بس جذبہ الٰہی کی وجہ
سے مغلوب الحال ہوگئے یہانتک کہ قریب تہا کہ مجنون ہو جاوین خواجہ علیہ الرحمۃ نے تین دن
انکو بازار کا کہانا کہلایا یہانتک کہ طبیعت اپنی حالت پر آگئی اور فرماتے تہے کہ ایکدن الہام
ہوا کہ دینی مسائل کی استفسار مین اخوند حبیب اللہ قندہاری کیطرف رجوع کرنا لازم ہے پہر
اسوقت ایک شخص کو ہمنے بعض مشکلون کے استفسار دیکر بہیجا کہ ہندوستان کے عالم کو
پوچہکر اُنسے مسائل کو حل کراؤ نہ ملا کلکہ سے جو بہت مشہور تہا اور اخوند صاحب گمنام تہے ہر چند
اخوند صاحب مسائل کا جواب دینے سے گریز کی اور دوسرونکے حوالے کیا لیکن جب اس بہیجے
ہوئے نے واضح کیا کہ مین ان مسائل مین دوسرونکیطرف رجوع کرنیکا مامور نہین ہون تو جواب
لکہا اسی وقت مین ایک شخص نے تقویۃ الایمان کا فارسی مین ترجمہ کیا تہا اور عبد الصمد صاحب
نے ان بعض اعتراضون کا جواب چاہا جو ظاہر عبارت پر وارد ہوتے تہے تو اخوند صاحب نے شافی
جواب لکہا کہ کوئی شک و شبہ نہ رہا اور آپ مولوی اسمعیل صاحب اور سید احمد صاحب کو صاحب
کمالات جانتے تہے اور انکی تحسین فرماتے تہے اور فرماتے تہے کہ ایک رات مین نے خواب مین دیکہا کہ صحیح بخاری

نسخہ میرے سامنے رکہا ہے اور ایک چراغ جل رہا ہے اور گرد و غبار بخاری شریف پر اسقدر پڑی ہے
کہ کوئی حرف نظر نہیں آتا پس مین نے شروع کیا کہ دامن کو اسکے ساتہ تر کرتا تہا اور اسکے ساتہہ اس گرد کو
دور کرتا تہا اور ہر وقت مین عادت کے خلاف اپنے مونہہ کو گرد ناک دیکہ رہا تہا اور بڑے زور سے سانس
لیتا تہا اور سینے ورق ورق اور صفحہ صفحہ اور حرف حرف صاف کیا یہانتک کہ بخاری شریف
بالکل صاف اور مصفا ہوگئی صبح ہوتی ہی ایک شخص صحیح بخاری لایا اور اسکی شرح بہی مل گئی اور سارے
کتاب کا مطالعہ کر لیا اور سنت کی تابعداری کا داعیہ مستحکم ہوگیا اور حدیث پر عمل کرنا شروع ہوگیا
یعنے جب کسی مسئلہ منصوص مین صحیح حدیث غیر منسوخ غیر مخالف المعنے ملجاتی تو اسپر بلا دغدغہ عمل کیا جاتا
اور اگر کوئی جزئی فقہ کی جزئیات سے احادیث کی مخالف ہوتی تو اسکو چہوڑ دیتے اور جہانتک بسر
چلتا تاویل کے دونوکو مطابق کر لیتے اور غیر منصوص مسئلہ مین مجتہدین مسلم الاجتہاد مین سے
ایک مجتہد کے اجتہاد پر عمل کرتے جیسے امام ابو حنیفہ کوفی اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن
حنبل اور یہی مضمون ہے مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ کی کلام کا اپنے مکتوبات مین اور مرزا
جانجانان کے فضائل مین مرقوم ہے کہ فرماتے تہے تعجب ہے کہ صحیح حدیث غیر منسوخ جو چند واسطہ
کے ساتہہ نبی معصوم تک پہونچ جاتی ہے اور خطار کی اسمین مجال نہین ہے اور اسکے راویون کا
حال بہی معلوم ہے ترک کیا جاوے اور فقہ کی روایت پر جسکے نقل کرنیوالے اکثر مفتی اور
قاضی ہین اور انکے ضبط اور عدالت کا بہی حال معلوم نہین ہے اور دس واسطہ کے ساتہہ
مجتہد کو پہونچتی ہے اور خطا اور ثواب مجتہد کا کام ہے عمل کیا جاوے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا انتہی اور یہی ہے خلاصہ سیوطی اور شرنبلالی اور ولی اللہ دہلوی
اور دوسرے محدثون کے کلام کا پہر آپنے تشہد مین سبابہ کا اٹہانا شروع کیا ساتہہ عقد
خنصر اور بنصر اور حلقہ وسطے اور ابہام کے اور شروع کیا ہاتہہ اٹہانا رکوع کو جاتے ہوئے
اور رکوع سے اوٹہتے ہوئے اور شروع کیا آمین کا کہنا بلند آواز سے اور فاتحۃ الکتاب کا
پڑہنا امام کے پیچہے اور نماز اول وقت پڑہنے لگے یعنے ظہر کی نماز جب سورج ڈہلجاتا پڑہ لیتے
اور ایکا ملک گرمسیر ہے اسلیے ابراد کی وہان حاجت نہین تہی اور عصر ایک مثل کے پیچہے
اور فجر کی نماز اندہیرے سے شروع فرماتے کبہی غلس مین تمام کر لیتے اور کبہی روشنی مین

اور وضو کرنے اور نماز مین دلکو حاضر کرنے مین توبہ کے لحاظ کے ساتھہ مسح گردن کے سوا مبالغہ فرماتے
تھے اور گردن کے مسح کو بدعت فرماتے تھے مگر یہ کہ سر کے مسح کی ہتیلیون پر حمل کیا جاے اور اپنی
نماز کے خشوع مین اسطرح کھڑے ہوتے کہ اگرچہ دلکا حاضر کرنا ایک باطنی امر ہے لیکن کہہ سکتے ہین
کہ انکی نماز کی ہیئت ہی ان آنکھون کے ساتھہ وہ خشوع نظر آرہا ہے اور حاضرین پر اس جمعیت کا
کا پرتو پڑتا تھا اور قرأت و جلسہ اور رکوع اور سجدہ مین دعائین پورے خشوع کے ساتھہ پڑہتے تھے
جسکے بیان سے قلم قاصر ہے ع گر مصور صورت آن دلستان خواہد کشید + حیرتے دارم کہ نازش
را چسان خواہد کشید + پہلے لوگون نے ان کا سونا مشہور کیا کہ خلاصہ کیدانی والا جو رفع سبابہ اور
رفع یدین اور جہر بآمین کو محرمات مین لکھتا ہے اور آپ ان کو سنت فرماتے ہین اور یہ شور
یہانتک پہنچا کہ آپ شہر سے نکالدیے گئے اور بلوے عام آپکے سر پر ہو گیا اور ملک سوات مین آکر
اقامت اختیار کی اخوند عبد الغفور صاحب جو زہد اور ریاضت مین اسوقت ممتاز تھے اور مجددیہ قادریہ
کے طریق اور صوم الدہر کے ساتھہ دم بہرنے والے پہلے تو نہایت عمدہ مروت کے ساتھہ پیش آئے
اور دلدہی اور دلداری کی آخر الامر جب آپکے حاسدون کا نوشتہ اخوند صاحب کو پہونچا تو بلا تحقیق
مروت کا دامن کھینچ لیا کچھ مدت تک ان میں مبتلا رہکر حضرت سید میر صاحب کوٹہہ والون کے پاس تشریف
لائے اور تبرکًا انکی بیعت سے شرف حاصل کیا اور وہان ہی اس نیاز مند کے ساتھہ آپنے عنایت
کی راہ سے بہائیچارہ ڈالا یہانتک کہ حضرت سید میر صاحب نے پوری توجہ کے بعد فرمایا کہ صاحبزادہ
کابلی اور مولوی صاحب کے درمیان کوئی علاقہ ہے جو مجہہ سے پوشیدہ رکہتے ہین مولوی عبد اللہ صاحب نے ظاہر
کردیا کہ ہم اپنے درمیان عقد اخوت رکہتے ہین حضرت صاحب نے فرمایا الحمد للہ اسی طرح عقد اخوت تہا
کہ ایک دل سے دوسرے کے دل مین نور پہونچے اور حضرت صاحب شروع سے ایام صحبت کے انقطاع تک
الگ ہی رنج اور آخر سے آپکی تسکین خاطر مین کوشش کرتے رہے ہرچند حضرت صاحب کی امداد
آپکو وطن پہنچانے اور علماء اور امیر کے درمیان تصفیہ کرادینے کے لیے آپکے دل مین مرکوز تھی
لیکن چونکہ حضرت صاحب کی جبلت ہی آہستگی اور سستی پر واقع ہوئی تھی اس سبب سے اس کام مین
تاخیر ہوگئی ع ازین سبب در کارشان تاخیر شد + مہلتے بایست تا خون شیر شد + حضرت صاحب
کی ظاہر کوشش کے بارے مین ظاہر نہ ہوئی یہانتک کہ گرمی کے موسم مین آپنے حضرت

صاحب سے ہندوستان مین جانے کی اجازت طلب کی اور شگل نہار مین رہنے کی تجویز کی فقیر نے بہی
عرض کی کہ پہاڑون اور افغانستان مین یہ اندیشہ ہے کہ جمعیت نہ ہوگی ہزارہ کے گرد نواح جو اگرچہ ایران
کا ملک ہے وہان کسی کی کسی کے ساتھہ چھیڑ چھاڑ نہین ہے وہان آپکا رہنا خوب نظر آتا ہے
فقیر کی التماس کو آپنے قبول فرمایا اور حضرت نے آپکو رخصت دی تاکہ حسیانتگل کے پاس ایک
سال سکندر پور کے باغ مین چہوٹی مسجد مین رہے اور انکو تلقین کرتے رہے اور وہان کا امیر
کا خط آپکو پہنچا کہ تم جانو اور علماء ہم تمہارے ساتھہ کچھ چھیڑ چھاڑ نہین کرینگے پہلے اپنے قرض
کو تیار ہوکر نوشہرہ مین آئے صبح کے وقت اپنے دوستون سے فرمانے لگے کہ یہان سے
شاہجہان آباد یعنے دہلی مین جانے کا پختہ ارادہ ہے کوئی شخص ہمکو نہ روکے اور آپ یکہ مین سوار
ہوکر ہفتہ مین لاہور پہونچے اور لوگون کو فائدہ پہونچایا آپکی صحبت دلون کو کھینچ لیتی تھی اور
انکسار اور عاجزی کے دروازے دلمین کھولتی تہی پھر اسجگہہ سے امرتسر مین حافظ محمود کے
پاس مسجد باغوالی مین مشرف ہوئے اور غافلون کے دلون کی زنگ کو توجہات کے ساتھہ
اتارا پھر امرتسر سے یکہ مین سوار ہوکر آٹھہ روز مین دہلی پہونچے اور مولوی صاحب سید نذیر حسین
(کہ محدث ہین اور مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد ہین) کے مدرسہ مین آئے اور مینے آپکے ساتھہ
بخاری کا سننا شروع کیا اور مولوی نذیر حسین صاحب چونکہ بے تکلف آدمی تھے اور اپنے کام
خود بخود کر لیتے تھے اور کسی وضع کے پابند نہ تھے اسلیے آپ انکو پسند فرماتے یہانتک کہ
سنہ ۱۲۷۳ مین رمضان کی سولہوین تاریخ دہلی مین غدر مچ گیا اور رفتہ رفتہ تمام ہندوستان مین پھیل گیا
فقیر عید فطر کی نماز پڑہکر رخصت ہوا اور لاہوری دروازہ کے باہر شاہدرہ تک فقیر کے رخصت
کرنے کے لیے آپ تشریف لائے اور فرمایا اُوصِيكُم بِتَقوَى الله اور افسوس کرنے لگے کہ
اگر تہوڑی سی اور اقامت ہوتی تو بہت فائدے اسپر مرتب ہوتے لیکن آپ تو جب دہلی ویران
ہوگئی اور لوگ آوارہ ہوگئے راہداری لیکر امرتسر تشریف لائے اور حافظ محمود کی تربیت کے
لیے کمر باندہی جب حافظ صاحب کو اذکار مین بخوبی جمعیت حاصل ہوگئی اور نماز مین حضور
ہونے لگا اور قرآن مین انکی استعداد کے موافق لذت حاصل ہونے لگی تو اسجگہہ سے ایکسال
کے بعد رخصت ہوکر اپنے وطن کو چلے گئے فصل خشوع حاصل ہونیکی ترتیب کے بیان مین

ساتھ طلب کیا اور بلا مشقت اور کسی رہبان کی سنت اور وکالت کے سوا طلب فرمایا کہ خود بخود ہماری
جناب میں، اگر عرض کرے ◌ بر در آمد بندہ بگریختہ + آبروئے خود ز عصیان ریختہ + اور نیت میں اختصار
کرے یعنی مثلاً یہ خیال کرے کہ اصلی فرض ہذا الظہر مثلاً یا اقتدیت بہذا الامام اور دل کی نیت کو
اتفاقاً فرض فرماتے تھے اور زبانی نیت کو بدعت اور امام ربانی علیہ الرحمۃ کی رائے بھی یہی ہے
اور منیہ کی شرح کبیری میں لکھا ہے کہ زبانی نیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں
ہوئی نہ صحیح طریق سے اور نہ ضعیف طریق سے اور نہ صحابہ سے ثابت ہوئی اور نہ ائمہ اربعہ سے
اسی طرح ہے مفتاح الصلوۃ میں اور تکبیر سے آدمی نماز میں داخل ہو جاتا ہے جیسے سلام سے خارج
ہو جاتا ہے چاہیے کہ اپنی ہمت کو جمع کرکے اسکو اور باقی ماسوی اللہ کو اللہ تعالی کی کبریائی
کے تحت میں فانی جانکر اللہ اکبر کہے اور کانوں تک ہاتھ اوٹھاوے اور فرماتے تھے کہ ہاتھ باندہنے
کے وقت ایسا سمجھے کہ میں اللہ تعالی کے حضور میں سرگوشی کہنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں اور میرا سارا
بدن عاجزی کے ساتھ اللہ تعالی کیطرف متوجہ ہے پھر معنوں کا خیال کرکے ثنا پڑھے اور خطابوں
سے لذت اوٹھاوے اسطرح کہ میں اپنے مالک سے باتیں کرتا ہوں جب سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کہے
تو یہ سمجھے کہ اسکی ذات جمیع شیون سے منزہ اور مقدس ہے اور وبحمدک کہنے کے وقت یہ سمجھے کہ میں اللہ
تعالی کی صفات ثبوتیہ پر تعریف کرتا ہوں اور جب وتبارک اسمک کہے تو یہ سمجھے کہ میں اسکے نام
کو مبارک جانتا ہوں اور وتعالی جدک کہنے کے وقت اسکی ذات کو بلند سمجھے اور ولا الہ غیرک سے
یہ سمجھے کہ میں اسکی عبادت میں مخلص ہوں اور اسکے سوا کوئی اس لائق نہیں ہے جسکی عبادت
کیجاوے پھر اعوذ پڑھکر حاسد رجیم سے پناہ پکڑے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھکر برکت حاصل کرے
اور الحمد کہکر شکر کے دریا میں داخل ہو جاوے اور رب العالمین کہنے کے وقت یہ سمجھے کہ مجکو اور میرے
آبا و اجداد و جمیع مخلوقات کو اسکی تربیت شامل ہے اور اسکی ربوبیت کی شان کیطرف متوجہ ہو جاوے
اور الرحمن الرحیم کہکر اسکی عام رحمت سے اسکی رحمت خاصہ کا امیدوار بنے اور مالک یوم الدین کہنے
کے وقت اپنے اعمال پر جزا نہ ملنے سے ڈرے اور ایاک نعبد وایاک نستعین کہکر اپنا اخلاص ظاہر کرے
اور مخلوق اور دنیا اور شیطان اور نفس سے جو سیدہی راہ سے کھینچ لیتے ہیں اہدنا الصراط المستقیم
کہکر فریاد کرے اور منعم علیہم سے پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکبختوں کو مراد رکھے اور مغضوب

آپ فرماتے تھے نماز میں خشوع حاصل ہونیکا سبب کے ساتھ آیۂ کریمہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ
ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ میں حکم کیا گیا ہے پہلے یہ ضرور ہے کہ وضو میں دلکو حاضر
کرے ورنہ ممکن نہیں ہے کہ نمازی کا دل نماز میں حاضر ہو اور وضو میں عاجزی کرنیکا مدار یہ ہے
کہ ہاتھ دھونے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اسکے بعد حدث کے دور کرنے اور نماز
کے جائز ہونے کی نیت اور ترتیب اور موالات کی رعایت دل میں لاوے کیونکہ یہ آغاز ہے
ظاہر جسم کے دھونیکا حدث اور خبث سے جو لوگوں کا نظارہ گاہ ہے اور ایک نجاست
کی دوسری قسم ہے جو انہی جوڑوں کے ساتھ متعلق ہے اور خالص توبہ کے سوا ان گناہوں
کی نجاست کا دور کرنا ممکن نہیں ہے پس جوڑوں کے ملنے اور دھونے میں دل سے توبہ اور رجوع
کرے ہر جوڑ کے گناہوں کو جدا جدا مثلاً ہاتھ دھونیکی ابتدا میں یہ لحاظ کرے کہ یا الٰہی میں تیرے
غیر سے ہاتھ دھو لیا اور مسواک کرنیکے وقت دانتوں کے گناہوں سے توبہ کرے اور کلی
کے وقت ہونٹوں اور زبان کے گناہوں سے اور ناک میں پانی ڈالنے کے وقت ناک کے گناہوں
سے توبہ کرے اور موںہہ دھونیکے وقت غیر کیطرف توجہ کرنے اور آنکھوں کے گناہ سے توبہ
کرے اور ہاتھوں کے دھونیکے وقت قتل کرنے اور چوری اور رشوت ستانی اور خیانت اور
نامحرم کو ہاتھ لگانے اور محرمات کو پکڑنے اور مومن کو ایذا دینے سے توبہ کرے مومن کو ایذا
دینا خواہ ہاتھ سے ہو یا ہاتھ کے سوا اور تمام سر کے مسح کے وقت واہی تباہی تفکرات سے
توبہ کرے خواہ فکر ذات میں ہو یا صفات وغیرہ میں وہ جو سوء معرفت کے ساتھ تعلق رکھتا
ہے اور کانوں کے مسح کے وقت نامشروع باتوں کے سننے سے توبہ کرے اور پاؤں دھونے
کے وقت ان گناہوں سے توبہ کرے جو چلنے کے ساتھ متعلق ہیں اور دین میں ثابت رہنا
مانگے اور اسی طرح ہر جوڑ کے دھونے میں گناہوں سے توبہ اور امور کی توفیق کی طلب کا
لحاظ رکھے اور یہ دعاء ماثورہ جسکا وضو کے آخر پڑھنا ثابت ہوا ہے اسی طریق کی طرف اشارہ
بتاتی ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ جب نماز کیلیے
جاوے تو خیال کرے کہ مناجات کیلیے اپنے مالک کے سامنے جاتا ہوں اور مجھ سے پہلے حضور سے
فرار تھا اور اب اسنے اذان کے ساتھ کہ سچی پکار اور اسکی طرف بلانے والی ہے اپنی مہربانی کے

علیہم سے وہ لوگ مراد رکھے جو ہدایت کی استعداد نہیں رکھتے اور ضالین سے وہ مراد رکھے جو باوجود استعداد کے گمراہ ہین اور آمین سے ساتھہ سوال تاکید کی تاکید چاہے یعنے فاتحۃ الکتاب مین جو صفتین شمار کرتا ہے انکے شمار کے وقت ایسا خیال کرے کہ جیسے فقیر سخی کے دروازے پر اسکی سخاوت کی صفتین بیان کرتا ہے اور خیال رکھے کہ اس صفت سے مجھکو فائدہ پہنچا کرے اسطرح مین اسکی عنایات کا امیدوار ہون اور دل کا کاسہ ہاتھہ مین لیکر اللہ تعالی کی صفتون کا شمار کرتا ہون اسی طرح معنون کا خیال کرکے فاتحہ کے ساتھہ ایک سے رشتہ ملاوے اور اللہ اکبر کہے یعنے یون خیال کرے کہ میرا فکر ہونا کہ اسکی کبریائی کے لائق ہے اور پیٹھ ٹیڑھی کرکے کھڑا ہون اسکے حکمون کو قبول کرنیکے لیے اور سبحان ربی العظیم کہنے مین اللہ کی عظمت کا لحاظ کرے اور اس کلمہ کو بار بار پڑھے تا کہ جمعیت ہو جاوے یعنی اس ہیئت مین جو پاؤن کیطرح ہے اسکی عظمت سے ذوق اٹھاوے اور سبحان ربی العظیم کہکر لذت اٹھاوے اور قومہ سماعت کی دلیل ہے کہ یہ اقرار جو ہیئت نیاز اور عظمت کے ساتھہ کیا تھا استغاثہ کہتا ہون اور چونکہ اسکی عظمت پر حمد کرنیکے ادائے حق سے اپنے آپ کو قاصر سمجھتا ہے سمع اللہ لمن حمدہ کہکر امیدوار ہو جاوے یعنی سنتا ہے اللہ تعالی اس شخص کی دعا جو اسکی تعریف کرتا ہے اگرچہ اسکی عظمت کے لائق تعریف کرنا محال ہے پھر کہے ربنا لک الحمد اور اللہ اکبر کہکر سجدہ مین جاوے اور یہ خیال کرے کہ جیسے غلام اپنے مالک کی قدمبوسی کے لیے گر جاتا ہے اور اسکے قدم چوم لیتا ہے مین اپنے مالک بیچون و چگون کے آگے سجدہ مین جاتا ہون اور سجدہ کرنیکے ساتھہ جو نفس کو ایک قسم کا فخر آجاتا ہے کہ مینے عبادت کا حق ادا کر لیا اسکو دور کرنے کے لیے کہے سبحان ربی الاعلی یعنے میرا مالک اس سے برتر ہے کہ اسکی عبادت کا حق ایک سجدہ کے ساتھہ ادا ہو جاوے اور اسی خیال کے دفع کرنیکے لیے اول و آخر مین تکبیر کہے اور اسکی کبریائی اور بلندی کو یاد کرے پھر جلسہ مین بیٹھے اس خیال سے کہ حضور کی ہیبت سے ہوش باختہ ہو گئے ارشاد ہوا کہ اطمینان کے ساتھہ بیٹھکر عرض کرو یہ عاجز دوسری بار بارگاہ الہی کی عالی شانی دیکھکر سجدہ مین مشغول ہووے اور قعدہ مین یہ خیال کرے کہ بیٹھنے کی اجازت پائی ہے اور معنون کا خیال کرکے التحیات پڑھے اور چونکہ اس کچہری مین حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل حاضر ہوا ہے اسلیے آپ پر درود پڑھنا ضروری ہے اور خصوصاً

کے وقت اپنے اور اور صاحب حقوق کے لیے دعا کرے کہ بخشش مانگو اور سلام کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اسلیے کہ مناجات کیلیے نائب تہا اب جو حاضرین کی ملاقات کا وقت آیا تو انکو اور فرشتون کو سلام کہے پھر اکو کہ سنت پڑھے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام یعنے الہی تو سب نقصانون سے پاک اور سب عیبون سے بری ہے اور تو ہی سب برائیون اور سب بلاؤن سے بچا سکتا ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عزت والے پھر یہ دعا پڑھے جسکے پڑھنے کا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ کو ارشاد فرمایا اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک یعنے الہی میری مدد کر کہ مین تیرا ذکر کرون اور تیرا شکر کرون اور تیری عبادت اچھی طرح کرون پھر آیت الکرسی اور سورۂ اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے اور تین بار استغفار پڑھے اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر یا تینتیس بار اللہ اکبر اور ایک بار کلمہ توحید یعنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر یعنے نہین ہے کوئی عبادت کے لائق اللہ تعالے کے سوا جو اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک نہین ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کلمۂ توحید کو صبح شام کے بعد دس دس بار پڑھے اور یہ اوراد صحیح حدیثون کے ساتھہ حصن حصین اور اذکار نووی وغیرہ مین ثابت ہین اور اسقدر مختصر لکھا گیا جو مبتدی کے مناسب حال تھا اور حضور کے لیے بعض شغل جو منتہی کے موافق ہین مبتدی کی طبیعت اس سے پریشان ہو جاتی ہے من لم یذق لم یدر یعنے جو شخص مزہ نہین چکھتا وہ نہین جانتا اور فرماتے تھے کہ دین کی چار اصل ہین ایک طہارت دوسری فروتنی تیسری عدالت چوتھی جوانمردی عدالت کے لیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی کتاب حقیقۃ الاسلام کو پسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ انسان جن کا خمیر پیدا کیا گیا ہے وہ بھی چار قسم سے باہر نہین ہین ایک منعم کی محبت دوسری سخی کی محبت تیسری بے پرواہ کی محبت چوتھی صاحب کمال کی محبت اور چونکہ بہ سبب غالب ہونے افعال طبعیہ کے نفس امارہ پر فطرت صحیحہ ظلمانی ہو گئی ہے اسلیے قرآن مجید اس فطرت کے بیان کرنیکے لیے نازل فرمایا جسمین اللہ تعالی ان چہار گانہ محبتون کو ایک ذات پاک کیطرف جو ان صفتون کا

مجمع ہے مختلف طریقوں سے ساتھ کھینچتا ہے کبھی اپنے انعام یاد دلا کر اور کبھی اپنا صمد ہونا بیان
کر کر اور کبھی اپنا کمال ظاہر کر کر اور تین پردے ہیں جو اس راستے سے روکتے ہیں طبیعت کا پردہ اور
رسم کا پردہ اور جہالت کا پردہ اور فرماتے تھے کہ تذکیر الاخوان کہ تتمہ تقویۃ الایمان کا دوسرا
باب ہے رسوم نامشروعہ کی جڑ کاٹنے کے لیے کافی ہے اور حصن حصین کی دعاؤں کا استعمال
جاری اور فرماتے تھے رسم وہ کام ہے جو شرعی دلیل کے سوا رواج پا جاوے اور طبیعت کے پردہ
کے لیے امام حجۃ الاسلام کی کتابیں جیسے احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت پسند کرتے تھے اور
سوء معرفت کے پردے کا علاج توحید کی کتابیں ہیں اور فرماتے تھے کہ دین میں تحریف واقع ہونے
کے چار سبب ہیں ایک سستی ہے دوسرے روایت نہ کرنا اپنے دین والے سے اور سلف کی تابعداری
نہ کرنا تیسرے منکرات کا پھیلنا چوتھے علم والوں کا حق کہنے سے چپ کر جانا اور وہاں سے
ہجرت نہ کرنا پانچواں تعمق چھٹا تشدد ساتواں بلا دلیل شرعی کسی کام کو اچھا سمجھنا آٹھواں رسموں
کی تابعداری کرنا نواں ایک دین کا دوسرے دین میں ملجانا اور فرماتے تھے جو کام کہ شریعت میں
ضروری ہے اور شریعت کے بہت حکموں کا اسپر مدار ہے اور وہ سبب ہے بدعتوں مفتریہ کے اٹھا دینے
کا یہ کہ جن کاموں سے شرع نے روکا ہے انکے وسیلوں کو بند کیا جاوے اور جن کاموں کا شرع نے حکم دیا
ہے انکے وسیلوں کو رواج دیا جاوے اور فرماتے تھے کہ دین اسلام میں مراتب کی نگہبانی ہے ہر
وقت میں کیا تعلیم میں اور کیا تعلم وغیرہ میں اور فرماتے تھے عبادت پر اس حیثیت سے کہ وہ
عبادت ہے اجرت لینا جائز نہیں ہے اور فرماتے تھے مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے جو عربی سے واقف ہونیکے لغت پر اور شرح
غریب اور اسباب نزول پر بقدر ضرورت کے اور بدون واقف ہوئے ناسخ اور منسوخ کے اور آثار
صحابہ اور تابعین کے تفسیر کرے اور فرماتے تھے فرقہ ناجیہ اور فرقہ ضالہ میں مابہ الامتیاز یہ امر ہے
کہ فرقہ ناجیہ ظاہر نصوص پر اور اس دلالت اور اشارت پر کہ ظاہر نص کے حکم میں ہے عمل کرتے ہیں
اور جمہور صحابہ کے طریق کو اپنا معمول بہ مقرر کرتے ہیں بخلاف باقی گمراہ فرقوں کے اور فرماتے
تھے جس قول اور فعل کا باوجود سبب کے موجود ہونے اور مانع کے نہ ہونیکے قرون ثلاثہ میں رواج
نہیں ہوا نہ اس قول کا اور نہ اس فعل کا اور نہ اسکے نظیر کا تو وہ بدعت ہے اور یہ قاعدہ ایسا محکم

الاساس ہے جو مقدم ہے قیاس کے سب قسموں پر اور سابق ہے سب عموم اور اطلاقات پر اور اکھیڑنے
والا ہے ساری بدعتوں کا اور فرماتے تھے وہ کام جسکی طرف شرع کے کاموں میں سے کوئی کام
محتاج ہو اگرچہ وہ قرون ثلثہ کے بعد ظاہر ہو وہ بدعت نہیں ہے بلکہ ایسے شرعی کام کے حکم میں
ہے اور فرماتے تھے آخری وصیت جو حبیب اللہ قندہاری علیہ الرحمۃ نے مجھکو کی یہ تھی اِذَا رَأَيْتَ
شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَ
دَعْ أَمْرَ الْعَامَّةِ یعنے جب تو دیکھے کہ بخل کے لوگ تابعدار ہیں اور خواہشوں کے پیرو اور ہر ایک
شخص اپنے عقل پر فریفتہ ہے تو تو اپنی جان کو بچا اور لوگوں کے کام کو چھوڑ اور فرماتے تھے کہ فجر
کی نماز کے بعد پیغمبر رب العالمین کو خواب میں دیکھا کہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور اسکے بہت ورد کرنے
کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں اور اس سورۃ کی فضیلت میں جسقدر حدیثیں ہیں ان سب کو لکھکر میرے
سامنے رکھدیا اور یہ واقعہ ملک سواد کا ہے اور سکندر پور کے باغ میں جو ہزارہ کے علاقہ میں
ہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے فجر کی نماز کے بعد یہ القا ہوا کہ ایمان کی لذت حاصل نہیں ہوتی جب تک
ظالموں کیطرف مائل ہونے سے پرہیز کیا جاوے یعنے اس آیت کریمہ کا مضمون الہام ہوا وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور ظالم کی تعریف ان لفظوں سے معلوم کرائی وَالظَّالِمُونَ هُمُ
الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ یعنے ظالم وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے
ارشادوں کی مخالفت کرتے ہیں اور باز نہیں آتے اور جن لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے
انکو اس مضمون کے ساتھ آگاہ کیا وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ
وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ اور فرماتے تھے کہ الہام ہوا فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ
ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ یعنے جو کچھ الہام ہوتا ہے اسکے لفظ یاد رکھ اور اسکا بیان کرنا اور
تفسیر ہمارا ذمہ ہے اور فرماتے تھے الہام ہوا وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ الآیۃ یعنے ایسا
شخص کہ ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے اور یہ بھی الہام ہوا کہ ہمیشہ بدل خود مطالعہ کردہ
باشی مبادا کدورتے از ماسوے نشستہ باشد یعنے ہمیشہ اپنے دل میں جھانکتے رہو ایسا نہ ہو کہ
اللہ تعالیٰ کے سوا اور کدورت بیٹھ جاوے اور شہر دہلی میں یہ الہام ہوا وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ
إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا یعنی مت پھیلا اپنی آنکھیں طرف

اسکی کو فائدہ دلیسے ہمنے ساتھہ اسکے بہانت تمہاات لوگون کو زندگانی دنیا کی تازگی سے اور تا غر سکنہ ہم
مین یہ الہام ہوا قُل لِّاَزْوَاجِكَ وَاَوْلَادِكَ وَاَتْبَاعِكَ تَهَجَّدُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ یعنے کہہ
اپنی بی بیون اور اولاد اور تابعدارون کو کہ اٹھو سحر ہو جاؤ اللہ کے لیے تابعدار ہو کر اور اسکے
آخر مین یہ الہام ہوا اَنَا جَلِيسُكَ وَاَنِيسُكَ فَلَا تَحْزَنْ یعنے مین تیرا مددگار ہون تو غم نہ
کہا اور یہ بھی الہام ہوا وَلَا تَنْسَ مَا اَوْدَعْتُ فِي قَلْبِكَ فَاِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ
وَّاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ یعنے جو تدبر اور تفکر قرآن کا تیرے دل مین ہمنے ڈالدیا ہے اسکو
مت بھول کیونکہ مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے اور فرماتے تھے
دہلی مین یہ الہام ہوا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهُ
فُرُطًا اور فرمانبرداری مکر اس شخص کی جو غافل کیا ہمنے اسکے دل کو اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا
اپنی خواہش کے اور ہے کام اسکا حد سے بڑھا ہوا یعنے غافلون کی غفلت مین پیروی نہ کر
اور یہ بھی القا ہوا کُنْ فِي النَّاسِ كَاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ یعنے ہو تو لوگون مین جیسے دوسرے لوگ
ہین اور القا ہوا اگر وقتے غفلت شد تدارک آن وقت دیگر لازم ست یعنی اگر ایک وقت غفلت
ہو جاوے تو دوسرے وقت مین اسکا تدارک لازم ہے اور فرماتے تھے حدیث مین آیا ہے
اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَاْيٍ بِرَاْيِهِ فَعَلَيْكَ بِاَمْرِ
نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ یعنے جب تو دیکھے بخل کی تابعداری کی ہوئی اور خواہش کی پیروی
کی ہوئی اور پسند کرنا ہر مرد کا اپنی رائے کو تو تو اپنی جان کو بچا اور لوگون کو چھوڑ اور اس حدیث
مین اور آیت کریمہ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور حکم کر ساتھہ بھلائی کے اور
منع کر بری بات سے مین تطبیق اسطرح ممکن ہے کہ جب یقین ہو جاوے کہ مخلوقات راہ پر نہین آتی اور
مجھکو ہی راہ سے بہنچتی ہین اور ایذا دیتے ہجوم کرتے ہین تو اسوقت تنہائی اور گوشہ نشینی
بہتر ہے اور اگر جانتا ہے کہ میرا فائدہ انکو پہنچتا ہے مجھکو انکا ضرر نہین پہونچتا تو اسوقت امر
معروف اور لوگون مین ملاجلا رہنا بہتر ہے اور فرماتے تھے وہ شغل وہ مقام اور مرتبہ کہ اللہ تعالی
کی یاد سے غافل کرے وہ استدراج ہے اور گمراہی اور فرماتے تھے تین بار الہام ہوا وَلِلّٰهِ عَلَى
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا اور واسطے اللہ کے ہے اوپر لوگون کے

حج کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکہے طرف اسکی راہ کی اور فرماتے تھے الہام ہوا وَلَسَوْفَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى یعنے اور البتہ جلدی دیگا تجھکو رب تیرا پہر تو خوش ہو جاوے گا
اور فرماتے تھے الہام ہوا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ یعنے کیا نہین کہولا ہمنے سینہ
تیرا اور دہلی مین جو غدر مچ گیا تھا اور ہر ایک نے وہان سے نکلنا چاہا تو فرمانے لگے کہ ہم تو
نہین جاتے جو ہونا ہو ہو جاوے گا شاید کہ یہ اللہ تعالی کا امتحان ہو اور امتحان کے وقت یا تو
آدمی عزیز ہو جاتا ہے یا ذلیل ان دنون مین آپ بیمار تھے اپنی جگہہ پر بیٹھے فرماتے تھے کہ یہ
فتنون کے دن مین ہر ایک شخص کو توبہ کرنا اور خدا کی طرف رجوع کرنا لازم ہے اور ہر روز تجدید توبہ
کا ارشاد فرماتے اور ان دنون مین نجم الدین کبرے کی آپ نے حکایت بیان فرمائی
کہ فتنون کے دنون مین انہون نے اپنے مریدون کو رخصت کر دیا کہ اپنے اپنے وطنون
مین سے چلے جاؤ مریدون نے عرض کیا کہ ہم آپکی سواری کے لیے گدہا لادین فرمایا ہم
تو نہین جاتے پس وہان ہی شہادت کے ساتھہ مشرف ہوئے اور عید فطر کے بعد فقیر جو
گھر کیطرف رخصت ہوا تو لاہوری دروازہ کے باہر آکر شاہدرہ تک تشریف لائے شہر سے
نکلتے وقت ایک سقا پانی کی مشک بھر کر شہر کے اندر داخل ہوتا ہوا ہمکو ملا تھا مینے عرض کی
کہ اس قسم کا تفاؤل بھی مسنون ہے یا صرف بات سنکر فرمایا غالبا یہ بھی جائز ہوگا اور رخصت کے
وقت مین نے وصیت طلب کی فرمایا اُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ یعنے وصیت کرتا ہون
تجھکو اللہ تعالے سے ڈرنے کی ایک معتبر آدمی سے منقول ہے کہ عین ہنگامہ غدر مین
جو لوگ اپنا تفرقہ اور اسباب کے نقصان اور عیال کے خراب ہونے کی حکایت کرتے اور
ہر آدمی اندیشہ کرتا اور کوئی تدبیر کرتا فرماتے مجھکو تو ایک فکر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اپنے مالک
کی یاد کے بغیر جان جان آفرین کے حوالہ کردون اور غفلت مین مرجاوے سبحان اللہ
اللہ تعالے کے محبوبون کا معاملہ ہی اور ہے ؎

علے الصباح کہ مردم بکار و بار روند — بلاکشان محبت بکوئے یار روند

ایک شخص کو مینے لاہور مین ترغیب دیکر بھیجا اس شخص کو آپنے اپنی صحبت کی ساتھہ
مشرف کرنیکا اشارہ کیا وہ حیلے بہانے بنانے لگا آپنے فرمایا کہ عبد اللہ مرغی ست

ہرگاہ خواہد پرید ہر کس دست خواہد مالید یعنے عمر اللہ ایک پرند کیطرح ہے جب اڑ جاویگا تو ہر ایک
شخص افسوس سے ہاتہ ملتا رہجاویگا سبحان اللہ اُنکی اس بات کو تہ تک پہنچنا ہر ایک شخص کو دشوار ہے
بلکہ بعض نافہمون کو یہ بات آپکی ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت مین یہ ایسی بات ہے جو سونیکے
پانی کے ساتہہ لکہنی چاہیے ۔ شعر ۔ ہر دو عالم قیمتے خود گفتۂ + نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز +
سکندر پور کے باغ مین آپنے ایکدن فرمایا کہ اللہ تعالے نے محض اپنے عنایت کے ساتہہ ہر
عاجز کے لیے یہ القا فرمایا ہے اور مقصود اعلے کا راہ دکھایا ہے کہ ملت اسلام بلکہ سب پاک
دینون مین صبر جیسا اور کوئی کام نہین ہے آیت کریمہ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ الآیات مین
اپنی معیت کو صبر کرنیوالون کے ساتہہ مختص فرمایا اور صلوٰۃ اور رحمت اور ہدایت پانی کو صبر کے
ساتہہ باندہ دیا انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عصمت کا پرتوہ جو وہ پہلے پہلے گناہون کا معاف
ہوجانا ہے صبر کرنیوالون پر ڈالا پس اس سعادت کے حاصل ہونیکے لیے اس حدیث کو مدنظر رکہنا چاہیے
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ
یعنے رہ تو دنیا مین مسافر کیطرح یا جیسے راہ گذر اور شمار کر اپنے نفس کو قبر والون سے کیونکہ یہ
حدیث طول امل کی جڑ کاٹنے کے لیے کافی علاج ہے اور ایک دوسری حدیث کو اسکے ساتہہ
ملا لینا چاہیے جو یہ ہے مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ
ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا یعنے مجہکو دنیا سے کیا علاقہ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے سوار کہ
اُسنے آرام کیا ایک درخت کے نیچے پہر چلدیا اور اُس درخت کو چہوڑ دیا پس سینے کا اسباب مسافر
کو بنانا نہین چاہیے اور کوچ کرنیکے اسباب کی تیاری مین مشغول ہونا چاہیے اور ان دونون آیتون
کے مضمون کو زیر نظر رکہنا چاہیے إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ
بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَ
ظَنَّ أَهْلُهَا الآیۃ یعنے دنیا کے جینے کی وہی کہاوت ہے جیسے ہمنے پانی اتارا آسمان سے
پہر ملی جلی ساتہہ اُسکے روئیدگی زمین کی جو کہاوین آدمی اور جانور یہانتک کہ جب پکڑی
زمین نے چمک اور آراستہ ہوئی اور گمان کیا زمین والون نے آخر آیت تک اور اِعْلَمُوا
أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ

وَالْأَوْلَادِ یعنے جان رکہو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کہیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین
اور بہتایت ڈہونڈہنی مال کی اور اولاد کی جب ماسوے اللہ سے اعراض نظر آنے لگے تو اسکے شکر مین
مشغول ہوئے وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ یعنے اور شکر کرو اللہ تعالے کا اگر
ہو تم اُسی کی بندگی کرتے پس شکر اور صبر کے جمع کرنے مین تمام دین حاصل ہو جاتا ہے ۔
فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا یعنے
پہر سمجہہ دی اسکو برائی اسکی اور پرہیزگاری اُسکی کی مراد کو پہنچا جسنے اسکو سنوارا اور نامراد
ہوا جسنے اسکو خاک مین ڈالا فجور اور تقوے کے الہام کے بعد نفس کی خلاصی اسکے پاک
کرنے مین ہے صبر اور شکر کے ساتہہ جیسا کہ ناشکری کے بارے مین اللہ تعالی فرماتا ہے ۔
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا یعنے جہٹلایا ثمود نے صالح علیہ السلام کو بسبب سرکشی اپنی
کے اس سعادت عظمے کے حاصل ہونیکے بعد یہ خوف ہوتا ہے کہ سالک فخر مین نہ آجاوے
اسکا علاج یہ ہے کہ آیت لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (یعنے نہین کوئی معبود
اللہ کے سوا پہر بنا اسی کو کارساز) کے مضمون مین غور کرے اور ہر چند ماسوے اللہ سے
اعراض اور اللہ سے ذکر پر قدرت ہوجاوے پر یہ حالت اعتبار کے لائق
نہین ہے جب تک ظلم نہ چہوڑے کریمہ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
(یعنے اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو) اور کریمہ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا
خَسَارًا (یعنے اور نہین زیادہ کرتا ظالمون کو مگر ٹوٹا) مین یہ صاف مذکور ہے اور
ظلم سب مامور چیزون کے چہوڑنے اور منہیات کے استعمال کرنے کو شامل ہے اور
ظلم کے چہوڑنے کے بعد بہی اگر ایمان کی لذت مین کوئی قصور دیکہے تو اسکا سبب
اس آیت سے سمجہے وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ یعنے اور مت
جہکو طرف ظالمون کے پہر لگیگی تمکو آگ) جب تک ظالمون کیطرف مائل ہونے کو نہ
چہوڑے تاہنوز اس راہ مین قدم نہین رکہا یا اور ان سب بیماریون کا علاج اس آیت مین
فرمایا وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا یعنے اور کہول کہول کر پڑہہ قرآن کو صاف اور غرور
کے علاج مین یہ الہام ہوا فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ سورت

بولو اپنی سترہ آیتیں وہ خوب جانتے جو بیچ چاہا اور دو چیزون کے بارے مین بہت کوشش فرماتے
حضور نماز کے باب مین اور کلام اللہ مین تدبر کے باب مین اور فرماتے تہے کہ الحمد للہ میرا
بال بال قرآن مجید کی محبت سے بہرا ہوا ہے اور کبہی کبہی لوگون کی سستی مین نظر فرما کر فرماتے
سبحان اللہ لوگ اشعار غریبہ کو یاد کرتے ہین اور علوم فلاسفہ مین باریک بینیان کرتے ہین
اور اللہ کی کلام کو پیٹہ کے پیچہے ڈال رکہا ہے ؎

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز — بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بو العجبی ست

اور مین اور میرا دینی بہائی حیات گل جو کبہی کبہی حال کے مطابق فارسی شعر پڑہتے تو آپ
فرماتے کہ اسکے بعد جو حال کے مطابق بات کرو قرآن مجید سے کرو اور تعجب کے وقت
بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے مین بہت کوشش فرماتے اور فرماتے تہے کہ یہ سنت صحابہ
مین جاری تہی اور مدت سے مر گئی ہے پہلے پہلے جب ملاقات ہوئی تو کبہی کبہی اکیلے جنگل مین
عاشقانہ بیت سنکر لذت اٹہاتے تہے دوسری بار جو پہر ملاقات کا اتفاق ہوا تو سننے کے لیے
قرآن مجید معین تہا اور بیت سننی موقوف فرما دیے تہے اور فرماتے تہے مینے عہد کر لیا ہے کہ اپنے
مالک کی کلام کے سوا کسی کی کلام کے ساتہہ اپنے دل کو آرام نہ دونگا دہلی مین مولوی فخر الدین
علیہ الرحمۃ کے خاندان کے قوالون مین سے ایک شخص نے انکی اجازت کے سوا خوش آواز کے ساتہہ
ایک غزل پڑہی بے ذوق ہو کر چپ ہو رہے اسکے جانے کے بعد فرمایا اسکی غزل نے کچہہ لذت
نہ دی اللہ ایسی غزلون کا سننا قرآن مجید کی لذت کو کہینچ لیتا ہے اور راستے مین امام ربانی
کی قبر پر جو راستے سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے ہم گئے مولوی صدر الدین سرہندی کی
صاحب ایسی مزارون پر جانے سے منع کرنے مین بہت مبالغہ فرماتے تہے کیونکہ وہان بدعات
کا ہجوم ہوتا ہے جیسے گنبد اور چراغ وغیرہ اور ایسی مزار پر جانا جائز نہین جہان یہ بدعتین
موجود ہون جیسے اس ولیمہ کی دعوت مین جانا جائز نہین ہے جہان ڈہول ڈہمکا ہو جواب
مین آپنے فرمایا یہہ قیاس قیاس مع الفارق ہے کہ ولیمہ مین تو وہی لوگ منہیات کے مرتکب
ہوتے ہین جو صاحب ولیمہ ہین اسلیے وہ زجر اور توبیخ کے لائق ہین اور اسجگہہ ان حضرتون نے
تو لوگون کو بدعتون کا حکم نہین دیا ہمسایے کو اس عذر کے ساتہہ زیارت سے ہٹانا اور انکو

دعا کے فائدے سے محروم کرنا مناسب نہین ہے پہر وہان گئے تو اسقدر کہڑے ہو کر دعا کی
کہ مجہکو کہڑے ہونیکی طاقت نرہی وہ ایسی حالت تہی جسکو مین بیان نہین کر سکتا لیکن چونکہ
انکی حالت کا پرتو تہا اسلیے وہ برقرار نرہی اور سب حضرتون کی مزارین جیسے خواجہ محمد زبیر اور خواجہ
محمد معصوم وغیرہ ہمنے دیکہین اور کہڑے ہو کر دعائین کین مگر خواجہ محمد حجۃ اللہ کے روضہ پر جو بلندی
فاصلہ پر تہا نہ گئے اسلیے کہ آپ بیمار تہے دور سے دعا کی اور راستہ مین فرمایا فنا فی اللہ کی
علامت یہی ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کسی چیز کے ساتہ اکتفا نہ کرے اگرچہ وہ کسقدر لذیذ ہو
اور یہ مطلب نہین ہے کہ لذت والی چیزون کی لذت نہین آتی اور فرماتے تہے اخوند حبیب اللہ
فرماتے تہے کہ معیت کا مرتبہ مجہکو سب مراقبون سے پسند آتا ہے اور فرماتے تہے کہ اخوند صاحب کی
طبیعت مین اسقدر انکسار غالب تہا کہ لوگون کو تاثیر کرتا تہا اور دہلی مین فرماتے تہے کہ خوش
صاحب ربانی عالمون مین سے تہے مولانا ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز وغیرہ رحمہم اللہ تعالے
کیطرح اور فرماتے تہے مجہکو الہام ہوا کہ دین کے مشکل مسئلون کا ان سے استفسار کیا کر دیہانتک
کہ جو مشکل اور صعوبت کہ دین مین پیش آتی اسکا مین انسے سوال کرتا اور آپ جواب دیتے اور ان مسائل
کا ایک مجموعہ بن گیا تہا اور فرماتے تہے مجہے الہام ہوا ہے کہ قرآن مجید مین فکر کرنے کے لیے
فوز الکبیر فی اصول التفسیر کا مطالعہ کیا کرو اور کابل و غزنی کے گرد نواح کے ملا جو علم حدیث سے
بے بہرہ تہے اور ایک عمر انہون نے عقلی فنون اور فلسفی دقیقون مین برباد کی ہوئی تہی اور
بعضون نے فقط فقہ کی ہر طرح کی روایتین حاطب لیل کیطرح جمع کی ہوئی تہین اور دینی تحقیقون
بالکل نا واقف تہے انہون نے شورش کے ساتہہ سر اٹہایا اور جوش و خروش کے ساتہہ جنگ
و جدال کے لیے پیش آئے اور تکفیر اور تضلیل کے ساتہہ زبان کو کہولا اور ایک لشکر آپ کے سر پر
کہینچ لائے لیکن اس سبب سے کہ آپکے مخلص تابعدارون اور مریدون کی ایک جماعت سنت کے
زندہ کرنے پر متفق اور ملت پر حریص تہی اور مذاق بیان کے ساتہہ ذکر الہی کی حلاوت چکہ
چکی تہی اور بعض غلبہ حال کی وجہ سے مجذوب ہو گئی تہی اور بعض فنا کے مقام اور سلوک کے
مقامات کی انتہا کو پہنچ چکی تہی اور سنت سنیہ کی تابعداری اختیار کر چکی تہی یہ سب انکے مقابلہ
کو تیار ہو گئے جب وہ مقابلہ نہ کر سکے تو ناچار بہاگ گئے اور دغا اور فریب بنیاد دستاویز

بہرا یا یعنے امیر کو کہنے لگے کہ یہ شخص امیر بننے کا داعیہ رکہتا ہے اور ملک گیری کا پختہ ارادہ لہذا قاضی عبدالکریم جان کے کہنے کے موافق جو وہ آپکے مریدون مین سے ایک مرید تہا اور عالم متبحر اور ذی فنون اور موحد کامل تہا امیر کابل کے پاس گئے مجمع مین ملاؤن نے رنگا رنگ کی باتین اور طرح طرح کے بہتان آپکے ذمہ لگائے جو سب کے سب واہیات ہین از انجملہ ایک شخص بولا کہ یہ شخص رفع سبابہ کرتا ہے امیر بولا ہم بہی رفع سبابہ کرتے ہین بشرط معاش الا تو بہی برا کرتا ہے ایکا ہمشیرہ زادہ قسم کہا کر کہنے لگا کہ مینے انسے سنا ہے کہ کہتے تہے وہ ارادت کہ مین مولانا اسمعیل شہید کے حق مین رکہتا ہون بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتہہ نہین رکہتا امیر بولا چہوڑ دے یہ کلمہ کفر نہین ہے غرض ہرچند امیر کو معلوم تہا کہ یہ شخص سچا ہے لیکن علماء کے شورش سے ڈر کر بولا کہ مصلحت یہی ہے کہ آپ یہان سے نکل جاؤ اور اٹہہ کہڑا ہوا اور فرماتے تہے کہ اسوقت مجہپر ایسی حالت طاری تہی کہ لوگ اللہ کی عظمت اور کبریائی کے سامنے مجہکو خس وخاشاک کیطرح نظر آتے تہے اور اس مجلس مین اللہ اکبر کہنے کے سوا اور کوئی لفظ میری زبان پر جاری نہ تہا اور فرماتے تہے جب مین اٹہنے کیلیے تیار ہوتا امیر کے ملازم کہتے ٹہیر جاؤ یہانتک کہ شورش کم ہو جاوے اور مخلوقات کا اسقدر ہجوم تہا کہ قیاس مین نہین آتا وہ لوگ جسکو ہمارے مریدون مین سے دیکہہ لیتے اسکو مارتے اور ایذا پہونچاتے جب فتنہ فرو ہو گیا ہمراہ ہو کر ہجوم سے نکال گئے اسجگہ سے ملک سوات مین اخوند صاحب کے پاس پہونچے جیسے مذکور ہو چکا اور فرماتے تہے کہ مصیبت کے دنون مین بہت مصیبتین جنکا آیت ولنبلونکم مین وعدہ دیا گیا ہے وارد ہوئی تہین چنانچہ سوات مین بہت دن گذر گئے کہ سب بیمار ہو گئے تہے اور دشمنون کا خوف ہر جگہہ اسقدر تہا کہ سوا قتل کے نہچھوڑینگے اور عیال کی تنگدستی اسقدر تہی کہ معاش کی کوئی وجہ مقرر نہ تہی اور کابل اور غزنی کے ملایان سخت سخت پیغام بہیجتے تہے کہ دیکہو رفتہ رفتہ موقوف ہونے کے بعد تمہارا انتظام کرتے ہین ایکدفعہ ہزارہ مین کچہہ خرچ اور کچہہ نسخے کسی حدیث کی کتاب کے جو بڑے شوق سے پیدا ہوئے تہے انہون نے بہیجے وہ خرچ اور کتابین خیبر مین پہنچکر لٹ گئین جب خبر پہنچی تو فقیر بہی وہان موجود تہا ہم بہت غمناک ہوئے لیکن آپکے دل پر ہمارے خیال مین ذرا بہی غم اور اندوہ نہ تہا بلکہ اگر کوئی حادثہ ذکر کیا جاتا تو آپکی طبیعت مین ملال آجاتا کہ اللہ جل جلالہ کی شکایت کرتے ہو اور

فرماتے تہے بندے کو اپنی خواہش سے کیا کام کہ یہ کر یا وہ کر یہ تو خدائی دعوے ہے کہ کہے ایسا ایسا چاہیے اور حافظ کے اس بیت کو پسند کرتے تہے ؎

قند آمیختہ با گل نہ علاج دل ماست — بوسۂ چند بر آمیز بدشنامی چند

اور فرماتے تہے کہ اگر لطائف کا شغل وسیلہ جانکر کرے تو جائز ہے اور اگر مقصود جانے تو بدعت ہے اور اسم ذات کی تلقین مین انکا طریق تمام مشائخ کے طریق سے جدا تہا اور جوش بہی علیحدہ خصوصا لطیفہ اخفی بہت جوش کرتا آتا جب قلب کے لطیفے کا سبق دیتے تو فرماتے کہ اپنے دل کو ایک ریت کا ڈہیر خیال کر کے اسم ذات کو ریت کے ہر دانہ سے نکالو اور لطیفہ قالبیہ یعنے سلطان الاذکار مین بہی آپ جدا طریق سکہلاتے کہ اپنے تمام جسم کو ایک ریت کا ڈہیر تصور کر کے اسم ذات کا ذکر کرا اور سورۂ فاتحہ کے پڑہنے مین بہت کوشش فرماتے معنون کے لحاظ اور آیتون کو بار بار پڑہنے کی شرط کے ساتہہ اور وصیت کرتے تہے کہ اپنے مابعد اردن مین سے ہر ایک شخص کو سکہلاؤ اور چشتیہ کے ذکرون مین اسی اللہ الصمد کے ذکر کو بلحاظ معنے بہت مفید جانتے تہے اور دورہ کا طریق جو بعض لوگون کو سکہلاتے تو فلک چہارم کی سیر یا فوق عرش کی سیر پر دلالت نہین کرتے تہے بلکہ اللہ تعالی کی صفتون یعنے سمیع بصیر قدیر علیم وغیرہ مین فکر کرنے کی تاکید فرماتے اور مریدون کے کشف سے ڈرتے تہے کیونکہ یہ بعض لوگون کے حق مین مجاری فیض سے روک ہو جاتا ہے اور اگر کوئی شخص ذکر کے وقت حرکت یا سینے جنبی یا اضطراب کرتا تو اسکو زجر کے ساتہہ منع فرماتے ایک دن فقیر نے سوال کیا کہ یہ شخص عشق والون کی طرح حرکت کرتا ہے اور آپ زجر کے ساتہہ منع فرماتے ہین فرمایا کہ شاید ہوائے نفسانی کا شائبہ اسکے ساتہہ نہ ملجاوے اور ظالمون اور انکے متعلقین کے کہانے سے پرہیز کرتے مگر اسوقت کہ صاف معلوم ہو جاتا کہ ادہار لیا گیا ہے لیکن آج سے شیخ شہاب الدین سہروردی سے حکایت کی کہ وہ مریدون کو اسماء الحسنی کے ورد کی تعلیم کرتے اور چالیس دن کے بعد اسی سنتے جس اسم کے ساتہہ انکی حالت مین تغیر آنے لگتا وہی اسم تعلیم فرماتے پہر فرمانے لگے کہ اس عاجز کی دانست مین انکی استعداد کے مطابق اسم ذات ہی پر کسر نفسی کرتے تہے کہ مین کیا ہون اور میری سمجہہ کیا ہے اور کبہی فرماتے یہ کیا سلطانی ہے یہ کیسا بہا

تھا اور بہت وقتون پنا انکسار ظاہر کرتے اور حبس کا طریق کسی مرید کو نہین سکھاتے تھے اگرچہ اسکے منع ہونے مین دم نہین مارتے تھے اور تاکید کرتے تھے کہ روایت مین خیانت نہ کرو ایک دن مین نے نقل کیا کہ جذب القلوب مین شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ مکہ معظمہ مین استفتا آیا کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اشرب الخمر مشائخ نے مختلف جواب دیے مگر فلان شیخ کہ اسکا نام مجکو بھول گیا بولا کہ اس خواب دیکھنے والے کی نے غلطی کی ہے لا تشرب الخمر کو اشرب الخمر سمجھ لیا ہے آور مینے کہا کہ وہ شیخ مجلس مین حاضر تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کتاب مین لکھا ہوا ہے کہ وہ شیخ مجلس مین حاضر تھا اور سخت منع کرتے تھے کہ روایت مین خیانت کرو اور دل مین واہی تباہی خیال کرنے سے بہت منع فرماتے تھے اور خود نیت کے سوا کوئی کام اور بات نہ کرتے اور کسی کے سامنے اسکی تعریف نہ کرتے اور ہر قسم کی تربیت سنت سنیہ کے مطابق کرتے اور آپ کے مریدون کا یہ خاصہ ہے کہ چھوٹی سی سنت چھوڑنے یا ناجنس کی صحبت اختیار کرنے یا شبہ دار کھانے کے ساتھ مکدر ہو جاتے ہین اور یہ لطافت کی علامت ہے نہ ضعف نسبت کی اور فرماتے تھے کہ جلدی طالب کو مضر ہے بلکہ کام شروع کرے ساتھ بہت التجا کے اور عبادت کیے جاوے

شاید اس رسالہ مین آپ نے کسی چیز کو سنت کے خلاف دیکھا ہوگا

آپ نے اس رسالہ کے آخر مین اپنے ہاتھ سے یہ لکھا دور آخر ہمہ اشتغال را ترک کردند بجز تلاوت
کلام اللہ و ادعیہ ماثورہ و از بدعت احتراز میکردند خواہ بدعت اصلی باشد یا وصفی اور اس رسالہ
کے آخر مین یہ شعر لکھا ہوا تھا ؎ بسکہ شنیدی صفت روم و
چین + خیز بیا ملک تماشا ببین + اس شعر سے چونکہ
قبرونکی تعظیم اور لوگونکو قبر پرستی کیطرف بلانا موہوم ہوتا
ہے اسلیے آپنے اس شعر کو مٹا دیا شرک
کے وسیلون کو بند کرنا اور شرک
کی جگہون سے
بچنا آپکی عادت تھی جزاہ اللہ خیرا الحمد للہ رب العلمین

مکتوبات امام الزمان شیخ عبد الله غزنوی علیه الرحمة والغفران

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ از عبد الله بعبد الله و عبد الرؤف
السلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح باد که مقصود اصلی و مطلوب کلی حصول دولت رضای است
سعادتمندی که روز و شب همه اندیشه آن باشد که بهره از دولت رضای او سبحانه بدست آرد و آنکه بدبخت
نفس لعین و چراگاه هوا و هوس بسر برد و همت بر احراز دولت عظمی نگمارد ؛ اوقات عمر عزیز را که وسیله قرب و
تحصیل رضوان حق جل و علاست از دست ندهند و کلام الله و احادیث رسول الله را ورد دائمی و وظیفه
گردانند و خاطر را در فهم معانی آن و متاثر شدن از آن مستغرق دارند خصوصاً معانی کلام الله خزینه اسرار
آن است بهره از آن بدست آوردن را دولت نقد و غنیمت وقت و سعادت روزگار خود شمارند و صلوة را که
شعار اسلام است بجهت اشتغال باشغال دنیویه از اول اوقات تاخیر نکنند و دل خود پیش از
شروع در نماز از اشتغال امور دنیوی که هر چه موجب تشویش و تفرقه باطن و توزیع فکرت و تشتت جمعیت بود
فارغ و مجموع گردانند تا در نماز حاضر بود که چه می‌کنند و چه می‌خوانند و مست غفلت نباشند و خطاب
عتاب لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی متوجه نشود الغرض کرد مراعات حضور
خشوع باطن حق سعی بجا آرند و تمام جهد و سعی خود را مبذول دارند چه اگر نماز از معنی حضور و نیاز خالی
باشد صورتی بی حقیقت و کالبدی بیجان خواهد بود قال الله تعالی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ
اَعْمَالًا اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ
صُنْعًا ثانیاً آنکه کتاب کشف الغمه عبد الرحمن خواهد فرستاد برای حقیر نقل نموده باصل العنور تمام مقابله
درین باب تعجیل نموده توقف بیجا نکنند و در باب نصرت و حادثت چه گویم و چه نویسم

گر از الزم فرائض اسلامی و اوکد واجبات دینی سے انگارم که ابلاغ آن لازم ست از آنجهت صاف صاف می‌نویسیم و هرگز هرگز ازان ننگ و عاری آرم زیاده تفصیل مقال از زبان صدق ترجمان عبد الرحمن استفسار نمائید آنچه نوشته‌ام قرین صدق و راستی دانند

بسم الله الرحمن الرحیم

از عائذ بالله عبد الله بکافهٔ اهل اسلام خصوصاً آنانکه با فقیر راه مودت و محبت پیموده‌اند اعلام عام آنکه فقیر را پیش از پیش امر بکد و جهد کوشیدن در اجرای کلام الهی کرده میشود لهذا همیشه همت گماشته و سرگرم بر ترغیب این امر مے نمایم و ہر کسے را بار بار باین معنی میخوانم اولاً بر حسب مضمون وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ اقارب خود را اذان و انذار مے دہم اما بعد پس الحال مے گوییم که بعضے از پسران فقیر اراده عزم سفر بجانب بست برای وسیله استیذان مراسله نوشتند بدین مضمون خواهیم که علوم که بدستیاری شان معانی غامضه قرآن و حدیث بدست آرم و تفهیم قواعد عزیزه تجدید تعیین از قدیم و حدیث تا بسالی بر هم در سحر این شبان بشارات غیبی و تنبیهات ربانی و اشارات سبحانی یافته بعضے زان بشگوفه گلستان خندید و برخی باستقامت و صبر و انتظار رحمت پروردگار باعث گردید چونکه اهل این زمان و ائمهٔ رفع محاکمه و در مشاجره لطوغیت باطله خود مے نمایند بر خلاف فائده ارسال رسل و انزال کتب که طاعت و متابعت ایشان ست و بس کما قال عز من قائل وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ هر فرقه را طاغوتے علیحده میباشد و هر طائفه را رئیس جداگانه پس تفرق کلی و تمزق دائمی بهم رسید و مقصود اصلی از ارسال و انزال بالکل منتفی گردید ازین سبب فقیر را الهام شد وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا و نیز الهام شد أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ و ایضاً وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي الآیة و همچنین الهام شد وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ و ایضاً فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي الآیة و همین طور الهام شد قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا الآیة وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ و نیز الهام شد وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ الآیة و ایضاً قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو الآیة و ایضاً اقْرَأْ كِتَابِي وَلَا تَقْرَأْ سِوَى كِتَابِي فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ

بسم الله الرحمن الرحیم

از عائذ بالله عبد الله بعد از سلام مسنون سید الانام بهدایت الله واضح و لائح باد که دنیا روزی چند است عاقبت کار با خداوند است پروردگار ما جل شانه در قرآن عظیم و فرقان حمید خود فرموده که دنیا لهو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر ست باید که انسان غافل حیات چند روزه را مشغول کار بار لهو و لعب نسازد و حیات را غنیمت کبری شمرده بمرضیات مولای خود پردازد و شب و روز را به عبادات مصروف سازد که حق تعالی جل سلطانه فرموده وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ بنده همان ست که بندگی کند و این عاجز هم بنده مولای خود هست و شما هم بنده مولای خود هستید و فکر و تدبر بکنید که در عالم چه قدر فتنه و فساد ست و صحبت گردان دبودن در عالم چه قدر زهر قاتل ست و حق تعالی از فتنه و فساد پرهیز فرموده که وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ و در حدیث شریف آمده است که در زمان فتن باید که مومن از شهرها برود بکوه و صحرا و اگر هیچ اسباب نداشته باشد بزیر یک درخت سکونت اختیار کند و گذران بکند و بعبادت پروردگار خود مشغول باشد تا که جان بدهد و بمیرد و از فتنه و فساد یکسو باشد و کا نمذ در اتمام تفسیر نوشته بودند رسید بسیار خوشی و خورمی حاصل گردید حق تعالی جل شانه سعی شما مقبول گرداند و دران نیز نوشته بودند که عبد الرحمن کجا وعده کرده بودند که ما سے آئیم و باز کجا سیر رویم و عبد الرحمن نیامدند و این جانب را از احوال معلوم نیست لهٰذا عبد الرحمن را فرستاده‌ایم باید که خود شما بعد تفسیر برخاسته بیایند و صحبت را غنیمت باید شمرد و حقیقت دنیا را فهمیده عبرت گیرند و در احوال گذشتگان نظر کنند ؎

گیرم که چون فغفور چین باشد ترا انگیز | آخر روی زیر زمین این تخت و تمنا تا بکی
تا چند داری شور و شر و حفظ اسباب و خر | ای بوالهوس کوی نگر این شور و غوغا تا بکی
تا چند داری نام و ننگ این نام فانی زیر سنگ | محبوس گردی گور تنگ حرف بابها تا بکی

بسم الله الرحمن الرحیم

از عائذ بالله عبد الله بعد از سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح و لائح باد که منتخب ثناء الله از

زاد المعاد که قبل ازین خواسته بودم باز تاکید کردم چه قدر انتظار است که کدام وقت بیاید
واذکار نووی نیز عرض کرده بودم بهر دو را بجز رسیدن خط عنایت کنید شاید که بمرضیات
رب عزیز بهره ور و مشرف شوم یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَیْنَ رِضَاکَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
یَا مَنْ هُوَ الْمَعْبُوْدُ الْمَشْکُوْرُ فِی الْحَقِیْقَةِ اِذْ لَا مُنْعِمَ سِوَاهُ وَکُلُّ نَفْعٍ
یَجْرِیْ عَلٰی یَدِ غَیْرِهٖ فَهُوَ الَّذِیْ اَجْرَاهُ

مجنون صفتم در بدر و خانه بخانه — شاید که به بینم رخ لیلیٰ به بهانه

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَیْنَ رِضَاکَ — یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَیْنَ رِضَاکَ
اِرْحَمْ عَلَی الْمُضْطَرِّ مَنْ یُّجِیْبُ سِوَاکَ — ثَبِّتْ عَلَی التَّوْحِیْدِ عِرْضِیْ رُوْحِیْ فِدَاکَ
اَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ اَنَا الذَّلِیْلُ الْمُلِیْمُ — اِرْحَمْ عَلَی الذَّلِیْلِ مَنْ لِلذَّلِیْلِ سِوَاکَ
اَنْتَ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ اَنَا الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ — اِرْحَمْ عَلَی الضَّعِیْفِ مَنْ لِی الرَّبُّ سِوَاکَ
اَنْتَ اِلٰهٌ لَنَا نَحْنُ عَبِیْدُ اِیَّاکَ — فَاصْرِفْ قُلُوْبَ الْعِبَادِ عَمَّا یَکُوْنُ سِوَاکَ
ثَبِّتْ عَلَی التَّوْحِیْدِ یَا مَنْ هَدَیْتَ لَنَا — لَوْلَا هِدَایَتُکَ مَا اهْتَدَیْنَا اِیَّاکَ
ذَا غُرْبَتِیْ وَکُرْبَتِیْ یَا بِالْعِبَادِ رَؤُوْفُ — اِرْحَمْ عَلَی الْغُرَبَاءِ مَنْ لِی الرَّبُّ سِوَاکَ
ذَا غُرْبَتِیْ لَا ذِلَّتِیْ یَا مَنْ عَزَزْتَ لَنَا — اَلْعِزَّةُ بِکَ اللّٰهُ وَالذِّلَّةُ لَهٗ بِسِوَاکَ
اِرْحَمْ عَلَی الْمُضْطَرِّ مَنْ یَّسْتَجِیْبُ سِوَاکَ — ثَبِّتْ عَلَی التَّوْحِیْدِ اَبِیْ وَجَدِّیْ فِدَاکَ

فَائِدَةٌ فِی الْحَثِّ عَلَی الْاِزْدِیَادِ مِنَ الْخَیْرِ فِیْ اَوَاخِرِ الْعُمُرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَّا یَتَذَکَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَاءَکُمُ النَّذِیْرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْمُحَقِّقُوْنَ مَعْنَاهُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ سِتِّیْنَ سَنَةً وَقِیْلَ مَعْنَاهُ ثَمَانِیْ عَشَرَ سَنَةً وَقِیْلَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْکَلْبِیُّ وَمَسْرُوْقٌ وَنُقِلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَیْضًا وَنَقَلُوْا اَنَّ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ کَانُوْا اِذَا بَلَغَ اَحَدُهُمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَی امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰی بَلَّغَهٗ سِتِّیْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ لَمْ یَتْرُکْ لَهٗ عُذْرًا اِذَا اَمْهَلَهٗ هٰذِهِ الْمُدَّةَ یُقَالُ اَعْذَرَ الرَّجُلُ اِذَا بَلَغَ الْغَایَةَ فِی الْعُذْرِ الغرض این آیت و این حدیث نصب العین سازید و در سجده بسیار گوئید اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ و کریمه وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَکِیْلًا نصب العین سازید و نیز الحث علی ازدیاد الخیر فی اواخر العمر همین آیت و حدیث کافی ست اگر نصب العین دارید لاکن بسبب خلوص نیت و اتباع سنت هیچ عمل مقبول نیست عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ لَا یُقْبَلُ قَوْلٌ اِلَّا بِعَمَلٍ وَلَا یُقْبَلُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ اِلَّا بِنِیَّةٍ وَلَا یُقْبَلُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَنِیَّةٌ اِلَّا بِمُوَافَقَةِ السُّنَّةِ لِاَنَّ الْقَوْلَ وَالْعَمَلَ وَالنِّیَّةَ الَّذِیْ لَا یَکُوْنُ مَسْنُوْنًا مَشْرُوْعًا قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ یَکُوْنُ بِدْعَةً لَیْسَ مِمَّا یُحِبُّهُ اللّٰهُ فَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ وَلَا یُصْلِحُ مِثْلَ اَعْمَالِ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَهْلِ الْکِتَابِ الغرض اگر مقام محبوبیت میخواهی درین دوام که مدار مقبولیت سنت سعی تمام کلفت بالا کلام ورزید قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ شاهد این حاست اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ وَلِهٰذَا کَانَ اَئِمَّةٌ یَجْمَعُوْنَ هٰذَیْنِ الْاَصْلَیْنِ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ اِقْتِصَادٌ فِی السُّنَّةِ خَیْرٌ مِّنِ اجْتِهَادٍ فِیْ بِدْعَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْا بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ مِنْ رِوَایَةِ رَبِیْعَةَ بْنِ عَامِرٍ الصَّحَابِیِّ قَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ اَلِظُّوْا بِکَسْرِ اللَّامِ وَتَشْدِیْدِ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ مَعْنَاهُ اِلْزَمُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ

وَاَكْثِرْ وَاصِبْهَا ١٢ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنَا خَادِمُ عِزَّتِكَ اَنَا خَادِمُ كُلِّ مِلَّتِ مَنِ النَّصَارٰى اِلَى اللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبید اللہ بفرزندیم محمد و احمد و عبد اللہ و عبد الجبار و عبد الستار و عبد القیوم و عبد العزیز و عبد الرحیم و عبد الواحد و ہمہ اہلبیت بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مرتبت کہ خطوط روانہ میکنم و وصیت ہا میکنم وجواب ہیچ نمی آید کہ آن وصیتہا بجا می آریم یا نہ ضرور در تربیت بچہ ہا و دختر ہا سعی بیش از بیش باید کرد کہ امانت خدا ست ہم در باب تعلیم کردن وہم در باب ستر و نماز و دیگر احکام رب العزۃ و بفرزندیم فاطمہ و مریم و امۃ اللہ و امۃ الغفار و امۃ الرحیم و امۃ الحمید بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ در باب خواندن و پرہیز کردن خصوصًا ادب والدین خود و در باب ستر و حیا و نماز چہ تاکید کنم و نماز چاشت و تہجد ہمہ اہلبیت ناغہ نکنند و ادعیہ ماثورہ کہ برای بچہ ہا نوشتہ ام ضرور بخوانید و بجانہ عبد اللہ ترو نیز اگر صبر کرد ید عزیز دنیا و آخرت میشوید ورنہ خاسر الدنیا والآخرت میشوید العیاذ باللہ و بہ محمد و احمد و عبد اللہ چہ تاکید کنم در باب تقوی کہ اصل آن اجتناب از صحبت غافلان ست و از خواندن ابیات و شنیدن آن پرہیز کلی باید کرد کہ محققین نوشتہ اند کہ زنا رزبان ست اگر وصیت حقیر بجا آوردی امید بار حم الراحمین ست کہ سختی را بآسانی و فراق را بوصال مبدل کند و دیگر سخنان شرلقیت زبانی خواہد گفت و ہوش کنید کہ ایام آزمایش ست و برای تربیت را ایام طفولیت شما را اگر افراط شدہ عفو کنید و از والدہا ئے خود عفو برای این حقیر خواستہ در کاغذ نوشتہ روانہ نمائید و دیگر ہمہ احوال روانہ نمائید فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَفِى الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَفِى النِّعْمَةِ وَالنِّقْمَةِ وَفِى الزَّحْمَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ وَالْعَطِيَّةِ وَالْبَلَآءِ وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ مَا اُوْذِىَ نَبِىٌّ مِثْلَ اِيْذَائِهٖ وَمَا ابْتُلِىَ رَسُوْلٌ نَحْوَ ابْتِلَائِهٖ فَلِهٰذَا صَارَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَسَيِّدَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فرزندان گرامی وقت ابتلا ہر چند تلخ و بے مزہ است اما اگر فرصت دہند مغتنم ست درین وقت چون شما را فرصت دادہ اند حمد خدا جلشانہ بجا آوردہ متوجہ بکار خود باشند و یک لمحہ و لحظہ فرصت سر خود تجویز نکنند و یکے از سہ چیز باید کہ خالی از ان نباشند تلاوت قرآن مجید و ادای نماز بطول قنوت و تکرار کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ باید کہ بکلمہ لا نفی آلہۃ ہوا ہا ئے نفس خود نمایند و دفع مقاصد و مرادات خویش کنند مراد خود طلبیدن الوہیت خود کردنست باید کہ ہیچ مرادے در ساحت سینہ گنجایشی نبود و ہیچ ہوسے در متخیلہ نماند تا حقیقت بندگی متحقق شود مراد خود خواستن مستلزم رفع مراد مولائے خود است و معارضہ کردنست بصاحب خود و این معنی مستلزم نفی مولائے خود است و قبح اثبات مولائیت خود را نیک دریافتہ نفی دعوئے الوہیت خود نمایند تا زمانی کہ از ہوا و ہوس تمام پاک نگردند و جز مراد مولائے خود مرادے نداشتہ باشند ہمینے بعنایت اللہ سبحانہ امید ست کہ در ایام بلا و در اوقات ابتلا بسہولت میسر گردد و در غیر این ایام ہوا ہا و ہوسہا سد راہ سکندریست و در گوشہ ہا خزیدہ باین امر مشتغل باشند کہ فرصت مغتنم ست در زبان فتن اندکے از بسیار قبول می نماید و در غیر زمان فتن ریاضات و مجاہدات شاقہ در کار است ملاقات واقع شود یا نہ نصیحت ہمین کہ مرادے و ہوسے نمانند و والدہا ئے خود را نیز برین مطلع سازند و دلالت نمایند باقی احوال این فشار گذرندہ ست ہمہ در عرض بیان آید بر خوردان شفقت دارند و بخواندن ترغیب نمائید و اہل حقوق تا بتوانند از جانب من راضی سازند و بدعا ئے سلامتی ایمان ممد و معاون باشند دیگر رد ہو کہ نوشتہ میشود کہ این وقت با مور لا طائل صرف نکنند و بغیر ذکر الٰہی جل سلطانہ باید کہ ہیچ چیز نپردازند اگر چہ خواندن ابیات و تکرار طلبہ بود وقت ذکر ست ہوا ہائے نفسانی را کہ آلہہ باطلہ است در تحت لا آرند تا تمام منتفی شود و ہیچ مرادے و مقصودے نماند حتی کہ خلاصی من کہ بالفعل از اہم مقاصد شما ست نیز باید کہ مراد شما نباشد و بتقدیر و فعل و ارادہ او تعالے راضی باشند و والدہا ئے خود را تسلی دہند و ترغیب آخرت نمایند ملاقات یکدیگر را اگر حق سبحانہ تعالی خواستہ باشند میسر خواہد شد والا بتقدیر او تعالے راضی باشند و دعا کنند کہ در دار السلام جمع گردیم

وتلافی آفات دنیا بکرم او تعالی بآخرت حواله نمایند و باید که مداومت و محافظت بر صلوة خمسه کما ینبغی بجا آرند یعنے در اوائل اوقات با خضوع و خشوع و اتمام و تعدیل ارکان با قرارت ادعیه ماثوره ادا نمایند و بخواندن سورة فاتحه رطب اللسان باشند تا که ورد زبان و جنان گردد و کلمهٔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بعد از سلام گردانیدن نماز فجر پیش از حرکت از قعدهٔ صلوة ده بار بخوانند و همچنین بعد از نماز شام و بعد از نماز پنجگانه یعنے فرائض اوقات خمسه سبحان الله سی و سه بار الحمد لله سی و سه بار الله اکبر سی و چهار بار یا سی و سه بار و یک بار لا اله الا الله الخ تلاوت نمایند و زنهار زنهار زنهار با غافلان دنیا طلب صحبت نجویند که احمد از ابو الدرداء و ترمذی و حاکم از ابی سعید خدری روایت کردند که فرمود آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم که همنشینی مکن مگر با مسلمان کامل الایمان و باید که طعام ترا نخورد مگر متقی و بغوی از ابی هریره روایت کرده که فرمود رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم که آدم بر دین و مذهب دوست خود می باشد پس ببیند یکی شما که با که دوستی دارد و همچنین از ابن مسعود از آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم مرویست که فرمود اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنے انسان در آخرت با کسی باشد که او را دوست دارد و حقتعالے مے فرماید اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ یعنے دوستان در قیامت دشمن خواهند بود مگر متقیان و حقتعالی مے فرماید مردم در روز قیامت بر دوستی کردن حسرت خواهند کرد و خواهند گفت يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا اے هلاکی من اے کاشکے من نگرفتم فلان کس را دوست ؎

دور شو از اختلاط یار بد — یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنها همین بر جان زند — یار بد بر جان و ایمان بر زند
صحبت صالح ترا صالح کند — صحبت طالح ترا طالح کند
نار خندان باغ را خندان کند — صحبت نیکان ترا نیکان کند

و باید که مرتد العبد اخرے در کریمه اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ نظره تدبر و تدبر نظر بر گمارند تا باید که بسان شکل رابع

ایمان لائے کسب نیکی مدد الله کی سن رکھو مدد الله کی نزدیک ہے ۱۲

رابع اندر جهٔ اعتبار ساقط نمایند بلکه باید که شکل اول را بالکلیه مثل همه سینه برسوزند که نور ایمان در جولان آید و آئینهٔ دل و سینه ثمه صفا حاصل نماید و چون زاولاد عبد المطلب گویا مے شد آنحضرت طفلی را کلمهٔ توحید آیه قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا تعلیم مے فرمود چنانچه در حصن حصین وغیره مرقوم است همین را معمول باید کرد۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبد الله مخلصان یک رنگ ملا نور محمد و خواجه و رحیمداد و عبد المنان و عطاء الرحمان و محمد حسن و عبد الصمد و علی محمد و عبد السلام و روضة الدین و سیف الدین و روشن الدین و عبد الواسع و مولی داد و باز محمد و خداداد و موسے و رحیم بخش و محمد و محمد رضا و دوست محمد و باران یار محمد و آدم جان و عبد الکریم و قائم خان و بلوچ و طره باز و میر باز و سلطان محمد و سید گل و میر حسین و عین الدین و ابنا رحم و اخوانهم سلمهم الله تعالی و دیگر همراهان سواء الطریق بعد سلام علیکم و رحمة الله و برکاته معروض آنکه ای عزیزان از رحمت الله باغ ایمان را بهار نعمت و خزان زحمت سرد و لاحق حال اند بهار بی خزان متصور نیست پس بر شکر در نعما و صبر در ابتلا بخندند باغ ایمان بوے بشاش نخواهد رسید فرموده خداوند تعالی الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ و نیز فرموده وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ از این آیت جلیل مراتب علیا صابرین بر روشن مے شود که تنها بجنب رانبیا علیهم السلام در کلام مجید خود فرموده اند همچنان بر صابرین نیز ارزانی داشته اند اگر صلوة انبیا رتبهٔ دیگر دارد و صلوة صابرین مقام دیگر اما مجرد مشابهت هم نعمتی ست عظمی که هر نعمتی بموازنه آن نمے سنجد ؎

هر آن جو که با زر بود هم عیار — بنرخ زر آرندش اندر شمار

اگر خوب غور کرده شود و پے به نهانخانهٔ تحقیق برده شود معلوم خواهد شد که تفاوت مراتب تفاوت تحمل مصائب ست هر چه در تحمل صعب تر در اجر بیشتر و بدانید که سخت ترین اعمال در دین محمدی علیه الصلوة و

السلام هجرت و جهاد دست و اکثر این دو عمل خطیر بیشتر بر دشوار بها می باشند که به نسبت دیگر
نخواهد بود و چون خداوند تعالی از آن عزیزان یکی را از این دو امر خطیر که هجرت است بوجود آورد
الحمد لله که عنایت خاصه در حق شما مبذول داشت و عظمت شان این امر مجرد دنیا نیست بلکه به نسبت دشوار
گردنیمن ... اند هست و باید که هجرت شما الی الله باشد و در دگر دلها از این کار روگردانیدن است از
کردگار وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ
عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا همچنین این عزیز بنده
ایست از بندگان تعالی اگر بمیرد و اگر مبتلا وطن شود باید که شما از دین نگردید که بازگشتن از این کار گویا
مردود شدن است از درگاه پروردگار و عند الامتحان یکرم الرجل او یهان و باید که در کریمه فَمَا وَهَنُوا لِمَا
أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا نظر عبرت و تدبر کنید آیا کدام حسرت
که بجز دیدن با خزان از بهتر از نسیم بهار خندان میشود و کدام شاخ است که بجز شهادت سر کشیدن
از تاج اوراق سبز خرامان میگردد اگر او تعالی عنایت کرد بسبب ملاقات خواهد بود و اگر در باهم ملاقات
خواهیم کرد و اوقات حیات مستعار به صحبت یکدیگر باتمام خواهیم رسانید و اگر اتفاق هجرت افتاد
بالاتفاق هجرت خواهیم نمود فی الجمله ثبات و استقامت در راه داد این راه مرضات الله چون دست
و تکاسل و نهادن و در زیدن طریق خسران دنیا و دین اختیار نمودن است -

بسم الله الرحمن الرحیم

از علیه محمد و احمد و عبد الله و عبد الجبار و عبد العزیز و عبد القیوم و عبد الرحیم و عبد الستار و عبد الولی
و بهمه اهل بیت لعبد الله السلام علیکم و علی من لدیکم واضح باد که این عاجز صحیح و سلامت و راضی است از رضا
باشید رضا - و تائب است از همه معاصی و هم شما را بخشیده ام و شما را هم ضرور است که همه گناهان
شوید و راضی باشید از رب خود و این عاجز را هم بخشید از همه حقوق از دل و جان و در میان خود باهم
یکجائی بخوابید و با هم بخشید و بچها و دخترها را تربیت کنید و بنت الحمید و امة الوهاب و امة الله
ضرور نماز بخوانند و عبد العزیز و عبد الستار و عبد القیوم هم بخوانند در حدیث آمده است
امر کنید بچهای خود را بنماز چونکه هفت ساله شوند و بزنید بر نماز چون ده ساله شوند الغرض

هفت ساله رسیده آنرا امر کنید به نماز و هر که ده ساله رسیده آنرا بزنید و بچهرا در سین کاتبه
بر نماز ایستاده کنانید اگرچه تمام یاد نباشد و کسانیکه نماز یاد دارد و ترجمه نماز ضرور تعلیم کنید و
نماز را در اول وقت بخوانید و تهجد و نماز چاشت ضرور بخوانید و دو باب تستر چه تأکید کنم و برای
فرزندیم فاطمه وفقها الله لما یحب و یرضی دو رساله تنبیه الغافلین و یک توحید خالص و یک
حقیقة الاسلام و یک خیر الکلام فی مسائل الصیام و یک نصیحت قرآن عظیم فرستاده شده باید که اول
تنبیه الغافلین را بخوانند باز توحید خالص باز حقیقة الاسلام و بر هر یکی که کل مسند و الا در روز جزا شرما
محبت میشود و ترجمه کلام الله را ترک نکنید و هر روز قدری از آن بخوانید -

بسم الله الرحمن الرحیم

از مهجور الخدمت عبد الله بخدمت فیضدرجت والده ماجده وفقها الله و ایانا لما یحب و یرضی بعد از
سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح آنکه چه گویم و چه نویسم که قصه هجران دراز است و رشته بیان کوتاه
دست تعانق بر سفینه حسرتم که خدمت فیض موهبت آن را شایسته نکردم و چرا بجد و جهد تمام در امتثال
اوامر آن مکرمه نکوشیده ام اکنون تدارک و تلافی آن چگونه بجا آرم اگرچه آفات جدائی بیحد و
حصر اند اما دو چیز آلات ملال از چاره ده اند یکی اسیر حسرت و افسوس یکی عدم حصول شرافت خدمت
نیست و حصول غنیمت در خدمت بانکشاف تمام در بیان آرم که در حقیقت همه سموم ایمانند و برباد دهنده
ایمان اگر خداوند تعالی بفضل عمیم بار دیگر حجاب فراق از میان برداشت انشاء الله تعالی در
ادای این هر دو کیمیای سعادت دقیقه از دقائق فرو گذاشت نخواهم کرد و اگر پیشتر از این در زمان وجود
دولت حضور چیزی از بیان الصالح گفته یا شنیده محض بهمین نیت باشند که او تعالی از آن مشفقه راضی
گردد و دولت بهتر رضای جناب او تعالی که دولتی است عظمی و نعمتی است کبری نصیب ایشان
شود و الا حاشا و کلا که بر سر رنجش طبیعت ایشان بظهور آورده اگرچه در باد سیء الرای نفس لئیم
... در صورت ... فی ... بالعبد از آنکه دوای تلخ نصیحت گوارا شد
معلوم میشود که چه قدر در قوای ایمانی تفریح می بخشد و چگونه در آئینه قلوب مانند آفتاب
می درخشد و اشفاق تمام را کار فرموده همه حقوق مافات لوجه الله به بخشند و با خلاص تمام در

وتاکوشش نمایند انشاء الله تعالی امید است که ادعیهٔ ایشان تاثیر کبریت احمر خواهند کرد و این
رمتقدمه لطاف الکبیر برده تفضلات برد انیه نیدازند وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ
بار بار ملاحظه فرمایند وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ را حرز جان سازند و تفویض کار
کنند که او تعالی ارحم الراحمین است و احکم الحاکمین رحمت و شفقت هیچکس از نوع بشر بر رحم
شفقت او تعالی سبقت نبرده است و گاهی فکر قاصر آدم تربیت او تعالی نرسیده در
و تادیب و تعلیم بچه‌ها و والده‌های ایشان کما ینبغی سعی فرمایند تا که اوقات شان برباد نرود و از
یتیمه بسیار تر سند مبادا که چیزی در حق وا افراط و تفریط شود و زنهار که او را بکسی رسمی مبتلا نه
جا که تکلیف مشترک بلا هند که ازین کار باز پرسش در یوم الوعید خواهد شد بلکه باید که بر شخص موحد و متوکل
یک حبه از مهر او برای خود گرفتن بمنزله گوله آتشین برجان برداشتن است و نیز در گرفتن لباس
متعینه روزگار پس پسر رسم اهل زمان نروند و همه کارها موافق سنت های با اختتام رسانند و هم
و عبدالرحمن و برادر نثر السلام علیکم و رحمة الله و برکاته باد بعده ذکر اوراد لازم بکنید و سوره فاتحه
خوانده و دیگر اوراد که در کاغذ نوشته شده هست و السلام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد از عبد الله بخدمت برادران ارجمند عبد العظیم
و فقهما الله و ایاهما لما یحب و یرضی بعد السلام علیکم و رحمة الله و برکاته آنکه دنیا برای چند
کارها خند اند سهتی دنیا دنی از آن کمتر است که در جنب قبول و رضاء الهی به پشیزی بلکه بکمتر
چیزی اعتبار دارد لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا
منها شربة ماء الیق بزینت دنیا کافرست نه مومن وَلَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ
وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ وَزُخْرُفًا وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ همین اموال دنیاست که مفتخر خود را با
خواهد کرد همین نقود زر و سیم است که آله عذاب وی خواهد شد يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ

جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ همین طلا و نقره است که بدون عزت خود را خیال نمیکرد و در آخرت بار رسمایه شدید
التسمم شده طوق گردن وی گشته معذب باشد در مجمع اولین و آخرین بالتحقیق و الیقین خواهد شد
و این عزیزانند که برای رضای شان رضای او تعالی را پس پشت انداخته بود در گریختن از آنها
سعی فراوان خواهند نمود يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ
و هرگاه منزل ترجیح دنیا بر آخرت خواهد دید و صورت سوزش غضب الهی کراست خواهد شد
تمناهای خود بگرفتاری همه آنها در همین بلیه عظیمه در دل خود خواهد اندیشید يَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ
تُـْٔوِيْهِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ همین دوستان رونق مجالس فسق و فجور اند که روز
بدشمنی ظاهر خواهند برخاست اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ
و بمنطوق لازم الوثوق وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ نظر عبرت و
تعظیم بر مامورات و منهیات او تعالی بگمارند و ترهیب و تخویف شدائد عظمت را افسانه های وزنها
و شبانه نپندارند احکام الهیه را بطریق رسم و عادت بجا نیارند که نتیجه بجا آوری مامورات الهیه
کسر سورت نفس شمرده اند و چون ممزوج بعادت و رسم کشند ثمره شکستگی نفس اماره نمی
بخشند و کریه بستر را خوب عنود تا ل کرده رسمی را بمذموم پرده و حجاب شرعی را محو انگاشته
من بیت‌ها دستان خود را در خانه این عاجز نگذارند که بعد از بلوغ مامورات و منهیات الهیه دیگر گونه
میگردد و همشیره یتیمه را باید که بکدام بنده صالح موحد تارک دنیا و موثر عقبی بدهند و الا تا از
حق یتیمان اخذ شده بری‌تر کرده اند بلکه از خبث ظالمین شمرده و باید که از همه منهیات الهیه بپرهیزند
عموما و از جنایات ثلثه که ظلم و فساد و تکبر است اجتناب کلی نمایند خصوصا چرا که این ذمائم ثلثه
مفضی بسوء خاتمه میشوند و کشان کشان بجانب کفر میبرند و نیز باید که سه رساله مرسوله این
عاجز یعنی تنبیه الغافلین و توحید خالص و حقیقة الاسلام که برای بچه‌ها فرستاده‌ام نقل
آنها گرفته شب و روز خاطر را از خطور باک کرده عبرت گیر باشند و از حیات اورا د بسازند که تنبیه
الغافلین در باب ترجیح مرضیات ایزدی و تحقیر مقابل آن اکسیر اعظم است و توحید خالص برای تصفیه

برات این از خود الحضرت که باقی مجربست ... اسلام و در اظهار الفت و میان حقوق خدا
و رسول و مخلوق او تعالی ... بعد از سلام علیکم واضح باد که ... جماعت خواهند
سبق خود را ... بنات ... حیثیت ...
ست و معلوم ... باشد که ... کبری ... تنبیه ... خالق و عقیده اسلام
بتفصیل تمام ... اسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله في السراء والضراء وفي اليسر والعسر والشدة وفي الرخاء
والرحمة والشدة والرخاء والعطية والبلاء والصلوة والسلام على من ما
أوذي نبي مثل ما أوذي وما ابتلي رسول من ابتلائه فلهذا أرسل رحمة
للعالمين وسيد الأولين والآخرين از عبد الله ... بخدمت ... افادت ...
استادیم جناب ... سلمهم الله تعالی ... ایام ...
و ... بعد از سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ... افراد بشری ... پوشیده نیست که دنیا دار
بی ثبات ... و دنیا ... لائق ... آسایش ... قال الله تعالى قل متاع الدنيا قليل
و نیز ... إنما مثل الحيوة الدنيا كماء أنزلناه من السماء فاختلط به
نبات الأرض مما يأكل الناس والأنعام حتى إذا أخذت الأرض زخرفها وازينت
وظن أهلها أنهم قادرون عليها أتاها أمرنا ليلا أو نهارا فجعلناها حصيدا
كأن لم تغن بالأمس كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون افراد بشری ...
بمنزله ... که ... آمده اند و آسایش شان بمنزله آسایش ... است
که در ... گل ... نفس خود ... وقال رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم ما لي وللدنيا وما أنا والدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح و
ترکها حاشا که این ... انسانی بود نه خوردن ... کار آمدنی و نه پوشیدنی نه عمارت اینجا
عزت است نه امارت ... سلطنت ... فرعون و شداد ... گرفتار
ساخته ... طوق لعنت ... در گردن ... تا روز

... زمین ... هزاران هزار بلکه بیرون از حیطه شمار هلاک شده اند و خواهند شد قال الله تعالى
ألم نهلك الأولين ثم نتبعهم الآخرين كذلك نفعل بالمجرمين
طلب نام و نشان ایشان ... بتحقیقت اوقات خود را برباد دادن خاک
بر سر ... بی منفعت قال الله تعالى قل هل ننبئكم بالأخسرين أعمالا
الذين ضل سعيهم في الحيوة الدنيا وهم يحسبون أنهم يحسنون
صنعا قرب ایشان جستن دوریست از رحمت و تخم دوستی آن در دل کاشتن ...
خود را در معرض لعنت ... قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الدنيا ملعونة وملعون
ما فيها إلا ذكر الله تعالى وما والاه و ... قبله همت ساختن خسران ... آخرت
و تمنای آن داشتن مورث شقاوت ... قال الله تعالى ومن كان يريد حرث
الدنيا نؤته منها وما له في الآخرة من نصيب ... اموال و اولاد و عیش
قرب ... جاودانی - دنیا روزی چند است آخر
کار با خداوند ... و اسباب ... آن ...
... فلا يستطيعون توصية ولا إلى
أهلهم يرجعون الوف الوف عقلا و اطبا و ... آن بیچاره
در پنجه قابض الارواح مبتلا اقارب عزیز و حکما ... در سلاسل
سکرات الموت اسیر تمام عقلا و حکما اگر ... نتوانند ...
فلولا إذا بلغت الحلقوم وأنتم حينئذ تنظرون ونحن أقرب إليه
منكم ولكن لا تبصرون فلولا إن كنتم غير مدينين ترجعونها
إن كنتم صادقين ... آسایش و آرام ... مومنان ... انتظار
الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر ... از شرق تا غرب ...
... انگشتی ...

وقت حضوری حضرت رب الارباب نمی ارزد فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ در جنب قبول و رضای الٰہی بہ پشیزی بلکہ کمتر از ان چیزے اعتبار ندارد لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ الیق بزینت دنیا کافرست نہ مومن وَاِنَّ هٰذَا لَعِبْرَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ و عنایت فرموده درین ایام کہ بچہ ہائے این عاجز مربی ندارند و بر تربیت و اصلاح ایشان عنان توجہ منصرف دارند و نظر رحمت و تربیت دریغ نہ فرمایند۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ قَالَ مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِّثْلَ مَا اُوْذِيْتُ ۔ از عبد الصمد بہ محمد و احمد و عبد اللہ و عبد الجبار و عبد العزیز و ہمہ فرزندان و اہل بیت بعد از سلام علیکم و علی من لدیکم واضح باد کہ الحمد للہ بنعمتہائے ارحم الراحمین این عاجز باران صفت یزان ست و این عاجز از رب خود راضی شد رضائے رضی ست و از شکر آن جواد مطلق خجل و شرمنده و بکدام زبان شکر آن مربی حقیقی بجا بیارم و از اعظم ترین نعمتہائے منعم حقیقی جل و علا یکی ست کہ سنت انبیاء است و با دوستان خود بظہور معاملات مے کنند ما روی سیاہان کے لائق این نعمت بودیم ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ شما را ہم ضرورست کہ بفراق و جدائی این حقیر راضی باشید و بدانید کہ مولائے ما جل مجده بر ما این مہربان ست کہ ما این آئینہ کردہ شکر ما را بجا بیارید و از ہمہ گناہان توبہ کنید و با ہم خوبی کنید و بحیلی بگیرید و خورد و بزرگ در باب نماز سستی تمام کنید و سعی نماز ہمہ دختران را نشان بدہید و در تعلیم شان کاہل مکنید و در باب ستر چہ نوشتہ کنم آخر ستر برائے خدا ست خدا ہمیشہ حاضر و ناظر ست و عذاب خدائے جل شانہ سخت ست ہم در دنیا خوار و ذلیل مے شوید و ہم در آخرت ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بہمہ مخلصین کہ جویان راہ دین و خواہان سنت سید المرسلین اند چہ دوران و چہ نزدیکان و چہ متاہلان و چہ دیگر علاقہ داران این احادیث بطریق اعلام و اطلاع نوشتہ مے شود

بلکہ ہر یک با ہتمام تمام نشر نبیز موده رسول کریم ﷺ نوشتہ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ در جاہائے خویش این احکام الٰہیہ چند مسائل فقہ عمیہ برسانند و بسببے تام و رواج برائے آن کوشند کہ تنہا سماع مقصود نیست بلکہ مقصود شارع ؑ اجرائے این احکام ست با ہتمام تمام ﷺ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ و مراد ازین تشبیہ اختیار وضع زنان ست مرد از دامنہ طویل دانستہ ازار و این اکثر در لباس یافتہ مے شود اگرچہ در گفتگو و نشست و برخاست و دیگر اطوار ہم وجود مے شود و مراد از لعنت در کلمات شارع ؑ دوریست از رحمت الٰہی نعوذ باللہ منہا و از ابن تیمیہ در شروح بخاری نوشتہ اند کہ بر ہر گناہ کہ شارع ؑ لفظ لعنت اطلاق کرده اند آن گناه از اکبر کبائر و اقبح قبائح مے باشد چرا کہ دیگر کبائر را حدود مقرر ست و این گناه پایان در قبائحست تا کہ حدے بر و مقرر شود و در قبول توبہ صاحب این گناه نیز شارحان را اختلافست بعضی ہم قبول توبہ مرتکب این گناه قائل شده اند و دلیل ایشان عار پیغمبر ست صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چرا کہ بر مرتکبان این گناه آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعائے بد فرموده اند و ہر نبی مقبول الدعوات مے باشد خصوصاً نبی ما صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بعضی بقبولیت قائل گشتہ اند و دلیل شان دیگر احادیث اند والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبد الصمد بفرزندان ارجمند یعنی محمد و احمد و عبد الصمد و عبد الجبار و دیگر خوردان بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ این دعا آئینده رب بار از بسیار بخوانید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ و در وقت خواب سی و سہ بار سبحان اللہ و سی و سہ بار الحمد للہ و سی و چہار بار اللہ اکبر بالضرور باید خواند اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ این را بسیار باید خواند و برخوردار عبد الصمد را باید کہ برائے دفع وساوس و خیالات معوذتین بسیار باید خواند کہ در حدیث صحیح وارد ست کہ در قرآن مجید برائے رفع وساوس مانند این

و سوز نازل نشد ... نیز توجه بجانب نماز از ته دل شدن نفع تمام خواهد بخشید و
را چندان در دل او نباید داد بلکه هر وقت هرچه یقین باشد بران عمل باید کرد و دعا
آیته کی نیز بسیار بخوانند اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ و آیة
آمدن حریص درین سرزمین بهنگام کرده بودید رسید اما درین ایام باید که در خانه ها صبر کنید
تربیت متعلقان بکوشید و ادعیه مکتوبه بخوانید امید از عنایات حضرت حق چنین
که یکجا خواهیم شد و باید دانست که خواندن علوم و فراهم آوردن فنون مقصود نیست
حق ست پس باید که به نیت مرضی او تعالی در خانه های خود صبر کنید و باذن الله
گرد کرده خداوند بارها برای حصول علم سفرها می کردیم و هنرها جمع می کردیم اما چون
حکم بسکونت حیرت که رمرضی تو درین باشد بدل و جان قبول نمودیم و همه همت خود را
تقوی صرف کنید و بقدر خویش در علم که در اینجا یافته می شود سعی بکنید و از شغل
که پیش نوشته بودم زنهار سستی و کسالت نورزید و از گفتن و شنیدن اشعار احتراز کنید
و صحبت غافلان خدا فراموش را جذام روحی انگاشته مانند بره از شیر تر سید و گریزید
که در همین اوقات که در حدیث شریف در آن احیان طلب استعانت آمده و آن اوقات
مانند اوقات ... اذان کریم و انجاح مراد مساکین قرار داده بهمت تمام در آن اوقات
بطلبید که وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ مراد
بعد از نماز فجر تا طلوع آفتاب صلوة ضحی سنت و اعلایش دوازده رکعت است و ادنایش
دو رکعت و بعد از نماز شام نیز تا دوازده رکعت آمده و ادنایش دو رکعت ست و معنی ...
شب است اگر درین اوقات استعانت از شما سر زد امید وثیق بفضل رب الارباب
هم وش نصرت خواهید شد و حاضر شدن درین اوقات بدروازه رب الارباب مانند
شدن مساکین محتاج بدروازه صاحب جود و سخاوت است که بر سر دروازه رسیده
را میزند و طلب حاجت مینماید العبة الکریم اگر چیزی حرج داشته باشد محروم نخواهد
و چون پروردگار جواد و کریم ست لا بد که محروم نخواهد گذاشت ـ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[illegible] میان ... و میاں سنت شعار ... محمد معظم کمال وفقهم الله لما یحبه و یرضی
[illegible] علیکم و رحمة الله و برکاته و مغفرته و رضوانه آنکه ای برادران چند طالب علم عزیزان
[illegible] باید که این کشاکش چند روزه امتحان برهم خویش غالب نباید بر طعنه ...
[illegible] انداز که موجب حیران دنیا و دین است ... برباد دهی ایمان و یقین است بلکه
[illegible] اعمال نصیحه است مشتاق گذشته باید که آنکه را غنیمت صحبت خود را برکر تمیم فَمَا وَهَنُوْا
لِمَا اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا وَاللهُ
یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ آناً فاناً بر گناه زاد ... ثبات ... موافق ارشاد عرشانه ...
[illegible] شده الا اعوذ بالله منها از زمره مغضوبان می شوید و درین نوبت ها جست غیظ
[illegible] نیست چرا که پیشتر ازین هرچه نوشتن بود نوشتم آنرا ورد زبان توشه دل ایمان
[illegible] طاق نسیان نه اندازید و این دعا را باید که هر روز تمام خورد و کلان ورد زبان سازند
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ این را
[illegible] صلی الله علیه و آله وسلم در حین کرب و غم خواند همین ست در بخاری و مسلم ...
[illegible] سنت که ورد ساخته شود که در حدیث متفق علیه آمده است اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ
[illegible] وقت خواب سی و سه بار سبحان الله ... و سی و سه بار الحمد لله ... و چهار بار الله اکبر
[illegible] در اینجا چند رسائل معلوم شده که آن از اصل حصول هستند ... موحدین شما
[illegible] شده هر یک بقدر وسعت خویش ... اگر از کسی دو روپیه
[illegible] اگر یکیست ... یک روپیه بدهد و اگر از خود ندارد
[illegible] بگرفت چونکه برای نفس ما ... گرفته می شود اگر یک بار برای خدا
[illegible] مضائقه نیست و چونکه مبلغ جمع شوند از راه ڈاک از دهلی رسائل مذکوره طلبیده
[illegible] خواهد شد ... در باب سستی را کار نفرمایند که علامت ضعف ایمان خواهد بود و
[illegible] غیبی الهی مایوس نشوند و نظر بهیئت ظواهر نکنند و مغرور کرمیه حتی [ذ]

استیئس الرسل وظنوا انهم قد کذبوا جاءهم نصرنا فنجی من نشاء ولا یرد بأسنا عن القوم المجرمین کنند امید واثق بعنایات حضرت دارم که نظر عفو ورحمت خواهد کرد وضائع نخواهد ماند وباید که در اوقات ثلاثه تفصیل فرزند از این عاجز است استعانت خواستن را غنیمت که هر یکے دولت عظمی ہیں از دو مہمل نگذارند

بسم الله الرحمن الرحیم

ہمہ مخلصین که جویان دین و خواہان سنت سید المرسلین اند چه دوران چه نزدیکان چه ساکنان وچه دیگر علاقه داران این چند احادیث بطریق اعلام واطلاع نوشته مے شود باید که باہتمام تمام نظر بفرموده رسول الله ﷺ بکنند چنانچه فرموده لعن الله المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال باید که قول رسول الله صلی الله علیه وآله معظم ومکرم انگاشته عمل نمایند ودیگر آنکه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بر تشبیه بخلق الله لعنت گفته چنانچه خال ہا زدن وموی گسسته بافتن یا دیگر چیز را در موئے بافتن چنانچه طریق زنان است که موئے ہائی خود را بدیگر چیز ہا بسیار کنند واین نہایت گناه عظیم است حذر باید کرد اگر دعوے مسلمانی کنید بوجه اہتمام متوجه باموری شرعیه باید شد اگر روز آخرت حق دانید تاکید مزید دانید ودیگر آنکه مردمان سرخ کنندگان دستها را بهم بعنوان گفته است بلکه یکروز اصحاب شخصی را در پیش آنحضرت ﷺ آوردند حضرت ﷺ پرسید که حال این چگونه است اصحاب گفتند که دستها سرخ کرده رسول ﷺ فرمود که این را برانید ودور کنید اصحاب پرسیدند که قتل کنیم فرمود که ما از قتل کردن مسلمین منع کرده شده ایم معلوم شد که گناه عظیم دارد وعذاب الیم لازم که ازین کارها جاہلان را منع کنید وتحریر این تقریر بزبان قلم نتیجه شکم را است سود ودر قلوب مسلمانان این قدر پیغام رسول کریم کافی وشافی است والسلام۔

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله الی الاحمد وفقهما الله لما یحب ویرضی قال الله تعالی قوموا لله قانتین والقنوت تفسیره هو طول القیام المطلوب فی الصلوة

بخلاء القلب لانه بیت الرب عز وجل اجل ما یطلب من المصلی خشوع وحضور فاجعل هذه الآیة نصب عینیك وکررها حتی تتیسر وکذا المقولة الثانیة والثالثة قال الله تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار الرکون المیل القلیل وقال الله تعالی واصبر نفسك مع الذین یدعون ربهم بالغداوة والعشی یریدون وجهه الظالمون هم الذین یخالفون عن امر ربهم ولا یتوبون والذین لا یذکرون الله الا قلیلا داخلون فی الظالمین قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا وقال الله تعالی فی علامات المنافقین ولا یذکرون الله الا قلیلا وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین حدیث ان الله لا یقبل عمل امرء حتی یتقنه قالوا وما اتقانه یا رسول الله قال ای اخلصه من الریاء قال الله تعالی کل شیء هالك الا وجهه ای ما کان لوجهه فهو باق حکایت طلب عالم من الفقیر دعاء فقال الفقیر علی طریق التواضع بل انت الذی ینبغی ان تدعو لی لانك من علماء المسلمین وفقهائهم فلم یتمالك رحمه الله ان غلبته الدموع حتی کادت نفسه تزهق من کثرة بکائه وهو یردد ویقول مثلی یحسب من العلماء والله ما یکون العالم عالما حتی لا یخرج له نفس الا لله وبالله یعنی لا یأکل ولا یشرب ولا ینوم ولا یجلس ولا یتکلم ولا یسکت الا لله وبالله عز وجل ویسمی هذه الحال بفقه الحال وفقه الحال هو ما ذکره السادة الفقهاء انفع انواع الفقه لانه نور الفقه وزبدته ویسمونه اهل التصوف المراقبة لانه فی کل نفس مراقب لما حکم الله علیه وقد اخبرت عن بعض الاجلة

مِنَ الْفُقَهَاءِ حَتّٰى اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سُئِلَ فِيْ مَسْئَلَةٍ يَسْكُتُ سَاعَةً وَيُثْنِيْ يُجِيْبُ
فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَنْظُرُ اَيُّهُمَا خَيْرٌ فِيْ شَيْئَيْنِ اَفْعَلُ وَاللّٰهُ الْمُرْشِدُ
لِلصَّوَابِ الَّذِيْ لَا يَسْتَوِيْ اَحَدٌ صِدْقُ الْمَكْتُوْبِ الْقُنُوْتُ فِي الصَّلٰوةِ وَ
عَدَمُ الرُّكُوْنِ اِلَى الظَّلَمَةِ وَالصَّبْرُ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ وَمُجَانَبَةُ الَّذِيْنَ
لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا فَاِنَّ الْمُصَلِّيْنَ لِاَنَّ ذِكْرَ الْقَلِيْلِ عَلَامَةُ النِّفَاقِ
وَالنِّفَاقُ اَشَدُّ اَنْوَاعِ الظُّلْمِ فَاحْفَظْهُ حَرْفًا حَرْفًا وَكَرِّرْهُ وَذَكِّرْ بِهٖ نَفْسَكَ
وَاَحِبَّائَكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى از عبد بے مقدار بخدمت والدہ ماجدہ مکرمہ
سلمہا اللہ تعالیٰ سلام از من معلوم باد آنکہ ایں جانب را کثرت شدائد و ہجوم مصائب بفضل ایزد
تعالیٰ و تقدس رہائی یافتہ و چندے از انفاس کہ در امتحانات و نمود آوردہ بود چنانچہ مشیت
ازلی بود بشکر آن پرداختہ والدوام اگرچہ این مصائب مردم ظاہر بین از بس دشوار ند اما در
باطن بحر رحمت و شفقت ایزدی ہرگز خالی نہ سبحان اللہ کہ بس از خار گلے نمود ازینجا باید کہ جز
رضائے حضرت حق جل شانہ نظر نفرمایند و در راہ وائے شکر نعمائش ثابت قدم باشند والصبر مفتاح
الفرج را پیش روی داشتہ مرہا بقضای ایزد صبیر باشند فقط و درین ایام فرحت انجام صلوۃ
امیر دوست محمد خان نزد تقصیر بار شدہ و از رہائی اینجانب بوطن مالوفہ خویش مشعر و مطلع شد
ہرچند کہ تردد بے شمار در رسیدن آنجا کردہ میشود اما از خرابی طرق تیزیرے توقف کردہ
خواہد شد ہر گاہ کہ این برفہا از راہ پاک خواہند شد انشاء اللہ تعالیٰ این عاجز در آنجا خواہد
رسید اما باید کہ از جملہ رسوم باطلہ دست بردار شدہ در خدمات رضای او تعالیٰ کمر ہمت
بستہ ہرچہ کہ مرضی او تعالیٰ باشد در امتثال آن سعی کما ینبغی بجا آرند کہ ہرچند رضای مولیٰ
ست از ہمہ اولیٰ خصوصًا صلوۃ کہ از عمدہ ارکان دین و اعظم شعائر یقین ست کوشش بلیغ
و ہم متعلقان و زیر دستان خود را ہم ہمین طریق ارشاد فرمایند و ادعیہ ماثورہ کہ در حصن حصین وارد
شدہ ہمہ را در قومہ و جلسہ و رکوع و سجود تلاوت فرمایند و از کسالت و سستی خویش کہ در تعلیم
احکام دین اللہ واقع شدہ بود تائب و دست بردار شدہ آیندہ را در فہم و تدبر احکام الٰہی عزم

مصمم فرمایند چه این ہمه ابتلاها کہ بر بنده و بر ایشان واقع شده بود و نمود از علت غفلت و سبب الٰہیت
آن در تعلیم احکام دین شده بود و حال نفس مبارک خویش عاده صادق فرمایند کہ بر وقت این
این عاجز از شدت ناشنید ترشیده و در یادگرفتن مرضیات حضرت حق جل و علا چیست خواہم بلاد این
فقیر را درین ایام چند اشیاء از جواب القاشده بود بر ایشان و دیگر زیر دستان آنجا جہت تحریر
مے در آید اول آنست کہ از غیب امر صادر شد کہ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَاَوْلَادِكَ وَ
اَتْبَاعِكَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ و قنوت اہل تفسیر کہ با لطول قیام زاد بیان فرمودہ
پس باید کہ نماز را بطول قیام و حضور تام و خضوع و خشوع ما لا کلام اتمام فرمایند و برین تحریر ثابت
نمایند دوم آنست کہ از غیب القا شده کہ وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ
النَّارُ و پس ازین ہویدا گردید کہ الظَّالِمُوْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ
ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ پس باید کہ از صحبت ظالمین تجاوز ورزیده در گوشه سلامت از ایشان جا
گیرند وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ الآية والسلام و برادر عبد العظیم و فقیر اللہ لما کیب بر خمی و فرزندان
سعادت مند عبد العزیز السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ و رضوانہ واضح باد کہ مضمون خط را احد
دانند و ہرچه از نصائح در و درج ساختہ با آنہا متذکر باشند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِوَلِيِّهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ارادتمندان با صدق و اخلاص یعنی عبد القدیر
و غیره طالبان با مرضیات او تعالیٰ مقرران و از مکروہات و تقدس متفرق باشند اعنی السلام علیکم
و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ و رضوانہ آنکہ احوال این حال بر منہج کہ مے گذرد قرین حمد و شکر
ذوالجلال است الحمد للہ والمنہ کہ بعد از دیر مے غنچه مراد ما عاجزان از باد صبا و عنایت ایزدی
شگفتہ یعنی صلح با امیر دوست محمد خان مشتمل بر ترخیص این عاجز بوطن مالوف خود چہره و رو
کشود اکنون انشاء اللہ تعالیٰ این عاجز بفرصت قلیل فائز آنجا خواہد شد اما باید کہ اگر رضا
جوئی حضرت حق مطلوب ایشان باشد تا در خدمت والدہ ماجدہ ہیچ قصور بے راہ ندہند
و ہرچه کہ مرضی ایشان موافق شرع شریف باشد در بجا آوردن آن ہیچ کسے در میان نیارند چه

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم بامتثال اوامر او و بہ ادائے امر فرمودہ و رضائے حق را در رضا
جوئی ایشان بہ بین بخود زنہار حتی المقدور در بجا آوری فرمان قصور نہ نمایند و اگر والدہ
ماجدہ ابقرا باید کہ کار رسیر ان شیلہ العبد پس از ان بکنید کہ کار ما را بانجام رسانید ہمچون ابا ز آس
والحین سے شد عم داشتہ ہر چہ کہ مرضی ایشان باشد بجا آرند والسلام [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد وسلام علی عبادہ الذین اصطفی از عبد اللہ غزنوی بہ برادر حقیقی عبد العظیم
و عبد الخالق و برادر دینی عبد القدیر و خواجہ عطار الرحمن و محمد حسن و علی محمد و غیرہم بعد از
سلام علیکم مشہود آنکہ لعبد العظیم برادرین سے باید کہ بہ حیثیت طالب [illegible] سے جود
بود و بخلق خدا بسبیل نصیحت و خیر خواہی معیشت بکنید و میدانید کہ روزہا سے ابتلا است ہر کس
درین ابتلا بصبوری پیش آمد و استقامت ورزید صلاح دین و دنیا ظاہر گردید و بہمہ طالبان
خصوصاً استقامت بسنت و صبر بر مصائب و توکل و توجہ الی اللہ در ہر باب سے باید
مبادا کہ مصداق این شعر شویم ع

نُرَقِّعُ دُنْيَانَا بِتَمْزِيقِ دِينِنَا — فَلَا دِينُنَا يَبْقَى وَلَا مَا نُرَقِّعُ
وَمَا الْمَالُ وَالْأَهْلُونَ إِلَّا وَدِيعَةٌ — لَا بُدَّ يَوْمًا أَنْ تُرَدَّ الْوَدَائِعُ

نقل تقریر مولانا سید احمد صاحب خلف امام الزمان شیخ عبد اللہ صاحب غزنوی

یاد دارم وقتیکہ در قریہ خیر الدین بخدمت والد صاحب از غزنی آمدہ بودم و زوجہ حاجی محمد حسن خان کہ برای
طلب احقر فرستادہ بود بیش والد مرحوم عرض کردم کہ ہمبرہ این خسر برای من رسالہ نوشتہ و گذارش
درین سر زمین نہایت تنگ است اگر مرضی والد باشد احقر ملازمت او اختیار کند و اگر نہ فصبر جمیل والد صاحب
بعد از دو سہ روز کہ درین امر تامل و منتظر خواب ملکوتی بود از خواب مراقبہ بیدار شدہ بمسجد آمدند
احقر را طلبیدہ این چند کلمات در جواب سوالم از جوش دل کہ در دلم مانند میخ فولادی گرفت بطریق
وصیت فرمودند پس احقر ہمانوقت نوشتہ تا مرا و فرزندان و اخوان مرا پند و عبرت باشد والتوفیق
من اللہ **وصیّت** فرزندم فقیر برای فرزندان خود نہ دینار و نہ درہم و نہ غیر از متاع

دنیا بمیراث گذاشتہ بلکہ جادہ اعتبار ہم برای ایشان نگذاشتم ہمین توحید الٰہی اجل و علم اذن
[illegible] قبول کنند فقیر فرزندان خود را امانت بہ اللہ تعالیٰ سپردہ واللہ [illegible] این ہست امانت [illegible]
[illegible] و ہر وقتیکہ فرزندانم محتاج و تنگدست شوند بحق تعالیٰ سبحانہ عرض کنند کہ یا اللہ آلہ ما را از
اسباب دنیا چیزی نگذاشتہ ابن عبد اللہ الذی کہ ما را امانت بتو سپردہ پس انشاء اللہ تعالیٰ [illegible]
کشادگی خواہد شد و ہوش کنند کہ از رکون و میلان ظلمہ و اہل دول از امرا و خانان پرہیز باید بود کہ
نشینی و اختلاط با ایشان سم و زہر قاتل است و بس کلام الٰہی را ربیع قلب و نور صدر و جلاء حزن
و ذہاب ہم باید ساخت و ہر روز این چیز باید خواند رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَ
مِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عبد اللہ الی عبد اللہ قال اللہ تعالیٰ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا
تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ ۔ وهذه الآية كاف في الاجتناب عن البدعات فتدبر فيه و
اجعله نصب العين و تحقیقات الحاف را منتظر ہستم مواقع کہ نیز باد و عبد الرحمان را نیز ہمانا ہید
برای ہر دو شما نوشتہ ام و عبد الرحمن را کہ مشہور بمنصور جان است واضح باد کہ چون حقیر را در
[illegible] عباد اللہ الصالحین یاد مے کنی ارحم الراحمین شما را نیز یاد کند آمین ۔ و مجموعہ شیخ محمد [illegible]
[illegible] نقل کردہ روانہ کنند از غزنی خواستہ بودم نیامد غالب کہ بشما برادر [illegible] شرح
سنۃ و غیرہ بردہ اند و این آیت و آیہ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ نصب العین
باید ساخت عبد اللہ را واضح باد کہ برای شما این مضمون بالتفصیل نوشتہ کنید [illegible]
[illegible] قال اللہ تبارک و تعالیٰ حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ
الْمَصِيرُ ۔ وقال اللہ تعالیٰ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا
يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ قول ابن عباس نصب العین باید ساخت قال ابن عباس تكفل الله
لمن قرأ القرآن وعمل بما فيه أن لا يضل في الدنيا ولا يشقى في الآخرة

تنبیه علی قول ابن عباس رض وتأمل فیه فانه مدار الدین فاجعله نصب العین
وقال تعالی ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیامة
اعمی قال رب لم حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا قال کذلک اتتک ایاتنا
فنسیتها وکذلک الیوم تنسی وکذلک نجزی من اسرف ولم یؤمن بآیات ربه ولـ
عذاب الآخرة اشد وابقی سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته —

نقل خط مولانا مولوی عبد الله خلف امام الزمان شیخ عبد الله صاحب غزنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الله الله الله یا لیتنی فزت بنور رحمة ابی تبت الی الله من فرطی وتم
وانی سمع الله دعائی ورأی فی بثی وکربی - اللهم انت ربی ارحم الراحمین
مهربانستی مرا سم توے بالی نمی دانم که بر اسے چه سے بالی اللهم انت ربی حلاست
نمایان ست که جان من از نیجان اخلاص گویا حلاوتے ندیده وکام من از جام خالص توحید نشـ
بخشیده آنچه ایمان بندگان خاص توست لا اله الا انت جان من از توست و قوا
خلقتنی برای چه آفریدی تو خود میدانی از بنده خوار خاک افتاده چه خدمت خواهد
انا عبدک اگرچه بزبان گویم وانا علی عهدک ووعدک ما استطعت خداوندا
راستی کجاست مقصود اصلی کار نه گفتار کاشکے خدایا رشود که از من کار شود خوار و نامراد
که پدر بزرگوار ازوے خاطر رنجه و ناراض بود از جان بیزارم و استطاعت داده تو شمسا
کردار خود وے تو نیا ہمے ندارم اعوذ بک من شر ما صنعت از اعاظم نعمتہا کی
حیات بابرکات والد ماجد من ست ابوء لک بنعمتک علی چه جائے شکر آن از
ورطه کفران لاچار گویانم وابوء بذنبی اگر تو نه بخشی که آفریدی و بالیدی ونعمتہائے
بخشیدی این خوار لاچار گنہگار را که خواهد بخشید فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب
انت مهربانا از وجود من چه حاصل بود پرورش من بیحق من نمودار آری حکیمی بلا
بحکمت نیست اگر حکمت در تعذیب این غریب ست سبقت رحمت تو کجاست دستگیری این
چرا نمود حیف حیف اگر در زمره بندگان نیک وبرا بوالدیه ولم یکن جبارا عصیا

ی تراحم نقصان نیست حیرانم حقیقت نمیدانم هر چه میگویم از توے دانم ما شاء الله
لا بالله محکمات هم از دست نمیدانم یقین سے دانم که من خود ظالمم بر خود ظالمم ربنا
ظلمنا انفسنا الا یه تو پاک ہستی پاکی ازان توست سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
افسوس صد افسوس کاشکے در رضائی والدین شرف رضائی حق جستمی یافتم هیهات هیهات چه
م لاچار از قصور خدمتش دور افتاده بهره ندارم پروردگار اگر در ازل نام نیکم بر با والدین منو
نوشته باشی نمیدانم چه خواهد شد وعنده ام الکتاب اگر تو نا امید از خشنودی فریاد مرا گوش نکنی آخر
بخشیں کہ ناظلم وان لم تغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین سبب روائی تو دلم
نموده وجگرم پاش پاش شده از تو پناه بتو میگیرم اعوذ بک منک اعوذ بک
اعوذ بک منک عمر من بجاے رسید که مجال معذرتے نماند قد قاربت الاربعین
ابچنین ست و زمانه تنبیه شاکرین حتی اذا بلغ اشده وبلغ اربعین سنة
اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی الایه کما
خشنود کردن والدم موفق نکردی می ترسم که از من گاہے خوشنود می شوی که رضائے تو
نے من بر اے چه باشد عاقبت فنائی من باز چه باشد والله لا ادری ما یفعل بی ور
خود میرے نکرده ام که تسکین جانم شود امید ازین بنده چه دیده آید یا حسرتی علی
ما فرطت در خاک خواری بر سرمے باشد چه کند روز بروز کار تباه خود بدتر مے بینید عزیزا خود ملامتم
چه کنم چاره کار شومی بد کردار از دستم رفته دیده ودانسته از خدمت بابرکت والد بزرگوار
نزاے پروردگار موافق کرد است فلما زاغوا ازاغ الله قلوبهم در دلم بیماریست
من ار پست گذاری بکنم وشک دل جاری بکنم بارے چه کنم وادعوا ربی عسی ان
لا اکون بدعاء ربی شقیا شاید که باران رحمتش دل مرده از نده کند وآثار رحمت گستره وهو الذی
ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمته الهی چه عجب که از بنده دل مرده وجان
تے سرسبز کند که شرف خوشنودی من فی رضاه رضائی عزوجل بدست آیم وتری الارض
هامدة فاذا انزلنا علیها الماء اهتزت وربت وانبتت من کل زوج بهیج
سبزه ام هم تو چاره بارش از من بردار بار را بما سپار بلکه بار را از میان بردار از من اگر

چیزے نیشد تا امروز خود چیزے نیشد یارب من گویانیم تو سے یا ئم زندہ تو یم ہدایت از
تو سے جو یم ہمت اوای شکر والا از تو میخوا ہم رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الایۃ
موئے سیاہم سفید گشت دل سفید م سیاہ آہ آہ کاشکے برعکس بود سے اٰتِ نَفْسِیْ
تَقْوٰىهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا باز ہم درین عمر از
قریب اجل از غایت کوری دل و نہایت طول امل خواہان آرام و شہوت نفس خورجویان ام
تا بکے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ بر تو باست تا منکری الذا حد از مناجات
رب العزۃ و تلاوت آیات وے کی شیرینی و آرام دل سینہ یا بم چہ کنم کہ دل نیا بم الا بذکر اللہ تطمئن
القلوب اگر قلب ہے بود فائدہ و تذکرہ ہم سے بود اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ
قَلْبٌ الایۃ ہرگز از ہدایت قرآن بہرہ نیست از ضلالت خود و ہرا چارہ نیست یُضِلُّ بِهٖ
كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا بیان اہل ضلال کہ از قرآن بے بہرہ اند خود باحسن تفسیر
واضح فرمودہ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ الی قولہ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ
اَنْ يُّوْصَلَ قاطع رحم از تو قطع ست و از کلامت بی بہرہ یارب این قطع شدہ را چارہ چہ باشد
امے کر نشانی جہنمی رشتہ باشد کہ نہ دل دارد و نہ چشم و نہ گوش وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ
كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا الایۃ علاجش بجز زاری
وزاری و استغفار و ذکر اسمائے باری دیگر چیزے نیست برعایت این حکمت متصل اشارہ
فرمودہ وللہ الاسماء الحسنی الخ اگرچہ ہر کس و ناکس نفہمیدہ بلکہ بعضے بشامت انکار ربط در
نظم آیات کلام حکیم ازین معانی محروم ماندہ ببین برائے چہ متصل فرمودہ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا الہی باسمائے حسنائت کہ این خوار خستہ نالائق را لائق
خدمت بابرکت خلیفہ وقت بگردان از شعاع آفتابش کہ عالم تبابش تابان و درخشان گشت
خفاش صفت مگردان ہر آشنا و بیگانہ از قطار و غبار نورا نیا سے از انوارش فائز شدند
روسیاہ سنگدل ہمچنان سیاہ باطن در باطن خانہ اش بے بہرہ کور افتادہ یٰحَسْرَتٰى
عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ دلہا سے مردم از جذب محبت حق زندہ شدند این اہل ان
از تلاطم امواج ہوا و ہوس بگرداب وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ گرفتار

ماند اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَ
الْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ خداوندا درگاہ توبہ ہنوز وا ست فریاد و زاری خوار زار ہم کجا ست بیں
بدنما سے جانی و حسب حال ما شیخ حقانی فارکن شاذکی فی دعاہ اذا دعا ربہ و ناجاہ
فی نہارہ و عشاہ و قعودہ و مماشاہ فاتراً بقلبی من دعاہ اذا رغب الی
مولاہ ثم نادلہ فی سرہ و ما یخفاہ اذا تبتل من ماسواہ و لم یدع الا ایاہ
فرضاتک یا رب اطلب فی رضاہ کما امرتنی انت ھداہ و من سخطک
اعوذ برضاک فی رضاہ فاجعلنی فی حبہ جزءاً من اجزاہ کما کنت من قبل
شیئاً من اشیاہ وارجعنی برحمتک الی قلبہ و فواہ انہ علی رجعہ لقادر
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عائذ باللہ بنور حشیمی محمد جان بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح و لائح باد کہ در
کارہائے احکم الحاکمین حکمتہا ست عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ مانند دوائے
تلخ کہ ظاہر مکروہ است و در حقیقت مفید صحت و عافیت ابتلا و امتحان حکیم حقیقی برائے
ہمین ست کہ تمیز صادق و کاذب بکنند با صادقین کاذبین جدا شوند و عند الامتحان یکرم الرجل او یہان
پس بندہ راضی برضا ست کہ در وقت امتحان از احکم الحاکمین حرف گلہ و شکایت در دل نگذارد چہ جائے
زبان بلکہ نفس خود را ملامت کند و بگوید اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ و گوید رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ و از صحبت مبتدعین توبہ نصوح کند يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ
چون از اعتماد بر غیر اللہ خصوصاً مبتدعین توبہ نصوح کرد وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ معمول ساختہ از متقیان شد بس مضمون وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ہمہ کارہائے پریشان امر ہے شود و

تجربت کند و ترک کند جمیع الزمان تجہیز وداد و در وقت تجہیز ستارۂ دل نیست کند یا ارحم
الراحمین کن بر کسے عتاب ندارم و بر کسے امید رجا کردم محض برائے رضا کی تو بالوفا
خود را ترک کردم و در رضائے تو سے طلبم و ہر جا کہ باشد مرا با تنہا برسان و العبد المعلن
بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ بارہا سے نویسی چند حرف از نصائح برائے
نوشتہ کنید حقیر سے گوید کہ الحمد للہ تکاثر اکثر اکسے بست خصوصاً از فرزندان حقیر
کہ دوام ضیاعت ہا بعزیز سے طلبد سے گویم اللّٰهُمَّ هَبْ لِي وَلِأَوْلَادِي نُورًا نَهْتَدِي بِهِ
وہر بار کہ مینویسید کہ برای چند حرف از نصائح نوشتہ کنید حقیر چون خود را لائق
این منصب نمی دید بار حم الراحمین متوجہ سے شدم کہ ہر چہ در حق عبد اللہ مناسب در دل
حقیر بیندازید پس آنچہ در دل حقیر بعد از دعائے بسیار افتادہ مینویسم بسبیل اختصار
حافظ ابن قیم در جلد ثانی از اعلام الموقعین نوشتہ و گفتہ عن آيَةٍ وَحَدِيثٍ وَأَثَرٍ
تَدُلُّ عَلَى اتِّبَاعِ الصَّحَابَةِ وَتَابِعِيهِمْ وَالِاقْتِدَاءِ وَالتَّمَسُّكِ بِقَوْلِهِمْ
وَهَدْيِهِمْ وَسِيَرِهِمْ ۔ قَالَ حَافِظُ أَبُو الْعَبَّاسِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي كِتَابِ الْفِقْهِ
فِي هَذَا النَّوْعِ يَجِبُ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنَ لِأَصْحَابِهِ
مَعَانِيَ الْقُرْآنِ كَمَا بَيَّنَ لَهُمْ أَلْفَاظَهُ فَقَوْلُهُ تَعَالَى لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ
إِلَيْهِمْ يَتَنَاوَلُ هَذَا وَهَذَا وَقَدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا الَّذِينَ
كَانُوا يُقْرِئُونَنَا الْقُرْآنَ كَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَغَيْرِهِمَا
أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا تَعَلَّمُوا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ
يَتَجَاوَزُوهَا حَتَّى يَتَعَلَّمُوا مَا فِيهَا مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ قَالُوا فَتَعَلَّمْنَا
الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ وَالْعَمَلَ جَمِيعًا وَلِهَذَا كَانُوا يَبْقَوْنَ مُدَّةً فِي حِفْظِ
السُّورَةِ وَأَطَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلَى أَنْ قَالَ فَصْلٌ وَالِاخْتِلَافُ فِي التَّفْسِيرِ
عَلَى نَوْعَيْنِ وَأَطَالَ إِلَى أَنْ قَالَ الْخَطَأُ فِيهِ مِنْ جِهَتَيْنِ حَدَثَا بَعْدَ

تَفْسِيرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَتَابِعِيهِمْ بِإِحْسَانٍ فَإِنَّ التَّفَاسِيرَ الَّتِي
يُذْكَرُ فِيهَا كَلَامُ هَؤُلَاءِ صِرْفًا لَا يَكَادُ يُوجَدُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ
هَاتَيْنِ الْجِهَتَيْنِ مِثْلُ تَفْسِيرِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالْفِرْيَابِيِّ وَوَكِيعٍ وَإِسْحَاقَ
وَأَمْثَالِهِمْ إِلَى أَنْ قَالَ الْخَطَأُ تَارَةً فِي الدَّلِيلِ وَتَارَةً فِي الْمَدْلُولِ فَالَّذِينَ
أَخْطَئُوا فِيهِمَا مِثْلُ طَوَائِفَ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ اعْتَقَدُوا مَذَاهِبَ بَاطِلَةً
وَعَمَدُوا إِلَى الْقُرْآنِ فَتَأَوَّلُوهُ عَلَى رَأْيِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ سَلَفٌ مِنَ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَا فِي رَأْيِهِمْ وَلَا فِي تَفْسِيرِهِمْ وَقَدْ صَنَّفُوا
تَفَاسِيرَ عَلَى أُصُولِ مَذَاهِبِهِمْ مِثْلُ تَفْسِيرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَيْسَانَ
الْأَصَمِّ وَالْجُبَّائِيِّ وَعَبْدِ الْجَبَّارِ وَالرُّمَّانِيِّ وَالزَّمَخْشَرِيِّ وَأَمْثَالِهِمْ وَمِنْ
هَؤُلَاءِ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْعِبَارَةِ وَيَدُسُّ الْبِدَعَ فِيهِ وَأَكْثَرُ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ كَصَاحِبِ الْكَشَّافِ وَنَحْوِهِ حَتَّى أَنَّهُ يَرُوجُ عَلَى خَلْقٍ
كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ كَثِيرٌ مِنْ تَفَاسِيرِهِمُ الْبَاطِلَةِ وَتَفْسِيرُ
ابْنِ عَطِيَّةَ وَأَمْثَالِهِ أَتْبَعُ لِلسُّنَّةِ وَأَسْلَمُ مِنَ الْبِدْعَةِ وَلَوْ ذَكَرَ
كَلَامَ السَّلَفِ الْمَأْثُورَ عَنْهُمْ عَلَى وَجْهِهِ لَكَانَ أَحْسَنَ
فَإِنَّهُ كَثِيرًا مَا يَنْقُلُ مِنْ تَفْسِيرِ ابْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ وَهُوَ مِنْ
أَجَلِّ التَّفَاسِيرِ وَأَعْظَمِهَا قَدْرًا ثُمَّ إِنَّهُ يَدَعُ مَا يَنْقُلُهُ ابْنُ جَرِيرٍ
عَنِ السَّلَفِ وَيَذْكُرُ مَا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَوْلُ الْمُحَقِّقِينَ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِهِ
طَائِفَةً مِنْ أَهْلِ الْكَلَامِ الَّذِينَ قَرَّرُوا أُصُولَهُمْ بِطَرِيقٍ مِنْ
جِنْسِ مَا قَرَّرَتْ بِهِ الْمُعْتَزِلَةُ أُصُولَهُمْ وَإِنْ كَانُوا أَقْرَبَ إِلَى
السُّنَّةِ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ لَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يُعْطَى كُلُّ ذِي حَقٍّ
حَقَّهُ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ وَالْأَئِمَّةَ إِذَا كَانَ لَهُمْ فِي

الآية تفسير وجاء قوم فسّروا الآية بقول آخر لأجل مذهب اعتقدوه وذلك المذهب ليس من مذهب الصحابة والتابعين صار مشاركا للمعتزلة وغيرهم من أهل البدع في مثل هذا وفي الجملة من عدل عن مذاهب الصحابة والتابعين وتفسيرهم إلى ما يخالف ذلك كان مخطئا في ذلك بل مبتدعا لأنهم كانوا أعلم بتفسيره ومعانيه كما أنهم أعلم بالحق الذي بعث الله به رسوله انتهى كلام ابن تيمية ملخصا این بالعبد الملتجی بسیار با ارحم الراحمین در دل افتاده بود بنا برآن نگاشته علیحده بخط خوب بر کتاب که کثیر الاستعمال شما باشد نوشته هر وقت دران تامل کرده واهدنا الصراط المستقیم خوانده و حقیر نیز دعای کنند اللهم سبیله نورا اهتدی به

بسم الله الرحمن الرحيم

از عائذ بالله عبد الله بمخلصان صمیمی و محبان قدیمی عمو مولوی حیات گل و عبد الله قلعه واله [illegible] سلمهما الله

خصوصا بعد از سلام مسنون وادعیه اجابت مقرون واضح باد که فقیر چون خود را بابلاغ احکام امرین مذکورین در حکم فرمان واجب الاذعان قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ مامور می بینم لهذا چون مخلصان را از جمله عباد الله دانسته ام که در اقامت صلوة که از عمده ارکان اسلام است حق سعی بجا آرید و در رعایت اوائل اوقات و خضوع و خشوع و تطویل ارکان نوعی از تقصیر ننمائید و در افشا و اجرا و تبلیغ احکام رب العلمین خصوصا التوحید و التنزیه کما ینبغی بجا آرید و احتمال گمنامی و فروتنی و شکستگی را که شعار عباد است سیما خود سازید و حب جاه و ریاست را ورا الظهر انداخته در تحصیل مرضیات حق جل وعلی کمر همت بسته اوقات عزیزه را برباد ندهید و آیه وافی هدایه تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا را نصب العین سازید که بار بار [illegible] آیه ملهم شده ام

بسم الله الرحمن الرحيم

العبد لله محمد سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح باد که معنی لا اله الا الله این است که حب و تعظیم غیر الله نکنید مانند حب و تعظیم الله اگر کسی حب و تعظیم غیر کرد مانند حب و تعظیم رب پس آن شخص مشرک است وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ الآية [illegible] شاهد این معنی است پس ضرور احکام الهی را معظم از احکام دیگران دانید و خوف مولای خود زیاده باشد از خوف دیگران الا از صحاب لا اله الا الله غنیست این شرک فی [illegible] اکبر الا من عصمه الله تعالی و اگر افسوس کردی از این شرک برکات سماوی نازل میشود برجان قال وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا الآية شاهد این معنی است در زاد المعاد که فروختن کتابهائی که دران شرک باشد بدتر است از فروختن اصنام پس فروختن کتابهای [illegible] از کلام الله و سنت رسول الله موجب تفرق باشد بیان است که هر دو موجب دخول [illegible] است نیز بدتر است از بیع اصنام پس شما را ضرور است که در اشاعت دین منزل سعی تمام و کلفت بالا کلام کنید در اشاعت دین سبیل که تجارت با خدا و رسول اوتی است که حقیر بزبان حال و قال میگوید یا عظیم انا خادم غضبناک بر انصاری الی الله خصوصا در حق فرزندان چه قدر تضرع و زاری [illegible] از انصار گردانید لیکن خواب دیدم که فرزندم محمد آن درختی که نزد قبر جدم محمد شریف بود [illegible] آن درخت بود عظیم که مانند آن دیده نشده که هر یک شاخ آن مانند درخت عظیم بود و الحال دیدم [illegible] شد لکن بیخ آن باقیست شما را از پیوند کنی قبل از ینکه خراب شود [illegible] آن درخت امید دارم الحال که دیدم که شما را از پیوند [illegible] کنید امید عظیم شد که قرآن و حدیث جاری میشود [illegible] الله تعالی و در همان شب باز دیدم که شما صحیح بخاری را [illegible] طبع میکنید و حقیر نیز در انجا [illegible] بخط بدست خود نوشته میکنم الغرض که این بشارت سعی تمام و کلفت الا کلام در اشاعت [illegible] حاضر بکنید که زندگی غنیمت است بعد از مرگ هیچ نمی شود عبارت حافظ ابن قیم نوشته میشود فاحفظه واجعله نصب عينيك وارسله الى عبيد الله لعله يقرؤها إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فصل وأما تحريم بيع الأصنام فيستفاد منه تحريم بيع كل آلة متخذة للشرك على أي

جهةٍ كانت صنمًا او وثنًا او صليبًا وكذلك الكتب المشتملة
على الشرك وعبادة غير الله فهذه كلها يجب ازالتها و
اعدامها وبيعها ذريعة الى اقتنائها واتخاذها فهو اولى بتحريم
البيع من كل ما عداها فان مفسدة بيعها بحسب مفسدتها في نفسها
والنبي صلى الله عليه وسلم لم يؤخر ذكرها لخفة امرها ولكنه
تدرج من الاسهل الى ما هو اغلظ فان الخمر احسن حالا من الميتة
فانها قد تصير مالا محترما اذا قلبها الله سبحانه ابتداءً
او قلبها آدمي بصنعته عند طائفة من العلماء انتهى قال العلي
العظيم فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول ان كنتم
تؤمنون بالله واليوم الآخر قال مجاهد وغير واحد من
السلف هذا امر من الله عز وجل بان كل شيء تنازع الناس
فيه من اصول الدين وفروعه ان يردوا التنازع في ذلك الى
كتاب الله وسنة رسوله فهو الحق كما قال تعالى وما اختلفتم
فيه من شيء فحكمه الى الله فما حكم به كتاب الله و
سنة رسول الله فهو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال و
لهذا قال ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر اي ردوا
الخصومات والجهالات الى كتاب الله وسنة رسوله فتحاكموا
اليهما فيما شجر بينكم ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر
فدل على ان من لا يتحاكم في محل النزاع الى الكتاب و
السنة ولا يرجع اليهما في ذلك ليس مؤمنا بالله واليوم الآخر
فالرد الى الكتاب والسنة واجب لصريح الامر وتعليق الايمان

عليه موجودات تنزيه الذات والصفات من درن الالحاد والشبهات انتهى
المكتوب وتمت فواه —

بسم الله الرحمن الرحيم

از تهانه باسید عبد السید که باست گل صدیق و سکندر و حهجی و میر گل بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
رخ باد که دنیا روزی چند است و آخر کار با خداوند است مقصود اصلی و مطلوب کلی حصول دولت رضای
حق سبحانه تعالی و تقدس فوز السعادت للقائه مرتب بر حصول دولت رضای وست و چون ظاهر
است که حصول دولت رضای او بغیر سعی و اجتهاد در کسب مرضیات او تعالی میسر نیست و آن
بمعرفت مرضیات و تمیز آن از غیر مرضیات متصور نیست شرافت و فضیلت علم از اینجا
است افسوس بر حالی که مایه فضل و شرافت و عزت و کرامت خود را بسبب شقاوت وسیله
بار و خسارت خود سازد و خود را در سلک علماء سوء که در مذمت ایشان وعیدات النصوص صحیحه
اخبار صحیحه آمده منسلک دارد از انجمله آنچه از علی مرتضی رض روایت کرده شد یوشک ان
یاتی على الناس زمان لا يبقى من الاسلام الا اسمه ولا من القرآن الا
رسمه مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدى علماؤهم شر من
تحت اديم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفيهم تعود وآنچه امام احمد
و ابوداود و ابن ماجه از ابی هریره رض روایت کرده من تعلم علما مما يبتغى به
وجه الله لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة
يعني ريحها و آنچه دارمی از ابی الدرداء روایت کرده ان من اشر الناس منزلة
عند الله عالم لا ينتفع بعلمه و در روایت عالم لم ينفعه الله بعلمه و موجب مذمت علما
بنا بر آنچه از احادیث نبویه علی صاحبها الصلوة والتحیة چند چیز تواند بود اول آنکه
مرضیت بدان نکند و علم از جهت طلب شاگردی دنیوی و متاع خسیس فانی و یا بجهت طلب جاه و
شهرت و آوازه و نام و قبول خاص و عام آموزند چنانچه از حدیث من تعلم علما مما
يبتغى به الحديث و از حديث من طلب العلم ليجاري به العلماء او ليماري به
السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه ادخله الله النار که ترمذی از کعب

ابن ملک و ابن ماجه از عبدالله بن عمر رضی الله عنهما روایت کرده دوم آنکه اگر در اول حال اخلاص داشته باشد اما بعد از تحصیل آن در رعایت حق عمل کردن تساهل و تکاسل ورزند و در نتیجه بدیگران می فرمایند خود میاکی کنند و بجا نیارند و خود را از جمله مستوجبات وعید شدید اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ الاٰیۃ و مستحق خطاب عتاب یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ نمایند سیوم آنکه هر چند در تحصیل تحسین اعمال و تهذیب اخلاق و تزئین اصلاح احوال خویش سعی مبذول دارند و لیکن باصلاح احوال دیگران نپردازند و حق امر معروف و نهی منکر را که رکنی رکین از ارکان دین متین ست مراعات ننمایند و طریق مداهنت و ملائمت با مردم پیش گیرند و از نصوص کتاب و سنت که دلالت بر وجوب امر معروف و نهی منکر دارند تغافل نمایند از انجمله کریمه وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ صیغه امر دلیل وجوب ست و صیغه حصر فلاح بر زمره موصوف قائمین بامر معروف دلیلی دیگر ست و کریمه وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ الاٰیۃ و کریمه كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ الاٰیۃ و غیر آن از آیات بینات مشحون ست جابجا این مدعی اند در سوره و العصر تا آخر او دلیل ست بر آنکه ترک تواصی بحق یعنی حق بیکدیگر گفتن و بدان وصیت کردن موجب خسارت ست هر چند اعمال مقرون باشد چهارم آنکه خائف طعن سلاطین و حکام ظلم آئین و مباسطت با ایشان نیز بالجمله در دنیا قصه نقیه که در شرح بخاری آورده کافی ست خلاصه اش آنکه عالم از درویشی دعا خواست فقال له الفقیر علی طریق التواضع بل انت الذی ینبغی ان تدعو لی لانک من علماء المسلمین و فقهائهم فلم یتمالک رحمه الله لکن غلبته الدموع حتی کادت نفسه تزهق من کثرة بکائه و هو یردد یقول مثلی یحسب من العلماء والله ما یکون العالم عالما حتی لا یخرج له نفس الا لله و بالله و مقصود ازین همه گفت و شنود آنست که این حقیر با عزیز صحبت

میسر نمیشود هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ الْمُتَّقُوْنَ نصب العین باید داشت حقیر را درین ایام همه توجه بکلام الٰهی و باحادیث نبوی بفضل الله و کرم او شده است۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی ۔ از عائذ بالله و معتصم بحبل الله عبدالله بهر یک از اهل اخلاص و ارباب اختصاص مولوی منهاج الدین و حافظ محمد عظیم و سلطان محمد و محمد اکبر و دین محمد و محمد قاسم و فتح نور و نور محمد و گامه و بها در و نجیبا و روانور و فضل و جمال الدین خصوصا زبدة اخلاص مندان مولوی عبدالرب العبد از سلام مسنون و ادعیه مودت مقرون واضح آنکه در باب تمسک بکتاب الله و اعتصام بسنت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم چه گویم و چه نویسم که صفحه کاغذ از بیان آن تنگ ست و پای قلم از تگ و دو در میدان آن لنگ ۔ اخوان عزیز را لازم که دنیا دنی را که روز چند دانسته در طلب مرضیات او تعالی بجان و دل کوشند و زندگانی ایامی را اندک دانسته در ابتغاء وجه الله کمر همت اجست ببندند و کتاب الله و سنت رسول الله صلی الله علیه و سلم را روح ستعار کلبه اعلی پرواز نموده شغل ضروری انگاشته باشتغال لاطائل و مال و منال بی حاصل غافل نشوند و مرضیات و مکروهات او تعالی را ازین اصلین راسخین معلوم کرده در امتثال اوامر حسب تعظیم آن و اجتناب و انتها از نواهی و بغض و نفرت از آن سعی بیش از بیش کنند فقیر خود را همیشه بترویج کلام الله و ابتغاء مرضیات الله مامور می بیند پس لابد شناسا و بیگانه را بترغیب و دهم و از غیر آن تنفیر و تنکیر ایشان می نویسم که در تدبر کلام الله و تذکر از مواعظ آن و تفکر و تاثر از نصایح آن اوقات عزیز خود را معمور گردانند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد از داعی الی الله و مستعید بالله عبدالله بمشفقی و محبی میر محمد شاه و عبدالله شاه و رشید عمر شاه و جناب حافظ عباس خان و حسن خان وفقنا الله و ایاهم لما یحبه و یرضاه و صرفنا الی جنابه عن جمیع ما سواه و جعلنا متمسکین بسنته رسوله و معتصمین بکلامه فی الشدة و الرخاء بعد از سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح آنکه چه گویم و چه نویسم در تعظیم کلام ملک علام و اتباع سنت سید الانام که دست بیان از ادای

آن کہ تا دست فقیر ہمیشہ خود را بترویج کلام اللہ مامور ساختہ بعیدہ و در تبلیغ آن با خورسیس اسکی
جان و بدن وارم و سربرتن باشند و ہیچگہ نیز را ترغیب میدہم واز نجملہ آن ہر چند کہ باشند نگو
عار ساختہ آرہ و کسانیکہ بر دست حقیر حاضر نہ بیعت نمودہ و یا بر دست خلفا نہ عہد بستہ بر
ذمہ ایشان نیز لازم کہ در تدبر کلام اللہ و تذکر از تخویفات و تہدیدات آن تا ثر از نقد مانع
وہم خطرات ساختہ بیش از پیش نمودہ اوقات عزیزہ خود را درین صرف کنند و دیگر ان را بہر حیلہ و قسمیکہ
دانند درین باب ترغیب کنند و تعظیم احکام رب الارباب را خصوصا صلوۃ خمسہ را کہ از عمدہ ترین
شعار اسلام است بجا آوردن آن در اوائل اوقات با خضوع و خشوع تمام کمر ہمت چست بستہ
راہ سستی و بیباکی نورزند و درمابین خود راہ اتفاق و وفاق اختیار کردہ و اختلاف و افتراق
را کہ ممنوع بمنع اکید است حذر کنند قال اللہ تعالی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا
وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ الآیۃ وقال اللہ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَ
اخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عائذ باللہ عبد اللہ بدہ اہل اخلاص عمدہ ارباب اختصاص مولوی حیات گل السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد اوقات عمر عزیز را غنیمت شمارید و در طلب مرضیات مولی خود سعی
کنید و ہر چہ از استطاعت دارید خواہ بدست باشد یا بلسان و قلم و بیان در نصرت دین متین
و تائید توحید رب العالمین دریغ نکنید و در اقامت صلوۃ و تعظیم احکام رب البریات از
دل و جان سعی کنید و در ہدایت خلق اللہ ترغیب و اللہ در طاعت خالق خود تعلیم ضروریات
دین نوعی تساہل و تغافل نورزید چنانچہ اصلاح نفس خود ضرور و مقدم است ہمچنین امر بالمعروف
و نہی عن المنکر لازم و متحتم وَاتَّقُوْا فِتْنَۃً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْکُمْ خَآصَّۃً
مکرر آنکہ رسالہ ایقاظ النسیم کہ برائے ترجمہ کردن بردہ بودند چونکہ در اینجا نہایت ضرور در کار است
بنا بر آن نوشتہ آمد کہ رسالہ مذکورہ خواہ ترجمہ شدہ یا نشدہ برسیدن این خط از راہ ڈاک ضرور
بفرستید کہ نہایت ضروری درکار است و اسباب عشرہ کہ شارع برائے احتراز از شیطان
مقرر کردہ ورد دائمی و وظیفہ مستمری بگیرید استعاذہ از شیطان رجیم - قراۃ معوذتین

قراۃ آیۃ الکرسی قراۃ سورۃ البقرہ - قراۃ خاتمہ سورۃ البقرہ - اول سورۃ حم الی قولہ الیہ المصیر -
کلمہ توحید در ہر روز صد بار - کثرت ذکر اللہ کہ انفع حرز ہاست - وضو و صلوۃ - امساک
از فضول نظر و فضول کلام و فضول طعام و فضول مخالطۃ ناس کہ شیطان غرض خود را از بنی آدم
ازین ابواب ذریعہ حاصل مے کند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین این خط کہ نوشتہ اند بنظر عمیق بہ بینید و نصب العین بسازید کہ از
حقیر گفتہ و محض نوشتہ و فقک اللہ لما یحب و یرضی و احوال خود ہم نوشتہ کنید زیادہ
بار حم الرحمین بسپردم حسبنا اللہ ونعم الوکیل -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باخوی دینی و صدیق قدیمی مولوی حیات گل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و فقہ
اللہ و اضح باد کہ بندہ را در ہر وقت و ہر کار بدرگاہ مولائے خویش سراسر فقر و احتیاج است
یک لمحہ ہیچ نوع استغنا حاصل نیست لا ملجا من اللہ الا الیہ پس بجز رغبت بدرگاہ سبحان
و سوائے خوف و تقوے از حضرت ایشان حیلہ دیگر نیست ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَ
اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ شان عالیشان او است مناسب بندہ ہمین است کہ در رحمت و رحمت یکسان
ہم راجی و ہم ترسان باشد گاہے بغیر و تعالی التفاتے و نگاہی کند وَمَا بِکُمْ مِّنْ نِّعْمَۃٍ
فَمِنَ اللّٰہِ تمامی نعم و منن از خوان نعمت او ست وحدہ لا شریک لہ کسے را دخلے و شرکتے
و ہمچنین ہمہ مصائب و نوائب از شامت معاصی خویش شمارد لا غیر ما اصابک من سیئۃ
فمن نفسک سوائے سیئات و عیوبہائے نفس خود از جیزے خطرہ و اندیشہ بدل نیارد
در وقت عافیت و رفاہیت بشکر متوجہ شود وَاشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ
تَعْبُدُوْنَ و در حین امتحان و مصیبت بتوبہ و استغفار رخ آرد وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ
کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ اعزاز و اکرام خاصہ او ست تعز من تشاء و تذل من تشاء صاحب
خری و خذلان از صفات مختصہ بید و ست کسے اگر باہانت و ذلت میرساند مجال دم

زدن نیست وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ جائیکه فرمان عزیز حکیم دررسد حوصله سئوال لا ونعم نه لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ کز وبیان چیست و چالاک از هیبت جلالت او تا سلیے بیهوش میشوند و انبیاء پاک از خوف و خشیت مو خفیه و تسقام ساکت می مانند و خموش اسوسے ابخاطر آوردن و از فکرشان اندیشیدن محض نادانی ست مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا حرکت متحرک بدوست قوت ذی قوت هم ازوست لاحول لاقوة الا باللّٰه طالب دنیا و آخرت اباید که برحمت شان رغبت کنند از غیر او هیچ توقع ندارد مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا از ایذائے واتهام مخالفین حزن واندوه نخورد وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا قصص انبیاء ورسل که در قرآن مبین مفصل بیان شده اند برائے تسلی وتشفی خاطر مظلومان اند وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ مقصود از ان پند و عبرت ست لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ازانجمله ذکر ابتلاء ایوب ست برائے تذکار و عتاب ازان رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ اگر بطرف مولائے خود بدل و جان رجوع کنند واز بدیها و بدکردهائے خویش برآیند البته نجات و فوز بدرجات خواهند یافت ایضا باید که برحمت بر زیردستان خود موصوف شوند اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ تنبیه ایست جامع بخوبی غور کنند بر رعیت خود شفقت کنند که در رحمت حضرت حق درآیند و در هر دو جهان فلاح و فوز یابند اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى خود هشیار اند و تجربه کار والسلام علیکم بعد از رجوع وانابت بصدق دل از وے گریختن وگوشه نشینی اختیار کنند کریمه لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ را هر قدر که مے توانند حیل روز در ورد زبان دارند امید است که بحکم وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ تدارک نعمت از رب خود یابند فتم میقات اربعین لیلة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبد اللّٰه باخویم حسین سلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته امابعد در ابلاغ و اشاعت کلام رب عزیز چه گویم وچه نویسم اگر عزت دنیا وآخرت میخواهی درین ست واین دلتنگ

نشوید که مردم منتشر نبلند درین امتحان همین عرض کنید و ارحم الراحمین که یا ارحم الراحمین من بندهٔ عبودیت شعارم با فتح و شکست کار ندارم انقلابات لیل و نهار در دست توست تا توت کار عاجز همین ست اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز باللّٰه عبد اللّٰه باخویم محمد حسین سلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته امابعد قدرے سستی در دعا در حق شما آمده است واللّٰه علم چه سبب باوجود سستی بارها گفته ام که یا ارحم الراحمین حسین را از انصار دین خود ساز بدقریب دو ماه شده که الهام شده بود اِذَا كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اقْضِ حَاجَتِيْ فَاقْضِيْ حَاجَتَكَ بنا بر آن بشارت بارها گفته ام که یا ارحم الراحمین از اهم حاجات من هدایت حسین است وانچه قبل ازین الهام شده بود که قُلْ لِّلْحُسَيْنِ اُرْفُقْ فَاِنَّ الرِّفْقَ رَأْسُ الْخَيْرَاتِ عبارت خوب یاد نیست مضمون همین ست غرض که از خوابهائے حقیر معلوم میشود که مرضی ارحم الراحمین در حق شما اشاعت دین ست پس در اشاعت دین سعی تمام و کلفت الاکلام باید کرد و چون بار گرانست بجز انبیاء صلوات اللّٰه علیهم و اتباع ایشان کسی دیگرے نتواند برداشتن پس صبر بر مصائب و رفق ضرورست غرض که چیزے که برائے شما نوشته ام آنرا گم نباید کرد و بلکه نزد خود نگاه داریدو همیشه آنرا ملاحظه کرده بر آن عمل کنید که بارها در الهامهائے کسے شود این نیز الهام میشود اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ چیزے دیگر نوشتنی بود ولیکن تعجیل بود ـ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبد اللّٰه باخویم حسین سلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته امابعد چون خط شما رسید بعد از نماز عصر متوجه شدم به ارحم الراحمین الهام شد که قُلْ لِّلْحُسَيْنِ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ الاٰية الغرض در حق شما اجرائے کلام رب عزیز بر عباد اللّٰه از اهم مهمات می بینم زیاده از اجرائے حدیث چنانچه از عمر رضی اللّٰه عنه مرویست چون صحابه رضی اللّٰه عنهم اهتمام بحدیث تمام کردند عمر رضی اللّٰه عنه منع کردند وگفتند که شغل کلام اللّٰه زیاده باشد از شغل حدیث پس شما را ضرورست که کلام اللّٰه را بزن و مرد

تعلیم کنید بار ترجمہ و ترجمہ نماز را زن و مرد تعلیم کنید حبیب اللہ قندہاری در عین بیماری
ترجمہ نماز بزبان افغانی بدست خود نوشتہ مے کرد و مے گفت کہ ہمہ زنہا و مردان یاد بگیرند و بعضی
شاگردان گفت کہ ترجمہ سورہ ہا کہ در نماز خواندہ میشود بزبان افغانی بکنید کہ ہر کس یاد بگیرد
و مے گفت ہر کہ معانی نماز یاد ندارد نماز او مقبول نیست و میگفت کہ ترجمہ کلام اللہ بزبان
افغانی میسازم تا زن و مرد بداند الغرض سعی در اشاعت کلام اللہ بیش از بیش باید
کرد تا از خادمان کلام اللہ حساب شوید اللہم آمین۔ چند ورق از شوکانی نزد وی ترجمہ
بفارسی بکنید تا طبع شود و رسالہ نزول عبد الاحد بسیار مطلبہا ضرور بدست آدم معتبر روانہ
کنید و مع مل ریاض الصالحین بدست بہادر دین بدہید تا جلد کنند و اول و آخرش کاغذ بماند
و روانہ کنند کہ در اینجا بسیار بکار است و غلطنامہ را اہتمام بکنید۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عائذ باللہ عبد اللہ باخویم حسین سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد روزی غم و اندوہ
بسیار آمد کہ ہمہ عمر گذشتہ و ہیچ از ما نشد در حیات کتاب عزیز خصوصاً در اشاعت قرآن عزیز کہ
بدان ماموریم کہ هٰذَا كِتَابِيْ وَهٰذَا عِبَادِيْ فَاقْرَأْ كِتَابِيْ عَلٰى عِبَادِيْ از شامت اعمال
خود کسی از انصار نیافتم در اشاعت قرآن عزیز باوجودیکہ سالہا شد کہ بزبان حال و قال میگویم
یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَى اللّٰهِ و دعا میکردم
چون این غم و حزن غلبہ کرد الہام شد اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ
بارہا این الہام شد اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَالْحُسَيْنُ مَعَكَ باز الہام شد
خُذِ الْحُسَيْنَ مِنْ يَدِهٖ وَقُلْ لَهٗ اَنْتَ مِنِّيْ باز الہام شد قُلْ لِلْحُسَيْنِ اقْرَأْ
كِتَابِيْ عَلٰى عِبَادِيْ وَلَا تَنِ فَاِنِّيْ مَعَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ بعد ازین فرحی
و سروری آمد کہ گویا زندہ شدم و امید و رجا بارحم الراحمین بیش از بیش شد کہ سالہا
مے گفتم من انصاری الی اللہ کسی پیدا نشد الحال ارحم الراحمین حسین را از انصار گردانید
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقل تقریر مولانا سید احمد صاحب خلف الصدق امام الزمان علیہ الرحمۃ و الغفران شیخ عبد اللہ غزنوی
از والد ماجدم شنیدم کہ فرمودہ است امام احمد رحمہ اللہ اِيَّاكَ اَنْ تَتَكَلَّمَ بِمَسْئَلَةٍ لَيْسَ لَكَ فِيْهَا
اِمَامٌ و در محنت معتزلہ امام مذکور فرمود کیف اَقُوْلُ مَا لَمْ يُقَلْ یعنی مخلوقیت کلام
الٰہی چگونہ بر زبان آرم کہ سلف کرام نگفت این حرف را و ہمچنین والدم میفرمود نقل
از بایزید رحمہ اِسْتِعَانَةُ الْمَخْلُوْقِ بِالْمَخْلُوْقِ كَاسْتِعَانَةِ الْغَرِيْقِ بِالْغَرِيْقِ و ہمچنین شنفتم
از والدم کہ بعضے عارفان فرمودہ اند اِسْتِعَانَةُ الْمَخْلُوْقِ بِالْمَخْلُوْقِ كَاسْتِعَانَةِ الْمَسْجُوْنِ
بِالْمَسْجُوْنِ و مے فرمودند کہ بندہ موحد را باید کہ جوارح خود را از دست و پا و زبان و چشم و قلب
و غیرہ للہ و باللہ داند یعنے در ملک خدا است و بخدا کہ قوام و قیام آنہا با وست تا مفہوم
حوقلہ در وی ثبت شود نہ علماً و ایماناً کہ این مرتبہ علما را ہم حاصل است بلکہ ذوقاً و حالاً کہ این
دولت خواص است چون مفہوم حوقلہ در خود ثابت نمود مشہود او شود کہ تحویل و قوت ہمہ اعضا
و جوارح بحول و قوت اوست پس این بندہ مہاجر الی اللہ شدہ مصداق حدیث شریف كُنْتُ
سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ الخ و نشاید کہ جوارح را للنفس و بالنفس داند کہ این شرک است و میفرمودند
کہ یک حب ایمانی است و یک حب عشقی حب ایمانی محبت امتثال اوامر است و نفرت تمام
از منہیات یعنے بندہ موحد مبلغ ہمت خود را در بجا آوردن اوامر محبوب صرف کند و شوق
تمام کہ موجب خوشنودی وی شود گو کہ امتثال این امر مرضی سبب تفرقہ شود چنانکہ محبوبی محب خود را در
موسم حر شدید برای سامان کاری امر کند پس او بہ شوق تمام برای سر انجام آن کار رود و از محنت گرمی و
تفرقہ بی باک در بجا آوردن اوامر موجب چالاکی خیالی کہ دامنگیر ایشان باشد رضامندی محبوب
است پس این حب را کہ حب ایمانی است منتہی نیست مثل چشمہ آبدار ہر چند کہ در وی کار کنند
جوشش آب بسیار کند و حب عشقی ہمین است جمع و یاد داشت محبوب است کہ ارباب این حب رانج
الم از تفرقہ مے یابند چنانچہ محبوبے محبے را برای سر انجام کارے امر کند محب طاقت جدائی
ندارد لاکن طبیعت خود را بزور با متثال این امر مے راند و این حب را نہایت است
مثل کسے کہ تشنہ باشد بسبب سیرابی از آب خاطر جمع و ساکن شود و میفرمودند کہ فنا نزد
صوفیہ چیزیست و نزد محققین چیزے دیگر فنا نزد محققین این است کہ محبت غیر و رجاء غیر

وخوف غیر داوادو ناسوے و دعای غیر ازیشان فانی شوند در محبت و رجا وخوف و اراده و دعا سوے خدا عزوجل و فنا نزد صوفیه تجلی ست که ازان مشاهده کنند که قیام همه اشیا بحق است واین مشهور بربوبیت است و درین مقام گاهے تعبیر بتوحید افعالی کنند و گاہے باحسان و همین ست نزد ایشان علے مقاصد و سائر عبادات وسیله باین مقصود مے انگارند ولهذا منجر باخلال از احکام شرعیه مے شود و مفید اند که اعلے مقاصد و منتهی مطالب مقام عبودیت ست که کریمه ایاک نعبد ناطق ازین مرام ست و اشرف وسائل وسیله استعانت که ایاک نستعین مصدق این مطلب پس اشرف مقامات مقام عبودیت ست و اشرف وسائل وسیله استعانت بحضرت حق لاغیر وهم يعلمون ان العباد لا يستحقون من انفسهم و لا بانفسهم على الله شيئا بل هو الذي كتب على نفسه الرحمة ويشهدون انه يستحق ان يعبد ولا يشرك به شيئا وانه يستحق ان يتقى حق تقاته وحق تقاته ان يطاع فلا يعصى ويذكر فلا ينسى ويشكر فلا يكفر فيرون انما قام بهم من العمل الصالح فهو فضله وجوده وكرمه له الحمد في ذلك ويشهدون انه لا حول ولا قوة الا بالله واما ما قام بالعباد من اذاهم فهو خالقه وهو من عدله وما تركه الناس من حقوقهم التي يستحقون بها على الناس فهو الذي لم يخلقه وله الحمد على كل حال ولهذا كانوا منكسرة قلوبهم لشهودهم وجوده الكامل وعدمهم المحض فلا اعظم انكسارا ممن لم ير لنفسه الا العدم لا يرى له شيئا ولا يرى به شيئا و مے فرمودند که در کلام الله و حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم اصل نزدیک بتوحید الهی دوم صفات باری منکر صفات بدتر ست از منکر توحید زیرا که منکر صفات منکر خدا ست مشرک چه وی شریکے مقرر کننده ست سوم قدر و شرع و می فرمودند که خواب و الهام مرا اعتبار نه کنید یا طالب حق ام دلیل را دیده باشید و مے فرمودند که مردم بے توقف

حرکت قلب را حیات قلب مے دانند و غلط کرده اند بلکه این حیات نفسیت ست شهوانی حیات قلب محبت امتثال اموراتست و نفرت کلی از منهیات همه اوقات درین خیال مانده باشد که کدام فعل و قول از بنده صادر شود که موجب خوشنودی حق شود و همیشه لرزان و هراسان باشد که مبادا از صدد فعل و قول شوم که سبب سخط شود و مے فرمودند که مردم بے توقف توسل بحق فلان و حق فلان مے کنند و غلط کرده اند بلکه توسل باسماء الهی از اشرف وسائل ست تامل باید کرد در حقیقت بسم الله که همه مردم بر زبان جاریست و از حقیقت دریافت معنے آن عاری‌اند که این چه کلمه ایست مشتمل بر توحید الهی یعنے استعانت می طلبم در جلب منافع و دفع مضار بذات پاک الهی باز فکر باید نمود در کلمه توکلت علی الله که چه لفظ شریف ست در انابت بسوے حق یعنے تکیه و اعتماد نمودم در هر بست آوردن این مقصود برآن ذات بے همتا و نظر خود را از اسباب قطع نمودم و همچنین در کلمه لا حول ولا قوة الا بالله فکر باید که محتوی ست بر اعلے مراتب توحید و تجرید یعنے نیست هیچ حرکت و تحویل علویات و سفلیات و نه هیچ قوت و توانائی مر اعضا و جوارح و اشیا دیگر را اگر به تحویل و توانائی او الے غیر ذلک من الاسماء الحسنى والادعية الماثورة که این نمونه از خروار ست پس توسل باسماء الهی و توجه بادعیه ماثوره شافی و کافی ست لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد از والد ماجد شنیدم که در گیر و چند روز کتابهای وجودیه مطالعه نمودم شبے در خواب مے بینم شخصے را شدید بیاض الثیاب حسن الوجه والمحاسن که دست خود را بقهر و عنف بر گلوی من برنشسته و گفتند مگو که همه اوست بلکه بگو همه از وست بسبب همین خوف بیدار شدم باز در دهلی که نزد مولوی نذیر حسین صاحب بودم از شخصے کتاب فتوحات که همراه شرح بود گرفتم تا مطالعه نمایم در همان شب می بینم کسے که فرمودند گویا کتابهاے دیگر ازین مفقود اند که کتاب ابن عربی مے بینی باز در شهر کابل در حبس و محنت رساله این ماکند زار در سے چند سطور گذرانیده ام که حالتے آمد و مرا لو شدید تغیر پیش زبان نتوانم در خاطرم ریخته اند که این کتابها را نباید دید و متغیر مے بودم و قتیکه در پشاور بودم و اسمار کتابهاے این از نیوپال سید مطالعه قت شدم و از آن

سفرآن سرزمین نمودم القافرمودند الیس اللہ بکاف عبدہ القاسمین بود وسکینہ وطمینان
ہمین سبب شے پرسیدم کہ محققین سے نویسند کہ تبتل بسوی مولی وانقطاع ازماسوا
متحقق نمی شود مگر بہ تحقیق توحید ربوبیت پس حصول تحقیق این توحید راچہ اسباب
فرمودند کہ بار بار کلمہ طیبہ راکہ سیف صارم ست ماسوار ابلحاظ این معنے برزبان
رانند کہ لا الہ نیست ہیچ مقصود از مال ومنال وزن وفرزند وجاہ وجلال وغیرہ
الا اللہ مگر ذات پاک چہ نیست ہیچ مربی علویات وسفلیات مگر ذات پاک
چنانچہ در حق قلہ فرمودند وایضاً تامل باید کرد در خطابات قرآن فاذا شہدت
القلوب من القرآن ملکا کریما وجودا رحیما چون انسلاخ و تبرے از
حول وقوت مشہود شد آنگاہ متحقق شود تواضع ومسکنت عبد کہ ہیچ چیز ندارد
از آن او نیست بلکہ ہر کار کہ مے کند بحول وقوت او مے کند پس نمود مقام عبودیت

فہرست بعضی کتب دینیہ مع قیمت علاوہ محصول کہ نزد عبد الغفور و
عبد الاول تاجران کتب شہر امرتسر کٹرہ مہان سنگہ موجود اند

قرآنہای مترجم وغیر مترجم

قیمت	کتاب	قیمت	کتاب
	قرآن شریف مترجم اردو تحت لفظی مع تفسیر حسینی مطبوعہ دہلی ۔	للعہ	قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ واضح جلی قلم مطبوعہ مجتبائی دہلی ۔
[illegible]	قرآن شریف مترجم بامحاورہ دہلی انصاری		
۸	ایضاً کاغذ ولایتی تقطیع کلان واضح		**حمائل شریف مصری**
للعہ	قرآن شریف مصری چو صفحہ مطبوعہ مطبع ہاشمی		ولایت کی عکسی اور بمبئی کی طرح بطرح اور دیگر مطابع کی چھپی ہوئی حمائلین تو لوگوں نے بہت سی دیکھی ہونگی اب اس حمائل کو بھی دیکھیں لیکن صحت اور صفائی طبع مین بیجا مبالغہ کرنے کی ضرورت نہیں موجود ہے ملاحظہ کرلو ۔ حمائل شریف موصوف بصفات مذکورہ کاغذ سفید بلا حنا وبلا جلد
عہ	قرآن شریف مصری بسیار واضح خوشخط مع سجاوندی مطبوعہ فاروقی دہلی ۔	للعہ	
۱ر			
۸ر	قرآن شریف ثلثہ ترجمہ مطبوعہ فاروقی دہلی	سے	
۱۲ر	قرآن شریف چار ترجمہ مطبوعہ مجتبائی دہلی	للعہ	

قیمت	کتاب	قیمت	کتاب
عہ ۱۰ر	حمائل شریف مذکور حنا شدہ بلا جلد		ہیں وہ بھی طبع ہوگئی ہیں اور باقی زیر طبع ہے قیمت فی جلد بلا محصول ڈاک
	ایضاً بر کاغذ نیلگون نہایت خوشرنگ مجلد چرمی نقرئی علی گڈھ	عہ ۹ر	
۱۲ر			تفسیر جامع البیان عربی مع چند تفاسیر دیگر یہ بھی بے مثل تفسیر ہے
۴ر	حمائل شریف بمبئی بسیار خوشخط مجلد	للعہ ۸ر	
	حمائل شریف مترجم		تفسیر جلالین محشی مجتبائی نہایت صحیح ہے ۔
عہ ۱۲ر	حمائل مترجم بدو ترجمہ جنائی مطبوعہ انصاری دہلی	للعہ	
عا	ایضاً تقطیع کلان	حمہ	تفسیر مظہری منزل اول ۔
عہ ۴ر	حمائل شریف ایک ترجمہ کاغذ رسمی مطبوعہ میرٹھ		**کتب احادیث عربی**
عہ ۸ر	ایضاً کاغذ چکنا		
عا	ایضاً دو ترجمہ کاغذ رسمی	عہ	بخاری شریف مصطفائی ۔
عا	حمائل الہ آباد کاغذ ولایتی	حمہ	ایضاً مع حاشیہ سندی مصری کاغذ سفید
	تفاسیر عربی واردو	سے	ایضاً کاغذ حنائی ۔
	تفسیر بے نظیر ترجمان القرآن اردو تصنیف نواب صاحب صدیق حسن خان مرحوم اس تفسیر کی مانند شاید کوئی اور اردو تفسیر روئے زمین پر نہ ہوگی گویا یہ تفسیر کیمیائے سعادت وزاد آخرت ہے الحمد سے لیکر سورۂ مریم تک سات جلد اور ایک جلد پارہ تبارک سے اخیر قرآن تک چھپ چکی ہے یہ آٹھ جلد نواب صاحب مرحوم نے بذات خود تصنیف کی ہیں باقی دو جلد اور بھی مولوی محمد صاحب لاہوری نے نواب صاحب مرحوم کی طرز پر بنائی	لعہ	صحیح مسلم مع نووی دہلی انصاری کاغذ حنائی
		عہ	ایضاً کاغذ ولایتی ۔
		سے	ترمذی مجتبائی دہلی ۔
		عہ	ابن ماجہ فاروقی دہلی ۔
		معہ	نسائی محشی مع شرح زہر الربی نظامی
		عہ ۴ر	موطا امام مالک مجتبائی ۔
		سے	فتح الباری شرح صحیح البخاری دہلی انصاری
		عہ ۱۰ر	مشکوۃ محشی فاروقی دہلی ۔
		سے	مشکوۃ محشی بمبئی مجلد
		عہ ۱۴ر	ادب المفرد امام بخاری مع
		عہ ۶ر	ایضاً کاغذ ولایتی